بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہند کے مرشدِ اعظم

حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مؤلف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

ہند کے مُرشدِ اعظم

حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿ مؤلف ﴾

عطائے خواجہ حضرت علامہ مولانا

انوار احمد قادری برکاتی رضوی دام ظلہٗ

﴿ ناشر ﴾

الجامعۃ الغوثیہ غریب نواز، کھجرانہ، اندور (ایم، پی)

نام کتاب : ''ہند کے مرشدِ اعظم'' حضرت خواجہ غریب نوازؓ

مؤلف : عطائے خواجہ حضرت علامہ مولانا

انوار احمد قادری رضوی برکاتی دام ظلہٗ

تقریظ جلیل : یادگار اسلاف پیکر علم و عمل بحر العلوم حضرت علامہ الحاج

الشاہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی

تصحیح کتابت : حضرت مولانا رضی الدین احمد صاحب قادری برکاتی

سن اشاعت اول: ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء

تعداد : گیارہ سو

کمپوزنگ : رضوی کمپیوٹر، اندور (موبائل:98270-14799)

قیمت : سو روپے-/100

﴿ ملنے کے پتے ﴾

- مکتبہ قادریہ، اٹوا بازار، سدھارتھ نگر (یوپی)
- مکتبہ قادریہ، ۴۲۳ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی۔۶
- الجامعۃ الغوثیہ غریب نواز کھجرانہ، اندور
- نور الدین کتب خانہ درگاہ شریف کے پاس، کھجرانہ، اندور

اُجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہوجائے

انتساب

محبوب خدا محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

اور

آپ کے چاروں خلفاء راشدین

اور

آپ کی پیاری بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا

اور

آپ کے نور عین امام حسن اور امام حسین

اور

آپ کی آل میرے پیر اعظم حضور غوث اعظم و
ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز

اور

آپ کے عاشق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا و مرشد اعظم مصطفیٰ رضا

اور

آپ کی امت کے ولی میرے پیر و مرشد مولانا شاہ مفتی بدرالدین احمد قادری رضوی

و

میرے کریم، مجذوب بزرگ حضور دریا شاہ بابا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

کے نام

جن کی دعاؤں کا ابرِ کرم مجھ پر برس رہا ہے

اور

قیامت تک برستا رہے گا.......... انشاء اللہ تعالیٰ

گدائے غوث و خواجہ و رضا
انوار احمد قادری کاتی رضوی

فہرست مضامین

پیش لفظ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ O

اَمَّا بَعْد ! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ، عطائے رسول، سلطان الہند سیدنا شیخ معین الدین حسینی، حسنی، چشتی سنجری اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوری امت کے لئے بالخصوص اہلِ ہند کے لئے قدرت کی جانب سے انعام اور بے بدل نعمت و دولت تھے۔

ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات مبارکہ پوری انسانیت کے لئے خاص کر اہلِ محبت وولایت کے لئے مشعل راہ رہی ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جدھر سے گزرے اسلام کا اجالا، ایمان کا نور پھیلاتے گئے۔ جہانِ ہند میں اسلام کی قدریں آپ ہی کی نگاہِ کرم سے منور ومجلیٰ ہوئیں۔ آپ کی ذات گرامی ہر کس و ناکس اور گرے پڑے کے لئے آسرا اور سہارا تھی گویا آپ کی ذاتِ کریم سراپا رحمت و برکت تھی۔ ایک زمانے سے احباب کا اصرار رہا کہ میں ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ کے حوالہ سے ایک مستند اور معتبر کتاب ترتیب دوں۔ عدیم الفرصتی دامن گیر رہی مگر وہ ساعت سعید آ ہی گئی کہ میں اپنے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارگاہ بے کس پناہ سے اجازت لے کر اجمیر مقدس ہی میں کتاب کی ترتیب کا کام درِنور، آستانۂ رحمت پر جنتی دروازہ کے اندرونی حصہ میں بیٹھ کر ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے روبرو نگاہ کرم کی آس اور کتاب کی مقبولیت کی امید لگائے ہوئے اشکبار آنکھوں کے ساتھ شروع کر دیا اللہ تعالیٰ، رحمٰن ورحیم مولیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے اور جن احباب کا بار بار اصرار تھا ان سب کے حق میں اور بالخصوص عزیزی القدر حضرت بابرکت سید محمد امین رضوی مالیگانوی کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صبح قیامت تک ان کو اور مجھ کو اور میرے ماں باپ اور میرے اساتذہ اور میرے مخلص احباب کو ثواب نصیب کرتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

شاہ دین ودنیا، بادشاہ ولایت ورُوحانیت

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت وولایت اور بے کس نوازی وبندہ پروری اور ہند کی روحانی سلطنت اور تمام اولیاء کی سروری وسرداری اور آستانۂ نور ورحمت پر دعا کی مقبولیت کے حقائق کو اس کتاب میں خوب اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں گے تو یہ ساری حقیقتیں دن کے اجالے کی طرح خود ظاہر وباہر ہوتی نظر آئیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ، ثم انشاء الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

گدائے غوث وخواجہ ورضا

انوار احمد قادری برکاتی، رضوی

۲ر رجب شریف ۱۴۳۲ھ

مطابق ۵ جون ۲۰۱۱ء

تقریظ جلیل

یادگار اسلاف، برہان اخلاف، پیکر علم وعمل، بحر العلوم حضرت علامہ مولانا الحاج

الشاہ **مفتی عبد المنان صاحب قبلہ اعظمی** دامت برکاتہم العالیہ،

شیخ الحدیث شمس العلوم، گھوسی، ضلع مئو (یو پی)

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ٥

اَمَّا بَعْدُ! حضرت مولانا انوار احمد صاحب کو پہلی بار میں نے عرس قاسمی مارہرہ شریف میں دیکھا تو اچھے نظر آئے۔ ان کی شکل وشباہت، لباس اور وضع ان کی پُرتاثیر شیفتہ بیانی اور شیوۂ گفتاری پسند آئی سیدھی سادی شستہ بیانی سے پوری محفل پر ایک رنگ چھا جاتا ہے۔

عزیزم مولانا انوار احمد صاحب قادری کی کتاب، ہند کے مرشد اعظم، حضرت خواجہ غریب نواز (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دو، ایک جگہ سے مولانا موصوف سے سنا تو یہ کتاب مجھے پسند آئی۔ کیوں کہ میں خود دیکھنے سے معذور تھا، تو الحمد للہ! وہی شیوہ بیانی اور وہی نرم گفتاری اور وہی تسلسل اور دل آویزی۔

مولیٰ تعالیٰ عزیزم موصوف کو فیضان خواجہ غریب نواز سے نوازے اور ان کی اس کتاب کو قبول عام بخشے اور کتاب کے ذریعہ مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین یارب العالمین

عبد المنان اعظمی

شمس العلوم، گھوسی، ضلع مئو (یو پی)

۲۵ر جمادی الاخریٰ ۱۴۳۲ھ

﴿تأثرات﴾

مفکر اسلام پیر طریقت شہزادۂ شعیب الاولیاء حضرت علامہ الحاج الشاہ

غلام عبدالقادر صاحب قبلہ علوی

سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول، ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول، براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

بحمدہٖ تعالیٰ! فقیر نے فاضل عزیز مبلغ اسلام حضرت مولانا الحاج انواراحمد صاحب قادری سلمہٗ کی کتاب کو جستہ جستہ دیکھا کتاب پسند آئی۔ سلطان الہند عطائے رسول سیدنا سرکار غریب نواز علیہ الرحمہ کی سیرت وسوانح پر فاضل عزیز کی یہ کوشش نہ صرف یہ کہ قابل تعریف ہے بلکہ لائق تقلید بھی ہے۔ کتاب کے اکثر مندرجات حوالوں سے مزین ہیں اس لئے یہ کتاب لائق مطالعہ بھی ہے اور قابل اعتماد بھی۔ بیشک اس کتاب کو سرکار غریب نواز علیہ الرحمہ کی سیرت وسوانح کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کہا جاسکتا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ قومی یکجہتی ہو یا تہذیبی، یک رنگی نہ تو سیاسی نظریات میں مضمر ہے اور نہ ہی دانشمندوں کے فلسفوں سے ظاہر بلکہ ہندوستان میں گنگا جمنا تہذیب سرکار غریب نواز علیہ الرحمہ کی مرہونِ منت ہے۔ سرزمین ہند کی آبیاری اور عقیدہ و مذہب کی گلکاری انہیں بزرگان دین نے اپنے دل کے لہو سے کیا ہے اور ان کا سیراب کردہ خم خانۂ تصوف آج بھی گم کردۂ راہ کیلئے سراغ منزل اور نامرادوں اور تشنہ کاموں کو جام

معرفت سے لطف اندوز کرتا ہے۔ لہٰذا بلا تفریق مذہب وملت سارے ہندوستان نبوی پر ان بزرگوں کا احترام لازم ہے کیونکہ سرزمین ہند بزرگوں کا سینچا ہوا وہ چمن ہے جو قیامت تک کبھی خزاں رسیدہ نہ ہوگا۔ بہر حال بزرگان دین خصوصاً سرکار غریب نواز علیہ الرحمہ کی خدمات دین سے آشنا ہونے کیلئے اس طرح کی کتابوں کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

دعا ہے کہ مولائے قدیر مولانا کی اس کاوش کو شرف قبول سے نوازے، عوام کیلئے ذریعۂ ہدایت بنائے اور قلم میں مزید توانائی عطا فرما کر مولانا کو بیش از بیش خدمات دینی کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلی الہ اکرم الصلوٰۃ والتسلیم

دعا گو

غلام عبدالقادر علوی

۲۲ر شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

﴿نظر ثانی﴾

جامع معقول ومنقول حضرت علامہ مولانا الحاج
مفتی محمد قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث دار العلوم تنویر الاسلام، امرڈوبھا، ضلع سنت کبیر نگر (یوپی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِيَآءِ اُمَّتِهٖ وَعُلَمَآءِ مِلَّتِهٖ وَشُهَدَآءِ مَحَبَّتِهٖ لَاسِيَّمَا الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ مُحِيُّ الدِّيْنِ الْجِيْلَانِيْ وَسُلْطَانُ الْهِنْدِ مُعِيْنُ الدِّيْنِ الْاَجْمِيْرِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَمَّا بَعْدُ!

اس وقت میرے پیش نظر حضرت مولانا انوار احمد صاحب قادری رضوی، بانی ادارہ جامعہ غوثیہ غریب نواز، اندور کی عشق ومحبت میں ڈوبی ہوئی ایک طویل تقریر ہے جس میں عطائے رسول شہنشاہ ہندوستان خواجۂ خواجگان سرکار خواجہ غریب پرور وغریب نواز سیدنا معین الدین حسن اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کی حیات وخدمات اور تصرفات وکرامات کا بڑے ہی والہانہ انداز میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

آپ کا پدری و مادری نسب نامہ بیان کر کے آپ کے حسینی حسنی سید ہونے کا بڑا پیارا بیان ہے۔ آپ کی ولادت سے لیکر حصول تعلیم اور پھر مرشد برحق کی تلاش و جستجو میں طویل سفر کے بعد مرشد برحق حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور مسلسل بیس سال تک ان کی خدمت میں لگے رہے۔ مختصر یہ کہ اجازت وخلافت سے سرفراز ہوکر سرکار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اشارہ پر ہندوستان کے روحانی دارالحکومت اجمیر مقدس تشریف لائے۔ پھر وہاں سے تبلیغ اسلام کا جو سلسلہ شروع ہوا تو آپ کے وصال کے بعد آج تک جاری وساری ہے اور ہند کے راجا سرکار خواجہ کے فیضان سے ہند اور بیرون ہند کے لاکھوں افراد مستفیض و مستنیر ہورہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک فیضان کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ کیوں نہ ہو کہ ؎

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا ۔۔۔ کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

اور آپ کے فیضان کرم کا سلسلہ ایسا عام ہے کہ ؎

تیرے گدا ہیں گنہگار و متقی دونوں ۔۔۔ بُرے بھلے پہ ترا فیض عام یا خواجہ
ترا دیار ہے دارالسلام یا خواجہ ۔۔۔ تجلیاں ہیں نئی صبح وشام یا خواجہ

اور حق تو یہ ہے کہ ؎

رحمت کی گھٹا بن کر برسا جو غریبوں پر ۔۔۔ اجمیر میں ایک ایسا اللہ کا پیارا ہے

اہل عرفان نے ان کا تعارف اس طرح کرایا کہ ؎

سر حق سارا بیاں معین الدین ۔۔۔ بے نشاں را نشاں معین الدیں
مرشدو رہنمائے اہل صفا ۔۔۔ ہادیٔ انس وجاں معین الدیں

صرف غریب اور حکمران وقت ہی نہیں بلکہ شاہان وقت بھی ان کی بارگاہ میں

حاضر ہو کر خراج عقیدت پیش کرتے رہے ہیں۔ اور حکمران وقت یہ سمجھتے چلے آئے ہیں، کہ روحانیت کے تاجدار ہند کے راجا کی عطاء ہی سے ہم اس مرتبہ پر سرفراز ہوئے ہیں۔ اس لئے سبھی اس بارگاہ کرم میں نذرانۂ عقیدت لیکر حاضر ہوتے رہے ہیں۔ جس نے ذرا بھی سرکشی دکھائی اسے حکمرانی کی کرسی سے کھینچ کر فرش زمیں پر پہونچا دیا۔

غرضیکہ پوری تقریر ہند کے راجا سرکار خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ کے ہر ہر گوشہ پر مشتمل معلومات کا ایک خزانہ ہے۔ رب کریم بطفیل نبی رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہمیں بھی سرکار غریب نواز کے فیضان سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ (آمین) اور حضرت مولانا انوار احمد صاحب قادری رضوی کی اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔ فقط

فقط

محمد قدرت اللہ رضوی غفرلہٗ

شیخ الحدیث دار العلوم اہلسنت تنویر الاسلام،

امرڈوبھا ضلع سنت کبیر نگر (یوپی)

یکم شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

﴿ تقریظ جمیل ﴾

محقق مسائل جدیدہ، فقیہ النفس حضرت علامہ **مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ رضوی**

صدر شعبۂ افتا، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا ٥

حضور سیدی خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں عوام، خواص، علماء، صلحا، سلاطین، امرا، فقرا، اپنے، پرائے سبھی اپنی عقیدتوں کا خراج پیش کرتے رہے ہیں، کوئی گلہائے رنگا رنگ کی شکل میں، کوئی منقبتوں کی شکل میں، کوئی حضرت خواجہ کی سوانح اور کشف و کرامات و تصرفات کے جمع و ترتیب کی شکل میں اور خطبائے اسلام مجمع عام میں آپ کی عظیم شخصیت اور روحانیت پر روشنی ڈالنے کی شکل میں۔

پیش نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں حضرت خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مست نے جی بھر کر اپنے عقیدت کے خراج پیش کئے ہیں اور آپ کے حالات و کوائف کو بڑے ہی ادب و احترام کے ساتھ جمع کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

صاحب کتاب حضرت خواجہ بزرگ کے دیوانے حضرت مولانا انوار احمد قادری صاحب دام مجدہم ہیں۔ جو اپنی خطابت اور اشاعت علم دین پھر فیضان خواجہ سے مانند انوار ہو رہے ہیں، انہیں یہ سعادت نصیب ہوئی کہ حضرت خواجہ بزرگ کے

آستانہ پر خاص احاطۂ نور میں ۱۴ سال تک مسلسل حضرت خواجہ کی بافیض شخصیت پر تقریر کرنے کا موقع ملا۔ یہ کتاب انہیں خطبات کا مجموعہ ہے جس میں تقریر کے والہانہ لب ولہجہ کو جوں کا توں برقرار رکھا ہے۔

راقم اپنی مصروفیات وغیرہ کے باعث پوری کتاب نہ پڑھ سکا بس مختلف مقامات پر ایک سرسری نظر ڈالی اور حوالہ میں جا بجا قرآن شریف، مشکوٰۃ، تفسیر کبیر، بہارِ شریعت، بہجۃ الاسرار، اخبار الاخیار، سراج العوارف، فوائد السالکین، دلیل العارفین، انیس الارواح، مراۃ الاسرار، الملفوظ، تاریخ فرشتہ، سبع سنابل، سوانح غوث وخواجہ، اہلِ سنت کی آواز، سیر العارفین، اسرار الاولیاء، راحت القلوب وغیرہ کے نام دیکھا تو اطمینان ہوا کہ کتاب جذبات عقیدت اور قلبی تاثرات کے اظہار کے ساتھ اکابر سلسلۂ چشتیہ کے ملفوظات طیبات اور دوسری کتابوں کے حوالہ جات سے مزین ہے۔

مولانا ضلع بستی (حال، سدھارتھ نگر) کے ایک خوشحال گھرانے میں ۱۹۶۲ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا میں حاصل کی، اعلیٰ تعلیم کے لئے دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف میں داخلہ لیا اور درس نظامی کی منتہی کتابیں وہیں کے جلیل القدر اساتذہ سے پڑھیں۔ فراغت کے سال مفتئ مالوہ حضرت مولانا رضوان الرحمٰن فاروقی علیہ الرحمہ کے ساتھ اندور چلے آئے اور وہاں کے مشہور دار العلوم ''دار العلوم نوری'' کے جشن فضیلت میں جبہ ودستار سے نوازے گئے۔ یہ شہر حضور سیدی ومرشدی مفتئ اعظم حضرت مولانا مصطفیٰ رضا نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدوں کا شہر ہے۔ وہاں جائیے تو محسوس ہوتا ہے کہ اپنوں میں آگئے۔ ان کی زبان سے ''مرحبا

اہلا وسہلا“ سنتے اچھا لگتا ہے مولانا موصوف کو وہ شہر اتنا بھا گیا کہ گئے تو وہیں کے ہوکر رہ گئے۔ پھر اندور ہی کے ایک اہم علاقہ کھجرانہ میں ۳ واتین ایکڑ کے وسیع وعریض خطۂ آراضی پر ”جامعہ غوثیہ غریب نواز“ کے نام سے دارالعلوم قائم کرکے اچھے اساتذہ کی خدمات حاصل کیں اور اب وہ دارالعلوم تعمیر کے ساتھ ساتھ تعلیم وتربیت کے لحاظ سے بھی صوبہ مدھیہ پردیش کا ایک اچھا دارالعلوم ہوگیا ہے۔

مولانا بارہا دیارِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حاضری کی سعادت حاصل کرچکے ہیں اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں تو ہر ماہ کی چھٹی تاریخ کو ضرور حاضر ہوتے ہیں، بزرگوں کا اکرام ان کا شیوہ ہے اور احباب کو محبت سے یاد کرنا ان کی خو۔

مولانا کا مشغلہ اپنے دارالعلوم کا اہتمام اور خطابت وبیعت وارشاد ہے اور اب چند برسوں سے تصنیف وتالیف کی طرف بھی میلان طبع ہو چکا ہے اور یہ ایک قابل ستائش میلان ہے اب تک ان کی قلمی خدمات کا شمار اس طرح ہے۔

(۱) سنت ربانی المعروف بہ درودنورانی

(۲) برکاتِ میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۳) بزرگوں کی نظر میں ”امام پاک اور یزید ناپاک“

(۴) دعا کیسے قبول ہو۔

(۵) سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۶) بزرگوں کی نظر میں ”سنی اور وہابی کی پہچان“

(۷) ہند کے مرشد اعظم ’’حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘‘

(۸) اسلام میں علماء اور مدرسوں کا مقام

(۹) برکاتِ موئے مبارک

(۱۰) دعا اور آستانۂ خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدائے پاک مولانا ممدوح کے قلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور ان کے فیض کو عام و تام کرے اور ان سے اپنے رضا کے کام لے۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

محمد نظام الدین الرضوی

خادم درس وافتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور

۲۹ رجب ۱۴۳۲ھ

۲ جولائی ۲۰۱۱ء

(شنبہ)

حضرت مولانا انوار احمد قادری

ایک نظر میں

﴿از: محمد فضل الرحمن برکاتی، پرانی بستی مبارکپور﴾

نام ونسب: حضرت مولانا انوار احمد قادری بن مجیب اللہ بن رحمت اللہ، بن حبیب اللہ

جائے ولادت: موضع بھگوت پور تحصیل اٹوابازار ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

ناظرہ قرآن مقدس: مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا، ضلع سدھارتھ نگر

ابتدائی تعلیم: مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا ضلع سدھارتھ نگر

متوسطات: دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف

دورِ حدیث: دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف

فراغت: دارالعلوم نوری اندور (ایم پی)

قابلِ فخر اساتذہ کرام:

(۱) بدر العلماء حضرت علامہ بدرالدین احمد قادری رضوی مصباحی علیہ الرحمہ

(۲) حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ

(۳) مفتی مالوہ حضرت مفتی رضوان الرحمٰن فاروقی علیہ الرحمہ

(۴) حضرت مولانا شاہ محمد یونس نعیمی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ

(۵) حضرت مولانا مفتی محمد قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی

(۶) حضرت علامہ غلام عبد القادر صاحب قبلہ علوی

الجامعۃ الغوثیہ غریب نواز کا قیام : ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۶ء

بیعت: بدر العلماء حضرت علامہ شاہ بدر الدین احمد قادری علیہ الرحمہ

اجازت وخلافت:

(۱) شیخ معظم بدر العلماء حضرت علامہ شاہ بدر الدین احمد قادری علیہ الرحمہ

(۲) حضرت علامہ شاہ ریحان رضا خان صاحب علیہ الرحمہ

(۳) شہزادہ سید العلماء حضرت شاہ سید آل رسول حسنین میاں صاحب مارہرہ شریف

مشغلہ: دعوت وتبلیغ، خطابت، تصنیف وتالیف

تصانیف: (۱) سنت ربانی المعروف بہ درود نورانی

(۲) برکات میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۳) بزرگوں کی نظر میں ''امام پاک اور یزید ناپاک''

(۴) دعا کیسے قبول ہو

(۵) سرکار غوث اعظم

(٦) بزرگوں کی نظر میں ''سنی اور وہابی کی پہچان''

(۷) ہند کے مرشد اعظم حضرت خواجہ غریب نواز

(۸) اسلام میں علماء اور مدرسوں کا مقام

(۹) برکات موئے مبارک

(۱۰) دعا اور آستانۂ خواجہ

عقد نکاح : ۱۹۸۹ء

اولاد امجاد : ایک بیٹی، دو بیٹے

حج وعمرہ : ۷/مرتبہ

ہند کے مرشد اعظم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِيْلَانِيِّ الْبَغْدَادِيْ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ الْخَوَاجِهِ الْاَعْظَمِ الْاَجْمِيْرِیْ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْد! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْاَمِيْنُ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

بگرداب بلا افتادہ کشتی ضعیفان شکستہ را تو پشتی
بحق خواجہ عثمان ہارون مدد کن یا معین الدین چشتی

خواجہ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی)

یہ داغ کہاں تک رنج سہے، تم سے نہ کہے تو کس سے کہے
تم آل نبی اولادعلی سلطان الہند غریب نواز

(داغ دہلوی)

تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ
تو زمین والوں پہ اللہ کا سایہ خواجہ

(سید العلماء مارہروی)

ہند میں آپ ہیں سوغاتِ رسولِ عربی
ہر طرف ابر کرم آپ کا چھایا خواجہ

(سید اشرف مارہروی)

تمہید: اے ایمان والو! آج کا یہ دور اللہ تعالیٰ کے نیک و پارسا بندے اور آقائے کائنات نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نیک و صالح اور متقی و پرہیز گار امتی، اولیاء اللہ سے بیزاری اور اسلام کی سچائی سے دوری کا ہے جو ارباب اسلام کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔

یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے ناپاک منصوبوں کے تحت اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تعلیم کے نصاب اور کورس کی کتابوں میں ایسے غلط اور من گھڑت واقعات کو شامل کیا گیا ہے جس کے پڑھنے کے بعد شک و وہم اور تذبذب کا دروازہ کھلتا نظر آتا ہے اور ایک نوجوان مسلمان اللہ تعالیٰ کی سچی بندگی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مضبوط غلامی سے اپنا تعلق و رشتہ کمزور کرتا ہوا نظر آتا ہے اور آئے دن ان باتوں کا مشاہدہ بھی ہو رہا ہے کہ ہمارا نوجوان شک و وہم اور تذبذب میں مبتلا ہو کر طرح طرح کے اعتراضات کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ کبھی اللہ و رسول کے تعلق سے تو کبھی اولیاء اللہ کی روحانیت و کرامت اور ان کے مزاروں پر حاضری کے حوالے سے۔ یہ ساری خرافاتیں اور اسلام مخالف باتیں اسکول و کالج اور یونیورسٹیوں کی غلط و بے ہودہ تعلیم اور بدعقیدہ منافق لوگوں کی صحبت کا نتیجہ نظر آتی ہیں جس کی وجہ سے ہماری نئی نسل،

نوجوان مسلمان شک و وہم اور تذبذب کے دل دل میں دھنستے چلے جارہے ہیں۔اور اسلام کی سچائی اور ایمان و یقین کی حقیقت سے دوری بڑھتی چلی جارہی ہے۔

مسلمانو! یہ ایک حقیقت ہے کہ اولیاء اللہ سے دور ہونا، اسلام سے دور ہونا ہے

قرآن و سنت سے یہ بات ظاہر و ثابت ہے کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اور آخری مذہب ہے اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے اور پیغمبر اسلام محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئیگا۔

تو اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگلی امتوں میں ایک کے جانے کے بعد ہدایت و رہبری کے لئے دوسرے نبی تشریف لاتے رہے اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال شریف کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا تو اسلام کی تبلیغ اور رشد و ہدایت کا کام آگے کیسے بڑھے گا؟

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ (کنز العمال، جلد ۱۰، ص ۵۹، حدیث نمبر ۲۸۶۷۳)

یعنی میری امت کے علماء، بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔

یعنی رشد و ہدایت کا جو فریضہ پہلے کے انبیائے کرام علیہم السلام انجام دیتے تھے، اب یہ کام میری امت کے علماء پورا کریں گے۔

اور ان سچے اور نیک و پارسا علماء کرام کے گروہ کو جو جانشین مصطفیٰ، نائبین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں انہیں نیک و صالح اور متقی و پرہیز گار لوگوں کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے۔

حضرات! تاریخ شاہد ہے ہسٹری گواہ ہے کہ اسلام بادشاہوں اور امیروں کا مرہون منت کبھی بھی نہیں رہا بلکہ اکثر مسلمان کہلانے والے بادشاہوں اور امیروں نے

اسلام کے پاک وصاف دامن کو داغدار کیا اور اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت وقوت کو نقصان پہنچایا۔

اللہ تعالیٰ کی زمین تقویٰ، طہارت اور نیکی سے آباد ہوئی اور اسلام خوب پھولا اور پھلا تو بادشاہوں اور امیروں کے ذریعہ نہیں بلکہ ان پاک اور نیک لوگوں کے ذریعہ عمل میں آیا جن کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے۔ اللہ کے یہ ولی دنیا کے جس خطے میں گئے تو اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سیرت وصورت کی سچی تصویر بن کر گئے، ان کا وجود مسعود مجسم اسلام تھا ان کا کردار واخلاق، محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کردار واخلاق کا صاف وشفاف آئینہ تھا۔

انہیں اللہ والوں کی پاک ونیک صحبت کی خوشبو سے علاقہ کا علاقہ معطر ہو گیا اور کفر وشرک کے گھٹاٹوپ اندھیرے ختم ہوئے اور اسلام کا پُرنور سویرا طلوع ہوا اور ایمان و یقین کا اُجالا پھیلا۔

اللہ کے ولی جس راہ سے گزر گئے اسلام کی خوبیوں سے آگاہی دیتے گئے اور ایمان کے نور سے اندھے قلوب کو منور ومجلی کرتے گئے۔

انہیں اللہ والوں نے اپنے علم وعمل، اخلاق وکردار اور روحانی کمالات وکرامات کے ذریعہ کفر وشرک اور وہم وشک کے اندھیروں میں بھٹکنے والے انسانوں پر اسلام کے برکات وحسنات کو ظاہر وروشن کر دیا جس کے سبب سے گاؤں کا گاؤں، قصبہ کا قصبہ، شہر کا شہر، ملک کا ملک اسلام کے دامن کرم میں ابدی پناہ حاصل کرتا گیا۔

انہیں پاک باز، با کرامت اور با کمال اربابِ روحانیت ہستیوں میں ہند کے راجہ، ہمارے پیارے خواجہ، عطائے رسول سُلطان الہند خواجہ معین الدین حسن چشتی، بندہ نواز، کرم نواز، حضور غریب نواز سنجری، اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی اسم گرامی سب

سے روشن و منور ہے اور آپ کی خدمات سب سے زیادہ نمایاں اور تابناک ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ کی رحمت و برکت والی ذات پاک نے ہندوستان کے اندر کفر و شرک اور شک و وہم اور تذبذب کے اندھیرے ماحول میں اسلام و ایمان اور یقین کا چراغ جلایا اور حق و صداقت کا دیپ روشن کیا۔

آپ کے نہ آنے تک ہند میں اندھیرا تھا
روشنی گھر گھر پھیلی آپ ہی کے آنے سے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تقویٰ، طہارت اور روحانیت وولایت کے پاکیزہ کردار و عمل اور مواعظ حسنہ کی برکت و تاثیر سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ کافر، مسلمان ہوئے۔ چور ابدال ہوئے، گناہگار و خطا کار، نیک و صالح اور متقی و پرہیزگار ہوئے۔ اس طرح تقریباً نوے لاکھ انسان اسلام کے دامن کرم سے وابستہ ہوکر ایمان و یقین کی ابدی نعمت اور حق و صداقت کی سرمدی دولت سے سرفراز ہوئے۔

مرشدو رہنمائے اہل صفا ہادیٔ انس وجاں معین الدین
قربِ حق اے نیاز، گر خواہی ساز وردِ زباں معین الدین

(حضرت نیاز بریلوی)

ہند کے مرشد اعظم

حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت

تاریخ ولادت ۵۳۰ھ ہجری

بمقام سنجر علاقہ سیستان

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

سجزی بکسر سین وسکون جیم وکسر زائے معجمہ نسبت بہ سیستان۔ سیستان را بزبان عربی سجستان وسنجری گویند۔
یعنی سجزی سین کے کسر، جیم کے سکون اور زائے معجمہ کے کسر کے ساتھ سیستان کی طرف نسبت ہے، سیستان کو عربی زبان میں سجستان اور سنجری کہتے ہیں

(انتباہ سلاسل اولیاء اللہ: ص، ۸۸)

تاریخ وصال	۶ رجب شریف ۶۲۷ھ ہجری
بمقام	اجمیر شریف (ہندوستان)
نام نامی اسم گرامی	معین الدین حسن
القاب	ہند الولی، عطائے رسول، غریب نواز،

خواجۂ بزرگ، نائب رسول، وارث الانبیاء، آفتاب چشتیاں، سلطان الہند۔

چشتی کہلانے کی وجہ: جماعت اہل سنت کی اعلیٰ ترین شخصیت، علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت، علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ------

ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلۂ طریقت کے مورثِ اعلیٰ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مرید ہونے کی غرض سے حضرت خواجہ ممشاد علی دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے میرا نام دریافت کیا۔

عرض کیا: عاجز کو ابو اسحاق شامی کہتے ہیں۔

مرشد نے فرمایا: آج سے ہم تم کو ابو اسحاق چشتی کہیں گے اور قیامت تک جو تیرے سلسلے میں داخل ہوگا وہ بھی چشتی کہلائے گا۔

اسی نسبت سے ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی چشتی کہلاتے ہیں۔

(سوانح غوث وخواجہ، ص، ۴۲)

ہمارے پیارے خواجہ نجیب الطرفین سید ہیں: آپ کا پدری نسب سیدنا امام حسین بن مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملتا ہے اور آپ کا مادری نسب حضرت سیدنا امام حسن بن مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملتا ہے۔ اس طرح ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسینی اور حسنی سید ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ کا پدری نسب نامہ: (۱) سید معین الدین حسن (۲) بن سید غیاث الدین (۳) بن سید کمال الدین (۴) بن سید احمد حسین (۵) بن سید نجم الدین طاہر (۶) بن سید عبد العزیز (۷) بن سید ابراہیم (۸) بن سید امام علی رضا (۹) بن سید موسیٰ کاظم (۱۰) بن سید امام جعفر صادق (۱۱) بن، سید محمد باقر (۱۲) بن سید امام علی زین العابدین (۱۳) بن سید امام حسین (۱۴) بن سید السادات علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (خزینۃ الاصفیاء: ج،اص:۲۵۷)

ہمارے پیارے خواجہ کا مادری نسب نامہ: (۱) سید معین الدین حسن (۲) بن امّ الورع سیدہ ماہ نور (۳) بنت سید داؤد (۴) بن سید عبد اللہ حنبلی (۵) بن سید یحیٰ زاہد (۶) بن سید محمد روحی (۷) بن سید داؤد (۸) بن سید موسیٰ ثانی (۹) بن سید عبد اللہ ثانی (۱۰) بن سید موسیٰ اخوند (۱۱) بن سید عبد اللہ (۱۲) بن سید حسن مثنیٰ (۱۳) بن سیدنا امام حسن مجتبیٰ (۱۴) بن سید السادات مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(مسالک السالکین: ج۲: ص۲۷۱)

ہمارے پیارے خواجہ کی والدہ کا بیان: والدہ ماجدہ بیان فرماتی ہیں کہ جب میرے پیارے بیٹے معین الدین حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میرے شکم میں تھے تو میں بڑے عجیب وغریب اور اچھے خواب دیکھا کرتی تھی۔ میرے گھر میں خوب خیر و برکت تھی، میرے دشمن میرے دوست بن گئے تھے، ولادت کے وقت میرا سارا گھر انوار

الٰہی سے روشن تھا۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص ۸۰)

ہمارے پیارے خواجہ ماں کے شکم میں: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ ماہ نور رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت ہی نیک اور بڑی عابدہ، زاہدہ تھیں۔

ہمارے پیارے خواجہ کا بچپن: ہند کے راجہ، ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن کا دور بڑی خوش حالی اور نیک نامی کے ساتھ گزرا اور آپ کے بچپن ہی میں آثار ولایت آپ کی جبین سعادت پر نمایاں اور ظاہر تھے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت و دولت سب کچھ تھی۔ بڑے ناز و نعم کے ساتھ پلے اور بڑھے تھے اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو بھائی تھے۔

(ہفتاد اولیاء: ص ۲۸۸، بحوالہ خانقاہ برکاتیہ کا ترجمان، اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص ۷۸)

ہمارے پیارے خواجہ کے والد کا وصال: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت خواجہ سید غیاث الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت نیک اور بڑے متقی و پرہیز گار تھے ابھی ہمارے پیارے خواجہ کی عمر شریف پندرہ سال ہی کی تھی کہ والد گرامی کا وصال ہو گیا۔ (مرآۃ الاسرار، ص: ۵۹۳)

ہمارے پیارے خواجہ کی تعلیم و تربیت: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات سال کی عمر شریف تک آپ کی پرورش خراسان میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کا زمانہ والد بزرگوار کے زیر عاطفت گزرا، اس کے بعد سنجر کی مشہور درسگاہ میں داخل ہوئے اور وہیں سے تفسیر و حدیث اور فقہ کی تعلیم مکمل ہوئی چودہ سال کی عمر شریف میں اور کتاب مرآۃ الاسرار کے مطابق پندرہ سال کی عمر شریف میں والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور آپ کے والد ماجد کا مزار مبارک بغداد مقدس میں ہے۔ (سوانح غوث و خواجہ: ص ۴۴)

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی ولی ہیں والد گرامی اور والدہ ماجدہ سے لیکر حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک سارے خاندان اور پورے کنبہ کا ایک ایک فرد ولی اور قطب ہے اس پیاری نسبت کے باوجود ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدرسہ میں داخلہ لیتے ہیں۔قرآن وحدیث اور تفسیر وغیرہ کی تعلیم مکمل فرماتے نظر آتے ہیں اور وقت کے جیّد عالم وفاضل بنتے نظر آتے ہیں۔

مگر آج کل کچھ پیر اور بزرگ کہلانے والے یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ہم کو کسی مدرسہ کی تعلیم کی ضرورت نہیں ہے۔ہم کو قرآن وحدیث کی تعلیم کسی مولانا سے حاصل کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے ہم سب کچھ پڑھے پڑھائے ہیں۔

تو ایسے پیر و بزرگ کہلانے والے حضرات سے ایک سوال ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو پیدائشی ولی تھے، کیا آپ بھی پیدائشی ولی ہیں؟ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا خاندان نیک وصالح اور ولی ہے۔کیا آپ کے والد اور والدہ اور تمام خاندان ولی ہیں؟ تو یقین جانئے کہ ان تمام سوالوں کا جواب دینا بڑا مشکل ہو جائے گا۔

اس لئے گزارش ہے کہ پیر و بزرگ ہونے کا دعویٰ کرنے سے پہلے اپنے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات پر عمل کیجئے۔

اور قرآن وحدیث اور تفسیر وغیرہ کی تعلیم حاصل کر کے ولی تو کجا۔غلام حضور خواجہ غریب نواز بن جائیے۔یہی سعادت آپ جیسے پیر و بزرگ کہلانے والوں کے لئے بارگاہ خداوندی میں کافی وشافی ہو جائے گی۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

ہمارے پیارے خواجہ کی جائیداد ایک باغ اور ایک پن چکی: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ آقا غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جائیداد میں سے ایک ہرا بھرا باغ اور ایک پن چکی ملی تھی ،اسی کو آپ نے اپنے لئے ذریعہ معاش بنایا۔ خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور درختوں کو پانی پلاتے ،اس طرح آپ کی زندگی بہت آسودہ اور اطمینان سے گزر رہی تھی۔ (سیر العارفین:ص،۵)

مگر قدرت نے ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغ اشجار کی نگہبانی کے لئے نہیں بلکہ آپ کو انسانوں کی تربیت اور باغ اسلام کی آبیاری کے لئے پیدا فرمایا تھا۔

گلشن ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے
واہ اے ابر کرم زور برسنا تیرا

(مولانا حسن رضا بریلوی)

ہمارے پیارے خواجہ کی ملاقات، ابراہیم قندوزی مجذوب بزرگ سے:

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باغ میں درختوں کو پانی دے رہے تھے کی اشارۂ غیبی سے اللہ تعالیٰ کے ولی مست و مجذوب بزرگ حضرت ابراہیم قندوزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغ میں تشریف لائے۔ جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر صاحب ولایت مجذوب بزرگ پر پڑی تو ہمارے پیارے خواجہ بڑے ادب واحترام کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو ایک سایہ دار درخت کے پاس بٹھایا اور تازہ انگور کا ایک گچھا ان کی خدمت میں پیش کیا اور خود ان کی خدمت میں دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔

حضرت ابراہیم قندوزی بزرگ نے انگور تناول فرمائے اور ہمارے پیارے

خواجہ کے ادب واحترام اور آپ کی خدمت سے خوش ہو کر بغل سے کھلی کا ایک ٹکڑا نکال کر اپنے منہ میں ڈالا، دندان مبارک سے چبا کر ہمارے پیارے خواجہ کے منہ میں ڈال دیا۔ اس کھلی کو کھاتے ہی ہمارے پیارے خواجہ کا باطن نور معرفت سے روشن ہو گیا اور قلب وروح میں انوار الٰہی جگمگانے لگے اور آپ کے دل کی دنیا زیر و زبر ہو گئی۔ اس طرح آپ کے دل میں باغ اور پن چکی اور گھر کے سارے ساز و سامان سے بیزاری پیدا ہو گئی۔

اسی عالم میں ہمارے پیارے خواجہ نے باغ اور پن چکی فروخت کر کے ساری دولت فقراء ومساکین اور بے سہاروں پر لٹادی اور بے خودی کے عالم میں خراسان کی طرف راہ حق کی تلاش میں نکل گئے۔ (خزینۃ الاصفیاء:ص، ۳۵، مرأۃ الاسرار:ص ۵۹۳)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک ومحبوب بندوں یعنی اولیاء اللہ کی نسبت وتعلق میں کس قدر رحمت وبرکت اور تاثیر رکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ولی مست و مجذوب بزرگ حضرت ابراہیم قندوزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چبائی ہوئی کھلی کھاتے ہی ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باطن نور معرفت سے روشن ہوتا نظر آیا اور قلب وروح مجلیٰ ومصفیٰ ہو گیا اور دل کی دنیا میں انقلاب برپا ہوتا نظر آیا۔

لہٰذا ہم غلامان خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اپنے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت وسنت پر عمل کرتے ہوئے اللہ والوں کی بارگاہ میں باادب خدمت کی سعادت حاصل کرنا چاہئے تاکہ اللہ والوں کی نگاہ کیمیا اثر سے ہم گنہگاروں، خطا کاروں کے قلوب کی سیاہی ڈھل جائے اور ہمارے دلوں میں نور معرفت کا اجالا پیدا ہو جائے اور زندگی کامیاب وبامراد ہو جائے۔

نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
نہ جانے کون دعاؤں میں یاد کرتا ہے
میں ڈوبتا ہوں دریا اچھال دیتا ہے

ہمارے پیارے خواجہ پیرومرشد کی تلاش میں: حضرات علم ظاہر کے بعد علم باطن ہے۔ علم سفینہ کے بعد علم سینہ ہے، ظاہری علوم کے لئے استاذ کی ضرورت پڑتی ہے اور استاذ ظاہری علوم کے ذریعہ حق وسچ کا راستہ دکھا دیتا ہے لیکن منزلِ مقصود ابھی آگے ہے اور علوم باطنی کے لئے پیرومرشد کی ضرورت ہوتی ہے، پیرومرشد علوم باطنی کے ذریعہ منزل مقصود یعنی محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تک پہنچا دیتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس مرید صادق کو رب تعالیٰ تک پہنچا دیتے ہیں اور یہی منزل اولین وآخرین کی منزلِ مقصود ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

اور کسی نے کہا ہے۔

جب تک بکے نہ تھے تو کوئی پوچھتا نہ تھا
تم نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عالم و فاضل، محدث ومفسر اور مفتی حتیٰ کہ تمام علوم ظاہری سے آراستہ ہونے کے بعد مردِ حق آگاہ، خدا رسیدہ شیخ کامل، پیرومرشد کی تلاش وجستجو شروع فرمادی۔ شیخ معظم پیرومرشد

کی تلاش میں بہت سی خانقاہوں میں اولیائے باکمال و باکرامت کی خدمت میں حاضری کے شرف سے باریاب ہوتے، جواب یہ ملتا کہ معین الدین حسن تمہارا حصہ ہمارے پاس نہیں ہے، تمہارا حصہ کسی اور کے پاس ہے پھر وہاں سے علوم باطنی کی تشنگی کے ساتھ تلاشِ مرشد میں سفر شروع فرما دیتے۔ آخر کار، وہ نیک گھڑی اور ساعتِ سعید اور وہ روز روشن اپنی تمام رحمتوں و برکتوں کے ساتھ آ ہی گیا۔ پرخلوص جہدِ پیہم اور سچی تلاش اور جستجو نے منزلِ مقصود کا پتہ وسیلہ شیخ کامل، اللہ کے ولی، محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سچا نائب حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عظیم الشان پیر و مرشد کے چشمۂ کرم پر لا کر کھڑا کر دیا اور سچ تو یہ ہے کہ۔

در کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا
جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طرح مانگو

سید العلماء، سید آلِ مصطفےٰ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لا رہے ہیں جیسے ہی ان کی نگاہ مجھ پر پڑی تو ان بزرگ نے ارشاد فرمایا حسن تم آ گئے؟ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بڑا تعجب ہوا کہ میں نے تو ان بزرگ کو کبھی دیکھا نہیں اور آج پہلی مرتبہ ملاقات کر رہا ہوں مگر یہ بزرگ تو مجھے پہچانتے ہیں۔ میں نے ان بزرگ کو سلام کرنے کے بعد پوچھا کہ اے حضرت! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ تو ان بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان کے بادشاہ کو کون نہیں پہچانے گا، میں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا اور تمہارے انتظار ہی میں اب تک جی رہا ہوں۔ وہ بزرگ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا تھے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص: ۳۸)

ہمارے پیارے خواجہ خود مرشد کی ملاقات اور بیعت کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ

میں شیخ کامل، پیرومرشد کی تلاش و جستجو میں بغدادِ معلیٰ سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد میں حاضر ہوا اور اپنے شیخ معظم پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دولتِ پابوسی سے مشرف ہوا یعنی خلاصۂ کلام یہ ہے کہ میں نے اپنے پیرومرشد کے قدم کو چوما اس وقت روئے زمین کے بڑے بڑے مشائخ عظام اور اولیاء کرام ہمارے پیرومرشد کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ جب میں نے سرِ نیاز زمین پر رکھا تو پیرومرشد نے ارشاد فرمایا: دو رکعت نماز ادا کرو۔ میں نے ادا کرلی۔ پھر پیرومرشد نے فرمایا قبلہ رو بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا۔ پھر پیرومرشد کا حکم ہوا۔ سورۂ بقرہ پڑھو، میں نے پڑھی۔ پھر پیرومرشد کا فرمان ہوا، ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھو۔ میں نے پڑھا۔ پھر پیرومرشد کھڑے ہو گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا اور فرمایا آ تجھے خدا تک پہنچا دوں۔

اس کے بعد قینچی لے کر میرے سر پر چلائی اور کلاہ چہار ترکی میرے سر پر رکھی اور گلیمِ خاص عطا فرمائی۔ پھر پیرومرشد نے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ! میں بیٹھ گیا۔ پھر پیرومرشد نے فرمایا: ہمارے سلسلے میں ایک دن اور ایک رات کے مجاہدہ کا معمول ہے، تم آج رات اور دن مجاہدہ میں مشغول رہو۔

میں پیرومرشد کے فرمان کے مطابق مجاہدہ میں مشغول رہا۔ دوسرے دن جب خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو پیرومرشد نے ارشاد فرمایا: آسمان کی طرف دیکھو! میں نے دیکھا تو پیرومرشد نے دریافت فرمایا: کہ تم کہاں تک دیکھتے ہو؟ تو میں نے عرض کیا کہ عرشِ اعظم تک دیکھتا ہوں۔ پھر پیرومرشد نے فرمایا زمین کی طرف دیکھو، میں نے دیکھا تو پیرومرشد نے پوچھا! کہ اب تم کہاں تک دیکھتے ہو تو میں نے عرض کیا تحت الثریٰ تک دیکھ رہا ہوں۔ پھر پیرومرشد نے فرمایا: ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھو!

میں نے پڑھی۔ پھر پیرو مرشد نے فرمایا آسمان کی طرف دیکھو! میں نے دیکھا تو پیرو مرشد نے فرمایا کہاں تک دیکھتے ہو؟ تو میں نے عرض کیا کہ حجاب عظمت تک۔ پھر پیرو مرشد نے فرمایا آنکھیں بند کرو! میں نے بند کرلیں۔ پیرو مرشد نے فرمایا کھول دو! میں نے آنکھیں کھولیں پھر پیرو مرشد نے اپنی دو انگلیاں اوپر اٹھائی اور فرمایا کہ میری ان دونوں انگلیوں کے درمیان دیکھو اور فرمایا کیا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کی دونوں انگلیوں کے بیچ میں اٹھارہ ہزار عالم دیکھ رہا ہوں۔

اس کے بعد پیرو مرشد کا حکم ہوا کہ سامنے جو اینٹ پڑی ہوئی ہے اس کو اٹھاؤ! میں نے جب اس اینٹ کو اٹھایا تو اس کے نیچے سونے کے روپئے پڑے تھے۔ پیرو مرشد نے فرمایا ان روپیوں کو اٹھالو اور لے جاکر غریبوں اور فقیروں میں تقسیم کردو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ واپس لوٹ کر آیا تو پیرو مرشد کا حکم ہوا کہ تم کچھ دن ہماری صحبت میں گزارو۔ تو میں نے عرض کیا کہ پیرو مرشد کا حکم سر آنکھوں پر۔ (انیس الارواح، ص:۱۔۲)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ کو سننے کے بعد یقیناً ہم سب کا ایمان تازہ ہو گیا ہوگا کہ جب اللہ تعالیٰ کے ولی ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں انگلیوں کے درمیان اٹھارہ ہزار عالم دکھائی دے سکتے ہیں تو صدیق و فاروق اور عثمان و حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیرو مرشد بلکہ اولین و آخرین کے شیخ اعظم محبوب خدا رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کمالات و معجزات کا کیا عالم ہوگا۔

جب ان کے گدا بھر دیتے ہیں شاہان زمانہ کی جھولی
محتاج کا جب یہ عالم ہے تو مختار کا کیا عالم ہوگا

ہمارے پیارے خواجہ بیس سال تک مرشد کی خدمت میں رہے: ہند کے

راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں شرفِ بیعت حاصل کر چکا تو میں نے بیس سال تک اپنے مشفق ومہربان پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں گزارے اور اس طرح خدمت میں لگا رہا کہ پل بھر کے لئے اپنی جان کو آرام نہ لینے دیا اور میں ہمیشہ پیرو مرشد کی خدمت میں مشغول رہتا، سفر ہو کہ حضر پیرومرشد کا بستر اور کھانے پینے کے سامان اور سفر کے اسباب سر پر رکھ کر لے جاتا تھا۔

(سیر الاولیاء: ص ۵۵، مرأۃ الاسرار ص: ۵۵۶، انیس الارواح؛ ص ۳، اخبار الاخیار: ص ۲۲)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید ہونے کے بعد ایک دو تین سال نہیں مکمل بیس سال تک اپنے شیخ، اپنے پیارے پیرومرشد کی خدمت میں لگے رہے اور آج کے ایک مرید ہم بھی ہیں کہ بیس سال تو بہت دور کی بات ہے، بیس گھنٹہ بھی پیرومرشد کی خدمت میں دینی معلومات حاصل کرنے کے لئے اور اپنے ایمان وعقیدہ کو سنوارنے اور مضبوط بنانے کے لئے بھی وقت نہیں دے پاتے ہیں۔ اپنے شیخ کی خدمت کرنا اور پیرومرشد کے بستر اور اسباب زندگی کو سر پر اٹھانا تو بہت ہی مشکل نظر آتا ہے۔

حضرات! کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ آج، کل کے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی جیسے کہاں ہیں؟

تو ایسے شخص سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج کل کے مرید، ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے کہاں ہیں؟

جب آپ ہمارے پیارے خواجہ جیسے مرید نہیں بن سکتے تو خواجہ عثمان ہارونی جیسے پیرومرشد بھی نہیں مل سکتے۔ آپ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز جیسے سچے اور پکے

مرید بن کر دکھا دو تو اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ عثمان ہارونی جیسے پیر ومرشد سے تم کو ملا دیگا۔ یہ دنیا کبھی بھی اللہ والوں سے خالی نہیں رہی ہے اور نہ خالی رہے گی، ہماری طلب سچی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نیکوں کو نیک ہی دیتا ہے۔ مثل مشہور ہے، جیسوں کو تیسا۔

حضرات اس نورانی واقعہ سے اور ایک مسئلہ ظاہر وثابت ہوتا ہے اور اس حقیقت کا پتہ ملتا ہے کہ بغیر خدمت کے عزت وعظمت نہیں ملا کرتی ہے۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شُد

میرے آقائے نعمت حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائیگا بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں

کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائیگا سائلو! دامن سخی کا تھام لو

نیکوں کی خدمت سے مقصد پا گئے: سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ میرے پیر ومرشد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صاحبِ دل درویش کو دیکھا اور ان کی ولایت و بزرگی کو پہچان گئے۔ ان بزرگ کو اپنے گھر کے اندر لے گئے اور بڑے ادب وتعظیم سے ان بزرگ کو بٹھایا اور ان کے کھانے کے انتظام میں لگ گئے گھر میں تھوڑے سے جَو کے علاوہ کچھ نہ تھا، اس جَو کو خود چکی میں پیسا اور چھلنی میں چھانا اور خود بابا فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روٹی پکائی تو درویش نے کہا کہ تمہارا حال یہ تھا کہ تمہارے گھر میں تھوڑے سے جَو کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی، تم نے اس جَو کو کس طرح پیسا اور اس کی روٹی پکائی؟ اے فرید الدین میں سب کچھ دیکھ رہا تھا، میں تمہاری خدمت سے خوش ہوں، کیا چاہتے ہو مانگو! حضرت بابا فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو تمنا تھی وہ ظاہر کی، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس درویش فقیر کی دعا سے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمنا پوری ہوئی اور اپنا مقصد پا گئے۔ (سیر الاولیاء، ص ۵۲)

حضرات! آپ نے دیکھ لیا کہ نیکوں اور اللہ والوں کی خدمت سے سب کچھ مل جاتا ہے، تمنا پوری ہوتی نظر آتی ہے اور مقصد پورا ہوتا نظر آتا ہے۔

تمنا درد دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں ہے بادشاہوں کے خزینوں میں

مرید دو قسم کے ہوتے ہیں: سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرید کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک رسمی اور دوسری حقیقی۔

رسمی مرید وہ شخص ہوتا ہے کہ پیر و مرشد نصیحت و تلقین فرماتے ہیں تو وہ شخص دیکھے کو ان دیکھی اور سنی کو ان سنی کر دیتا ہے یعنی رسمی مرید اس کو کہتے ہیں جو پیر و مرشد کے پند و نصیحت کو سن کر اس پر عمل نہیں کرتا۔

اور حقیقی مرید وہ شخص ہے جو پیر و مرشد کی محبت میں فنا ہو کر ان کے ارشادات و فرمودات پر عمل پیرا رہتا ہے۔ (سیر الاولیاء ص:۳۲۹)

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ارادت و بیعت کے تذکرے کے درمیان دو فرمودات اور ارشادات جو پند و نصیحت سے لبریز ہیں ان کو بیان کر دیا ہے تا کہ اللہ کریم اپنے کرم سے ہمارے سینہ کو پیران کرام اور بزرگان دین کی خدمت و محبت کا مدینہ بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

ہمارے پیارے خواجہ کی نصیحت مرید کے لئے: شیخ الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

(۱) جس شخص نے جو کچھ پایا، پیر و مرشد کی خدمت سے پایا پس ہر مرید پر لازم ہے کہ پیر و مرشد کے حکم و فرمان پر عمل کرے۔

(۲) پیر و مرشد جو کچھ مرید کو نماز و عبادت اور اوراد و وظائف کا درس عطا فرمائیں تو مرید پر لازم ہے کہ گوش، ہوش سے سنے اور اس پر عمل کرے تا کہ مرید کسی اعلیٰ مقام پر پہنچ سکے۔

(۳) ہمارے خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ قبرستان میں کھانا پینا گناہ کبیرہ ہے، جو شخص قبرستان میں کھائے گا وہ ملعون و منافق ہے کیوں کہ قبرستان عبرت کی جگہ ہے۔

(۴) ہمارے پیارے خواجہ فرماتے ہیں کہ کون سی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت میں نہیں ہے، مرد کو چاہئے کہ احکام الٰہی بجالانے میں سستی اور کوتاہی نہ کرے پھر جو کچھ چاہے گا اسے مل جائے گا۔ (دلیل العارفین: ص۲،۱۶)

مرید کامل کب ہوتا ہے: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ مرید ثابت قدم یعنی کامل مرید اس وقت ہوتا ہے جب اس شخص کے نامۂ اعمال میں اعمال بد لکھنے والا فرشتہ بیس سال تک کوئی گناہ نہ لکھے۔ (سیر الاولیاء: ص۵۵)

اے ایمان والو! اپنے پیارے پیارے اور اچھے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد پاک اور فرمان مہربان سن لیا تو خوب غور سے سوچ کر فیصلہ کرو کہ کیا ہم سچے اور کامل مرید بن گئے ہیں؟ اس لئے کہ سچے اور کامل مرید بننے کے لئے اس شخص کے نامۂ اعمال میں ایک گناہ بھی نہ ہو اور ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہر دن ہزاروں گناہ نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز کے فرمانِ ذیشان کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوئی کہ ابھی ہم سچے اور کامل مرید ہی نہیں بن سکے ہیں اور پیروں، عالموں اور اماموں میں غلطی اور کمی ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکالتے نظر آتے ہیں۔

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

نیکوں کے اندر کمی اور غلطی تلاش کرنا شیطان کی عادت ہے۔ (مثنوی مولانا روم)
اللہ تعالیٰ نیکوں کی محبت کے ساتھ اپنے پناہ وامان میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

مرشد کو ناز ہے مرید پر: حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدوں میں ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کوئی مرید نہ تھا۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا معین الدین اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور مجھے اپنے مرید معین الدین پر فخر و ناز ہے۔ (مرأۃ الاسرار، ص ۵۹۵)

ہمارے پیارے خواجہ کا شجرۂ طریقت: خانقاہ برکاتیہ کا ترجمان اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء کے :ص ۸۵ پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رقم کردہ شجرہ شریف کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) خواجہ معین الدین سنجری (۲) خواجہ عثمان ہارونی (۳) خواجہ حاجی شریف زندنی (۴) خواجہ قطب الدین مودود چشتی (۵) خواجہ ابواحمد چشتی (۶) خواجہ ابواسحاق شامی (۷) خواجہ علو الدینوری (۸) خواجہ ہبیرہ بصری (۹) خواجہ حذیفہ مرعشی (۱۰) خواجہ ابراہیم بن ادہم بلخی (۱۱) خواجہ فضیل بن عیاض (۱۲) خواجہ عبدالواحد بن زید (۱۳) خواجہ حسن بصری (۱۴) خواجۂ ولایت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (الانتباہ فی سلاسل اولیاء: ص ۸۷)

ہمارے پیارے خواجہ مرشد کے ہمراہ سفر میں: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید ہونے کے بعد شیخ طریقت کی خدمت میں مشغول رہے، جہاں کہیں پیر و مرشد تشریف لے جاتے ہمارے پیارے خواجہ آپ کا بستر اور سامان سفر اپنے سر پر رکھ کر پیر و مرشد کے ہمراہ چلتے۔ مکمل بیس سال پیرو

مرشد کی خدمت میں رہ کر سیر و سیاحت کے دوران سیستان، دمشق، طوس، بدخشاں، بغداد معلیٰ، مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور دگر شہروں میں گئے اور وہاں کے اولیاء کرام سے ملاقاتیں کیں اور ان سے فیض حاصل کئے۔

حضور غوث اعظم سے ہمارے پیارے خواجہ کی ملاقات: ملک ہند کی بے مثل خانقاہ برکاتیہ کے عظیم تاجدار، علماء و مشائخ کے سردار، مسلک اعلیٰ حضرت کے علم بردار، پیر و فقیر، حاجی و مفتی علامہ مولانا الشاہ سید آلِ مصطفیٰ سید میاں قادری چشتی برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سجادہ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت بغداد مقدس پہنچے تو اس وقت قطب الاقطاب محبوب سبحانی، شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کبیر السن یعنی بوڑھے ہو چکے تھے۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہمارے خالہ زاد بھائی حسن سنجری کو ہمارے خاص حجرے میں ٹھہرایا جائے اور تین دن تک ہمارے پیارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہمان نوازی کی اور تیسرے دن تنہائی اور خلوت میں اپنے پیارے بھائی کو سینے سے لگایا اور آپ کو اسم اعظم تعلیم فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جاؤ! ہمیں امید ہے کہ تم بغداد پھر واپس آؤ گے لیکن ہماری ملاقات نہیں ہوگی۔ میں نے جان لیا ہے کہ تمہارا حصہ کہاں ملنے والا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ پھر جب دوبارہ حج کے بعد بغداد مقدس آئے تو معلوم ہوا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو چکا ہے۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص ۳۸)

حضرات! معلوم ہوا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور خواجۂ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی ہے اور ہمارے پیارے پیر سرکار غوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف بڑھاپے کی تھی اور ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمرِ شریف جوانی کی تھی اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ہمارے دونوں بزرگ آپس میں خالہ زاد بھائی تھے۔

کعبۂ معظمہ کی حاضری:۔ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنے مشفق و کریم مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں خانۂ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حطیمِ کعبہ میں میزابِ رحمت کے نیچے مجھے لے کر گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر میرے حق میں دعا کی۔ یا اللہ تعالیٰ! میں نے معین الدین کو تیرے سپرد کیا، میرے بس میں جتنا تھا میں نے معین الدین کو بنا، سنوار دیا ہے۔ اب تو قبول فرمالے۔ پردۂ غیب سے آواز آئی میں نے معین الدین کو قبول کرلیا۔

پیر و مرشد حضرت عثمان ہارونی اس آواز کو سن کر بہت خوش ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ (انیس الارواح:ص:۲)

مزار انور و اقدس کی حاضری:۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حج سے فراغت کے بعد میں اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مدینہ طیبہ میں محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مزار اقدس درِ انور پر حاضر ہوا تو پیر و مرشد نے فرمایا: سلطان دو جہاں کو سلام کرو!

میں نے مزار انور پر بڑے ادب و احترام کے ساتھ سلام پیش کیا۔

تو روضۂ پاک سے آواز آئی ''وعلیکم السلام یا قطب مشائخ بر و بحر''، یعنی وعلیکم السلام اے (خشک و تر) جنگلوں اور پہاڑوں کے سردار!

جب یہ آواز آئی تو پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اے معین الدین! اب تمہارا کام مکمل ہو گیا۔ (انیس الارواح: ص:۲)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ میں ولایت و بزرگی، رحمت و برکت، نعمت و دولت کا باڑا آٹھوں پہر بٹتا نظر آتا ہے۔ مدینہ طیبہ میں جھولی پھیلا کر تو دیکھو دست طلب دراز کر کے تو دیکھو، طلب سے زیادہ پا جاؤ گے۔ سوال سے سوا حاصل ہو جائیگا اور گنبد خضراء کے سائے میں مزار انور پر اور درِ اقدس کے حضور رحمت و نور کی خیرات کے لئے دامن پھیلانا، ہاتھ اٹھانا، ہمارے غوث و خواجہ و رضا اور اولیاء اللہ کی سنت و عادت ہے۔

چاہے جو مانگو عطا فرمائیں گے، نامُرادو ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو
یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں، بے نواؤ! آزما کر دیکھ لو

(جمیل رضوی بریلوی)

خرقۂ خلافت: جماعت اہل سنت کی معتبر و مستند شخصیت رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ دوران سفر میں بیس سال تک اپنے پیر و مرشد کی خدمت کرنے کے بعد ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ باون سال کی عمر میں اپنے پیر و مرشد سے رخصت ہوئے۔ رخصت کے وقت پیر و مرشد نے آپ کو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا اور تبرکاتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم جو حضرات خواجگان چشت میں سلسلہ بہ سلسلہ چلے آرہے تھے ہمارے خواجہ کو عطا فرما کر اپنا جانشین اور صاحب سجادہ بنا دیا۔ خود حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان واقعات کی تفصیل اپنے قلم سے یوں بیان فرمائی ہے۔

آقائے نعمت و دولت حضرت پیر و مرشد نے ارشاد فرمایا اے معین الدین! میں نے یہ سب کام تمہاری تکمیل کے لئے کیا ہے تم کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ فرزند خلف

وہی ہے جو اپنے ہوش و گوش میں اپنے پیر کے ارشادات کو جگہ دے۔

اس ارشاد کے بعد عصائے مبارک، نعلین چوبی (کھڑاؤں) اور مصلیٰ عنایت فرمایا پھر ارشاد فرمایا: یہ تبرکات ہمارے پیران طریقت کی یادگار ہیں جو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ہم تک پہنچے ہیں اور ہم نے تم کو دیئے ہیں۔ ان کو اسی طرح اپنے پاس رکھنا جس طرح ہم نے رکھا۔ جس کو مرد پانا اس کو ہماری یہ یادگار دینا۔ اور خلق سے طمع نہ رکھنا، آبادی سے دور مخلوق سے کنارہ کش رہنا اور کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔

پیرو مرشد نے یہ ارشاد فرما کر مجھے اپنی آغوش رحمت میں لے لیا پھر میرے سر اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور فرمایا میں نے تم کو خدا کے سپرد کیا پھر عالم تحیر میں مشغول ہو گئے اور میں رخصت ہوا (انیس الارواح: ص: ۳۴، ۳۵، سوانح غوث وخواجہ: ص ۴۹، اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸: ص ۳۷۲)

اے ایمان والو! پیری مریدی، جاہ و مال اور دنیا کمانے کا ذریعہ نہیں ہے، یہ مبارک و مسعود عمل صرف اور صرف اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ خلافت و اجازت ہر کسی کو دینے کی چیز نہیں ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو پیدائشی ولی ہیں، بیس سال تک پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گزارے اور علوم ظاہری و باطنی سے سرفراز ہوئے پھر پیرو مرشد نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا مگر آج علم و معرفت اور تقویٰ، طہارت نہیں بلکہ چاپلوسی اور لمبے نذرانوں کی بنیاد پر پیرو مرشد بننے والے، فاسق و فاجر، بے عمل و بے علم اور بے نمازی لوگوں کو بھی خلافت واجازت دیتے نظر آتے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

پُر خلوص گزارش: پیرو مرشد صاحب اور مرید صاحب دونوں کی خدمت میں پر خلوص گزارش ہے کہ کبھی تنہائی میں ٹھنڈے دل سے اپنے گریبان میں بار بار جھانک

کر دیکھئے اور غور وفکر کریئے کہ کیا ہمارے اس طرز عمل سے ہمارے مشائخ اور پیران کرام کے نورانی اور روحانی سلسلے کی بے ادبی اور گستاخی نہیں ہے۔ اگر ہے تو توبہ کر لیجئے اور سچے پیرو مرید بن جایئے۔

قطب عالم حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اہلے، گہلے، مشائخ آج کل ہر ہر گلی
بے ہمہ و با ہمہ مردِ خدا ملتا نہیں
ہیں صفائے ظاہری کے ساماں خوب خوب
جس کا باطن صاف ہو وہ با صفا ملتا نہیں

ایام سفر کے واقعات: رئیس القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ستر سال کی طویل مدت سفر میں علم وارشاد کے بڑے بڑے مشاہیر اور نادرۂ روزگار، اصحاب کمال سے ملاقاتیں کیں۔ دلوں کی تسخیر، روحوں کا تزکیہ اور جہانِ آب وگل میں تصرفات کے ایسے ایسے حیرت انگیز واقعات آپ سے ظہور میں آئے جن سے آج تک عقل ودانش کوسکتہ ہے۔ (سوانح غوث وخواجہ، ص،۵۰)

دوسری مرتبہ مکہ معظّمہ کی حاضری: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رخصت ہوئے تو مشاہدۂ عالم اور مطالعہ جہاں اور اہل اللہ کی زیارت کی غرض سے سفر کا آغاز کیا، بہت سے ملکوں اور شہروں میں تشریف لے گئے اور وہاں کے مردان حق اور اولیاء کرام سے ملاقات ہوئی اور فیض حاصل کیا۔ دوران سفر جہاں بھی جاتے پیرو مرشد کی ہدایت کے مطابق خود کو عام لوگوں سے علیحدہ رکھتے۔ سفر جاری رکھا۔ دوسری مرتبہ مکہ معظّمہ حاضر ہوئے۔

ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری مرتبہ ۵۸۳ھ میں مکہ معظّمہ حاضر ہوئے اور کعبہ شریف کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ دن ورات کعبہ کا طواف اور عبادت وریاضت میں مشغول رہتے۔ ایک دن ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ معظّمہ میں پردۂ غیب سے یہ آواز سنی۔

اے معین الدین! ہم تجھ سے خوش ہیں، تجھے بخش دیا، جو کچھ چاہے مانگ، تاکہ عطا کروں۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور سجدۂ شکر ادا کیا اور اپنے رحمٰن ورحیم رب تعالیٰ کی بارگاہ کرم میں عرض کیا۔

یاالٰہی! تیرے بندے معین الدین کے لئے اس سے بڑی اور کیا سعادت ہوسکتی ہے کہ تو نے مجھے اپنی بارگاہ کا مقبول بنالیا۔ اس کے بعد اگر کوئی آرزو ہے تو صرف یہ ہے کہ تو اپنے فضل وکرم سے میرے سلسلہ کے مریدوں کو بخش دے۔

آواز آئی! کہ اے معین الدین! تو ہمارا خاص بندہ ہے، تیری آرزو مبارک ہو، جو تیرے مرید اور تیرے سلسلہ میں قیامت تک مرید ہوں گے ان سب کو بخش دوں گا۔ (سوانح غوث وخواجہ: ص، ۵۱)

پھر کچھ دن مکہ مکرمہ میں گزارے، پھر مدینہ طیبہ کے لئے روانہ ہوگئے۔

مدینہ طیبہ کی حاضری اور بشارت: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمہ وقت اپنے پیارے نانا جان محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار انور، قبر نور پر حاضر رہتے ایک دن مزار انور پر حاضر تھے کہ آپ پر غنودگی طاری ہوگئی، خواب میں آقائے کائنات نبی دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ مشفق ومہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمارے

پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارت عطا کی۔

اے معین الدین! تم میرے دین کے معین ہو، میں نے تم کو ہندوستان کی ولایت عطا کی۔ ہندوستان میں کفر وشرک کی ظلمت پھیلی ہوئی ہے، تم اجمیر جاؤ! تمہارے وجود کی برکت سے کفر وشرک اور باطل کا اندھیرا دور ہوگا اور اسلام کی صبح کا اجالا پھیل جائے گا۔ (سیر الاقطاب: ص،۱۲۴)

اس شانداراور پر بہار بشارت سے ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوش اور مسرور ہوئے مگر حیران تھے کہ اجمیر کہاں ہے؟ اجمیر کا راستہ کیا ہے؟ اسی سوچ وفکر میں تھے کہ دوبارہ آنکھ لگ گئی اور ہادی ورہبر آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کے خواب میں تشریف لاکر تھوڑی ہی دیر میں مدینہ طیبہ سے ہندوستان کے تمام راستے اور اجمیر کا تمام شہر اور قلعہ اور پہاڑیاں آپ کو دکھلا دیا، پھر ایک جنتی انار ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکر مالک ومختار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معین الدین! ہم تم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور آپ کو رخصت فرمایا۔ (مونس الارواح: ص،۳۰، سوانح غوث وخواجہ: ص،۵۳)

مدینہ طیبہ سے اجمیر کا سفر: اپنے پیارے آقا محبوب پروردگار، رسول مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمان کے سبب عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب سے بیدار ہوکر چالیس اولیاء کے ساتھ ہندوستان کے لئے روانہ ہوگئے۔

اے ایمان والو! ہمارے پیارے نبی، مالک ومختار رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کی دین وعطا سے اپنی بارگاہ سے سائل وبھکاری کی ہر مراد اور آرزو پوری فرمادیتے ہیں۔ عطائے رسول، ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا

نہیں: بلکہ صرف سوچا تھا کہ اجمیر کہاں ہے؟ اجمیر کا راستہ کیا ہے تو آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوچ وفکر اور مراد کو دیکھ لیا اور اسی وقت مدینہ طیبہ سے ہندوستان کے سارے راستے اور اجمیر کا شہر اور اس کا قلعہ اور تمام پہاڑیاں دکھلا دیا۔

کیا ہی خوب فرمایا میرے آقائے نعمت پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہونچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

دوران سفر رونما ہونے والے واقعات

پہلا واقعہ: قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ اوحد الدین وحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور میرے پیر ومرشد حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہر خراسان کی ایک مجلس خیر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہو رہا تھا کہ سامنے سے سلطان شمس الدین التمش جس کی عمر اس وقت بارہ سال کی تھی ہاتھ میں ایک پیالہ لئے جا رہا تھا جیسے ہی ہمارے پیر ومرشد حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر اس پر پڑی ارشاد فرمایا: جب تک یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ نہ ہوگا خدا اسے دنیا سے نہ اٹھائے گا۔

(فوائد السالکین: ص، ۱۵)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان غیب ترجمان سے نکلا ہوا یہ جملہ تقدیر الٰہی بن گیا۔

تاریخ ہند شاہد ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق ۶۰۷ھ میں شمس الدین التمش نام کا ایک گمنام شخص طوفان کی طرح اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے ہندوستان پر چھا گیا اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کھلی کرامت بن کر ایک دن شمس الدین التمش دہلی کے تخت پر قبضہ کر کے بادشاہ ہوا۔

جذب کے عالم میں جو نکلے لبِ مومن سے
وہ بات حقیقت میں تقدیر الٰہی ہے

دوسرا واقعہ: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ سے روانہ ہو کر بغداد معلیٰ، چشت خرقان، جہنہ، کرمان، استر آباد، بخارا، تبریز، اصفہان، ہرات ہوتے ہوئے خراسان کے شہر سبزہ وار پہونچے تھے سبزہ وار کا حاکم یادگار محمد تھا جو متعصب شیعہ تھا، شہر کے کنارے اس کا ایک خوبصورت اور پُر فضا باغ تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ ایک دن اس باغ میں تشریف لے گئے، باغ میں ایک صاف و شفاف حوض تھا، حوض میں غسل کیا اور حوض کے کنارے نماز ادا کی اور تلاوت قرآن میں مشغول ہو گئے۔ اسی درمیان یادگار محمد شاہانہ کر و فر کے ساتھ اس کی سواری باغ میں داخل ہوئی۔ حوض کے قریب ایک مسلمان فقیر کو دیکھ کر غضبناک ہو گیا اور بد خلقی اور بدتمیزی سے بولا اے فقیر! تم کو شاہی باغ میں آنے کی اجازت کس نے دی؟ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ولایت اٹھی نظر کا نظر سے ملنا تھا کہ یاد گار محمد کانپنے لگا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا، یادگار محمد ہوش میں آیا تو دل کی دنیا بدل چکی تھی، بدعقیدگی کا فساد ختم ہو چکا تھا۔ نہایت عاجزی کے ساتھ اپنی غلطی کی معافی مانگی اور اپنے تمام خادموں اور ملازموں کے ساتھ بدعقیدگی سے توبہ کر کے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

مرید ہو گیا اور خدمت اقدس میں رہ کر علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کر لی۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اب یادگار محمد سبزہ وار کی ظاہری و باطنی سلطنت کا بادشاہ بن چکا تھا۔ (خزینۃ الاولیاء: ص، ۱۵۸، مونس الارواح: ص، ۲۸)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ولایت کی تاثیر و فیضان کس قدر بلند ہے کہ شیعہ بدعقیدگی سے توبہ کر کے آپ کا مرید و معتقد ہو گیا۔

اس لئے میں اکثر کہاں کرتا ہوں کہ جب بھی کوئی مشکل امر و دشواری پیش آئے اور آپ کی حاجت پوری نہ ہوتی نظر آئے تو سیدھے اجمیر شریف چلے جاؤ اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر آپ کے روبرو چند آنسوؤں کے قطرے گرا دو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نگاہ خواجہ اٹھے گی اور تقدیر بدل جائے گی۔

غم جہاں کے ستائے ہیں در پر آئے ہیں
تمہارا در ہے کہ دار الاماں غریب نواز
رسول پاک کے صدقہ میں راہ دکھلا دو
بھٹک رہا ہے مرا کارواں غریب نواز

بلخ کا واقعہ: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبزہ وار سے بلخ پہونچے۔ بلخ میں ان دنوں ایک بہت بڑا نامی گرامی حکیم اور فلسفی شخص رہا کرتا تھا (پروفیسر) ضیاء الدین حکیم کے نام سے مشہور تھا، فلسفہ اور حکمت میں بڑا کمال حاصل تھا (پروفیسر) ضیاء الدین حکیم، اہل تصوف، پیران طریقت اور صوفیاء کرام بزرگوں کا مذاق بنایا کرتا تھا اور اللہ والوں سے بڑا متنفر رہا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ صوفیاء عقل و خرد سے عاری اور خالی ہوتے ہیں، اس کو اپنے فلسفہ اور حکمت پر بڑا

ناز اور گھمنڈ تھا، بلخ شہر میں اس کا ایک پر فضا باغ تھا اور اسی باغ میں فلسفہ اور حکمت کا ایک مدرسہ تھا جس میں وہ پڑھایا کرتا تھا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر اس علاقہ سے ہوا جہاں (پروفیسر) حکیم ضیاء الدین کا باغ اور اس کی فلسفی درسگاہ تھی، ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلنگ کا شکار کیا خادم نے اس کو بھون کر تیار کیا اور ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ادا کرنے لگے۔اسی دوران (پروفیسر) حکیم ضیاء الدین آ گیا، دیکھا کہ ایک فقیر نماز پڑھ رہا ہے اور اس کا خادم کلنگ بھون رہا ہے۔ جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو خادم نے بھونا ہوا پرندہ پیش خدمت کیا (پروفیسر) ضیاء الدین بھی پاس ہی بیٹھ گیا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ کر پرندہ کی ایک ران حکیم ضیاء الدین کو عطا فرمادی اور دوسری ران خود تناول فرمانے لگے۔(پروفیسر) ضیاء الدین گوشت کھاتے ہی بیہوش ہو گیا۔ جب پروفیسر صاحب کو ہوش آیا تو دل کی دنیا بدل چکی تھی۔فلسفہ وحکمت اور پروفیسری کا گھمنڈ وغرور سب مٹ چکا تھا اور اولیاء وصوفیاء سے بغض وعناد محو ہو چکے تھے دل کی پاکی وصفائی کے ساتھ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معتقد بن چکا تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید ہوا۔ گھر پہونچ کر حکمت وفلسفہ اور پروفیسری کی تمام کتابیں دریا میں ڈال دیں، علماء اور صوفیاء کی صحبت نے مردِ کامل بنا دیا اور شب وروز ذکر وفکر کو اپنا معمول بنالیا، یہ ساری تبدیلیاں ایک سچے صوفی، ایک ولیٔ کامل ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ولایت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ (خزینۃ الاصفیاء: ج ۱: ص ۲۵۹، مونس الارواح: ص ۲۹)

حضرات! (پروفیسر) حکیم ضیاء الدین اور اس کے تمام شاگردوں کے دماغوں

پر ہمہ وقت پروفیسری اور حکمت وفلسفہ کا بھوت سوار رہتا تھا اور صوفیاء کرام اور اولیاء کرام اور علمائے کرام کے وعظ ونصیحت اوران کی روحانی طاقت کا مذاق بنانا اوران بزرگوں کی حقیقت وحیثیت کا انکار کرنا یہ سب شیطانی فتور والوں کی عادت تھی مگر ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نگاہ ولایت نے ان پروفیسروں اور فلسفیوں کے سروں سے پروفیسری اور حکمت وفلسفہ کے تمام بھوتوں اور شیطانوں کو اتارکررکھ دیا اور صوفیاء واولیاء کی روحانی طاقت وقوت کوتسلیم کرنے پر مجبور کردیا۔

حضرات! آج کل بھی کچھ ڈاکٹر، پروفیسر، حکیم، انجینیر اور جدید علوم کے ماہر و اسکالر کہلانے والے حکیم ضیاء الدین فلسفی کی طرح علماء، مشائخ اور صوفیاء کرام کی روحانیت وکرامت کا مذاق بناتے نظر آتے ہیں جب کہ یہی بگڑے بگڑائے لوگ حکومت وقت کے بنائے ہوئے حاکموں اور افسروں کی وقتی طاقت وقوت کوتسلیم کرتے نظر آتے ہیں اوران کی شان میں خطبہ اور قصیدہ پڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ کہ فلاں حاکم وافسر نے کالج میں اور فلاں افسر نے یونیورسٹی میں اور فلاں حاکم نے محکمۂ پولس اور فلاں صاحب نے ریلوے وغیرہ میں جگہ دلادی اس افسر وحاکم کی پہنچ اور طاقت بہت ہے۔

اے جدید علوم کے ماہر واسکالر صاحب! جب حکومت وقت کے بنائے ہوئے وقتی حاکموں اور افسروں کی پہنچ اور طاقت کا یہ عالم ہے تو حاکم مطلق اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے محبوب بندوں، اولیاء، صوفیاء اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے پیارے پیر دستگیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دین ودنیا کا حاکم اور اپنی مخلوق کا افسر بنایا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ان حاکموں اور افسروں کی پہنچ اور طاقت وقوت کا کیا عالم ہوگا۔

مگر ضرورت ہے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے صاحب روحانیت

بزرگ کی۔ اس لئے میرا پر خلوص التماس ہے ہر پروفیسر، ڈاکٹر، انجینیر، اسکالر کے لئے کہ اجمیر شریف میں ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر حاضری دیں اور اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھیں کہ ایک صوفی اللہ کے ولی کی پہنچ کہاں تک ہے کہ پہلے بھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فلسفیت کا بھوت اتارا تھا اور آج بھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر ہر دن ہر قسم کے بھوت و جن اتارے جاتے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خوب فرمایا حضرت شاہ نیاز بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے۔

مرشد و رہنمائے اہل صفا　　ہادی انس و جاں معین الدین

عاشقاں را دلیلِ راہِ یقین　　سد راہِ گماں معین الدین

اور شہزادۂ حضور احسن العلماء حضرت سید محمد اشرف قادری برکاتی مدظلہ العالی کیا ہی خوب فرماتے ہیں۔

بحرِ ظلمات میں تم ایک جزیرہ خواجہ

بیچ منجدھار میں تم میرا کنارہ خواجہ

داتا صاحب کے مزار پر ہمارے پیارے خواجہ کی حاضری: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلخ سے روانہ ہو کر سمرقند اور دوسرے صوبوں اور شہروں سے ہوتے ہوئے لاہور پہنچے اور کئی مہینوں تک حضرت شیخ علی ہجویری داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ انور و اقدس پر حاضری دی اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ انور کے پاس ایک حجرہ میں چالیس دن کا چلہ کیا۔ وہ حجرہ آج بھی موجود ہے اور زیارت گاہِ

خلائق ہے اور ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رخصت ہوتے وقت حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی برکات وکمالات سے متاثر ہوکر آپ کی شانِ اقدس میں یہ شعر کہا جو عالم گیر شہرت کا حامل ہے اور آج تک حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پرانور کی لوح پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

(سوانح غوث وخواجہ:ص،۵۵)

مزاروں پر حاضری دینا ہمارے خواجہ کی سنت ہے

اے ایمان والو! آج کچھ بدعقیدہ اور منافق لوگ مزاراتِ اولیاء پر حاضری دینے اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی قبروں سے فیض و برکت حاصل کرنے کو شرک و بدعت کہتے نظر آتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے ہوش کو سنبھالیں اور بدعقیدگی اور منافقت سے توبہ کریں۔ اگر اولیاء کرام کے مزاروں اور قبروں پر حاضری اور ان کے فیض و کرم کا حصول کفر و شرک اور بدعت و گمراہی ہوتا تو ہادیٔ ہندوستاں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور اور قبرِ اقدس پر حاضر ہوکر فیض و برکت حاصل نہیں کرتے۔ ہادیٔ ہندوستاں عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں اولیاء کرام کے مزاروں اور قبروں پر حصول برکت و رحمت کے لئے حاضری دینا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اور ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت وسنت ہے۔

حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بھٹک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
لحد میں عشق رخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

ہمارے پیارے خواجہ کا ورود اجمیر میں: ہادیٔ ہندوستاں جس کو آج پورا عالم خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جانتا ہے اور سلطان الہند، عطائے رسول، خواجہ غریب نواز کے مقدس لقب سے یاد کرتا ہے اور پکارتا ہے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے خوف وخطر دشوار گزار راستوں، لق و دق صحراؤں اور بے آب و گیاہ میدانوں کو طے کرتے ہوئے منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں تھے، راہ میں جہاں کہیں شام ہو جاتی قیام فرماتے اور رات بھر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔صبح ہوتی پھر سفر شروع فرما دیتے۔

لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ پر انوار پر کئی مہینوں تک حاضر رہ کر فیض و برکت حاصل کر کے لاہور سے روانہ ہوئے۔دہلی ہوتے ہوئے راجستھان کے علاقے میں داخل ہوئے۔ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجودِ مسعود مکمل اسلام تھا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس شہر یا دیہات کے قریب سے گزر گئے آپ کے قدموں کی برکت سے شہر اور دیہات والوں کو ہدایت کی سعادت نصیب ہوئی۔

اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس زمین پر قیام فرمایا وہ زمین کا حصہ سجدہ گاہ بن گیا۔

راجستھان کے صحراؤں، پہاڑیوں اور کانٹوں سے بھرے راستوں سے گزرتے رہے اور سفر طے کرتے رہے۔

ہمارے پیارے خواجہ کا دورانِ سفر جوتا ٹوٹ گیا: آلِ نبی، اولادِ علی، سید العلماء حضرت سید آلِ مصطفیٰ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ دورانِ سفر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کے جوتے ٹوٹ گئے۔ تو تانت کے ٹکڑے سے جوتے باندھ لیتے تھے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص۴۴)

ہمارے خواجہ کے پاؤں زخمی ہو گئے تھے: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سفر اس قدر دشوار گزار تھا کہ سفر کرتے کرتے قدمِ مبارک زخمی ہو گئے تھے اور پیروں کے ناخن تک گر گئے تھے چنانچہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدل چل کر سفر طے فرما رہے تھے، نہ تو ان کے پاس سامان سفر تھا اور نہ ہی ان کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز تھی۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص۴۴)

اللہ اکبر! ہندوستان میں آسانی کے ساتھ اسلام نہیں پھیلا ہے، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقاء نے فاقہ پر فاقہ کیا ہے اور بھوک و پیاس کو برداشت کیا ہے تب ہندوستان میں اسلام پھیلا ہے۔ سفر کرتے کرتے جوتے ٹوٹے ہیں اور سفر کی کلفتوں اور صعوبتوں سے اپنے پیروں کو زخمی کیا ہے تب ہندوستان میں اسلام پھولا اور پھلا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا
منزلِ عشق میں تسلیم و رضا مشکل ہے
جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

رسولِ خدا کی مرضی سے ہمارے خواجہ ہندوستان آئے: عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دہلی سے اجمیر کے لئے روانہ ہوئے اور راجستھان کی پہاڑیوں اور جنگلوں کے درمیان سفر جاری تھا کہ اسی اثناء میں جنگلوں کے بیچ پرتھوی راج کی فوج سے شکست و ہار سے دوچار، سلطان شہاب الدین غوری کے لشکر کا ایک سپاہی حیران و پریشان تنِ تنہا راجستھان کے جنگلوں میں بھٹک رہا تھا، سنسان جنگل و بیابان میں اس فوجی، سپاہی مسلمان نے جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھا کہ اجمیر جارہے ہیں تو اس سپاہی مسلمان نے بڑی منت وسماجت کے ساتھ عرض کیا کہ آپ حضرات مسلمان ہیں اور میں بھی سلطان شہاب الدین غوری کے لشکر کا ایک مسلمان سپاہی ہوں اور اپنی فوج سے بچھڑ گیا ہوں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ ہرگز اجمیر نہ جائیں، اس لئے کہ اجمیر کا راجہ پرتھوی راج بہت ظالم و جابر ہے اور اس کے پاس بہت بڑی فوج ہے۔ جب شہاب الدین جیسا بادشاہ کامیاب نہ ہوسکا تو آپ کے پاس تو فوج اور ہتھیار بھی نہیں ہیں تو آپ کامیاب و کامراں کیسے ہوں گے، آپ کو نقصان اٹھانا پڑیگا اور قتل کردیئے جاؤگے۔ اس لئے اجمیر جانے کا ارادہ ملتوی کردیجئے اور اجمیر نہ جایئے۔

ہمارے خواجہ نے ارشاد فرمایا: وہ شہاب الدین تھا اور میں معین الدین ہوں، شہاب الدین اپنی مرضی سے آیا تھا اور معین الدین مختارِ دوعالم رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مرضی سے آیا ہے۔ اور سلطان شہاب الدین فوج اور اسلحہ کے سہارے آیا تھا اور معین الدین اللہ ورسول کے سہارے آیا ہے اور اے مسلمان بھائی غور سے سنو اور یاد رکھو کہ جو شخص فوج اور اسلحہ پر بھروسہ کرتا ہے وہ ناکام اور بے مراد ہوتا ہے۔ اور جو مردِ مومن اللہ ورسول پر بھروسہ کرتا ہے وہ کامیاب و بامراد ہوتا نظر آتا ہے۔ یہ فرق ہے شہاب الدین اور معین الدین میں۔

خواجۂ خواجگاں معین الدین　　فخرِ کون و مکاں معین الدین
سرِّ حق رابیاں معین الدین　　بے نشاں رانشاں معین الدین

(حضرت نیاز بریلوی)

ہمارے خواجہ کا جہد پیہم: ہادیٔ ہندوستاں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر مسلسل کرتے ہوئے دشوار گزار راہوں سے گزرتے ہوئے چالیس درویشوں کے قافلہ کے ہمراہ پہلا قدم اجمیر کی دھرتی پر رکھا۔

ہمارے خواجہ دین کے معین تھے: ہادیٔ ہندوستاں حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ورودِ مسعود سے پہلے پورے ہندوستان میں ہر جانب کفر و کافری اور بت پرستی کا دور دورہ تھا، ہندوستان کے سرکش لوگ اکثر خدائی کا دعویٰ کرتے تھے اور خدائے بزرگ و برتر کے شریک بنتے تھے۔ پتھروں، درختوں، جانوروں، چوپایوں اور گائے کے گوبر تک کو پوجتے تھے۔ سب دین اور اسلام سے غافل اور خدا اور رسول سے بے خبر تھے، کسی نے کبھی کعبہ کا رخ نہ دیکھا اور نہ کبھی اللہ اکبر کی صدا سنی تھی۔

ہادیٔ ہندوستاں، عطائے رسول خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کی برکت سے ہندوستان کی زمین سے کفر و شرک کا اندھیرا دور ہو گیا اور ہر سو اسلام کا اجالا پھیل گیا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقت میں دین کے معین تھے۔ (سیر الاولیاء: ص، ۵۷)

آپ کے نہ آنے تک ہند میں اندھیرا تھا
روشنی گھر گھر پھیلی آپ ہی کے آنے سے

اونٹ بیٹھے رہ گئے: ہادیٔ ہندوستاں ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نورانی اور روحانی قافلہ اجمیر پہنچا تو ہمارے پیارے خواجہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہر کے باہر ایک مقام پر سایہ دار درختوں کے نیچے قیام کرنا چاہا تو راجہ پرتھوی راج کے ملازموں نے بڑی بد اخلاقی اور نہایت بدتمیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس جگہ قیام کرنے سے منع کیا اور ساربانوں نے کہا کہ اس جگہ پر ہمارے راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں یہاں سے جاتا ہوں، تمہارے اونٹ بیٹھتے ہیں تو اب بیٹھے ہی رہ جائیں گے۔ یہ فرما کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور اناساگر کے قریب قیام فرمایا، وہ جگہ آج بھی خواجہ غریب نواز کے چلے کے نام سے مشہور ہے۔ جب شام ہوئی تو راجہ کے اونٹ اپنی چراگاہوں سے آئے اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ تو اونٹ ایسے بیٹھ گئے کہ اٹھانے سے بھی نہ اٹھ سکے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سینے زمیں سے چپک گئے ہوں صبح کے وقت جب راجہ کے ملازموں، ساربانوں نے اونٹوں کو اٹھانا چاہا تو ہزار کوشش کے بعد بھی اونٹ نہ اٹھ سکے۔ ملازموں، ساربانوں نے سارے واقعہ کی اطلاع راجہ کو دی۔ تو راجہ پرتھوی راج نے کہا کہ تم لوگ اس درویش کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اپنی غلطی اور بے ادبی کی معافی طلب کرو۔ چنانچہ ملازموں نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت طلب کی اور اپنی بے ادبی کی معافی چاہی۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے تمہارے اونٹوں کے اٹھنے کا حکم ہو چکا ہے۔ جب یہ ساربان اونٹوں کے پاس آئے تو ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی طاقت و کرامت دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے کہ حقیقت میں سارے اونٹ کھڑے ہو گئے ہیں۔

(سیر الاقطاب: ص،۱۲۴، خزینۃ الاصفیاء، ج۱،ص ۲۶۸، مسالک السالکین، ص ۲۷۴، مونس الارواح: ص، ۳۱)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اولیاء کرام کو اس قدر اختیارات و تصرفات عطا فرماتا

ہے کہ ولی کے تابع فرمان زمین بھی رہتی ہے۔جیسا کہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرما دیا تو زمین) نے فوراً حکم پر عمل کیا اور اونٹوں کو پکڑلیا۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

فرماتے ہیں کہ اولیائے کرام کو اللہ تعالیٰ ایسی طاقت وقدرت عطا فرماتا ہے کہ کمان میں سے تیر چھوڑ دیا جائے اور وہ تیر کمان سے نکل کر ہوا میں جارہا ہو۔اور اللہ کا ولی یہ کہہ دے کہ اے تیر کمان میں واپس آجا تو وہ تیر کمان میں واپس آجاتا ہے۔

اور فرماتے ہیں۔

گفتہ او گفتۂ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

یعنی اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو کہتے ہیں وہ اللہ کا کہا ہوتا ہے۔اگرچہ تمہاری آنکھوں کے سامنے وہ ایک بندے کی زبان سے نکل رہا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ قول اللہ تعالیٰ کا قول ہوتا ہے (مثنوی شریف)

رام دیو مہنت کا قبولِ اسلام: اناساگر کے آس پاس سیکڑوں مندروں میں ایک سب سے بڑا مندر تھا اور وہ بڑا مندر راجہ پرتھوی راج اور اس کے خاندان کے لئے مخصوص تھا اور اس مندر کا مہنت رام دیو تھا۔رام دیو ایک بلند قامت اور طاقتور انسان تھا، بہت بڑا جادوگر اور سفلی عمل کا جانکار بھی تھا۔

رام دیو کے قبولِ اسلام کا واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ۔

جب ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی طاقت و

قوت سے اجمیر کی زمین پر اسلام کا شجر پھولنے اور پھلنے لگا اور اجمیر کی دھرتی سے ایمان و یقین کا چشمہ ابلنے لگا اور اللہ و رسول کی معرفت کے انوار و تجلیات سے خلق خدا منور و مجلیٰ ہونے لگی تو اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت و طاقت اور مسلمانوں کی روز افزوں تعداد کو دیکھ کر راجہ پرتھوی راج گھبرا گیا اور اسی حیرانی اور پریشانی کے عالم میں رام دیو مہنت کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ اپنے جادو اور سفلی عمل سے اس مسلمان فقیر کو ہلاک و برباد کر دو یا اس مسلمان فقیر کو ہمارے ملک سے باہر نکال دو ورنہ پورا اجمیر مسلمان ہو جائیگا اور ہماری حکومت خطرے میں پڑ جائیگی۔ راجہ پرتھوی راج کی گفتگو کو سننے کے بعد رام دیو مہنت تھوڑی دیر خاموش بیٹھا رہا اور بولا کہ اے راجہ صاحب یہ مسلمان درویش بہت ہی قوت و طاقت اور کمال کا مالک ہے۔ اس فقیر سے اس طرح مقابلہ آسان نہیں ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ اس فقیر پر جادو اور سفلی عمل سے کامیابی ملے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔

رام دیو مہنت اپنے چیلوں اور شاگردوں کے ساتھ عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچ گیا اور جادو و سفلی عمل کا منتر و تنتر پڑھنے لگا ایک مرید نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ ولایت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کفار و مشرکین اور پنڈت رام دیو جادوگر کی حمایت میں پھر واپس آ گئے ہیں اور جادو چلا رہے ہیں، تاکہ ہم مسلمانوں کو مغلوب و پریشان کر دیں۔

عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نہ گھبراؤ، ان سب کا جادو باطل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں پر ان کے جادو کا کوئی اثر نہیں ہوگا بلکہ رام دیو جادوگر ان لوگوں پر حملہ کرتا نظر آئیگا۔

یہ ارشاد فرما کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ تمام کفار و مشرکین رام دیو مہنت کے ہمراہ قریب آ گئے۔

مگر جب ان کفار و مشرکین کی نگاہیں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روحانیت ولایت والے چہرہ پر پڑیں تو ان کے جسموں پر لرزہ طاری ہو گیا، ان کے قدموں میں چلنے کی طاقت ختم ہو چکی تھی اور زبانیں گونگی ہو چکی تھیں اور رام دیو مہنت بید کی طرح کانپ رہا تھا اور اس کے دل کی دنیا بدل چکی تھی۔ کفار و مشرکین رام دیو مہنت کو اس لئے لائے تھے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پریشان و حیران کرے گا مگر رام دیو مہنت ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت میں آ گیا اور لکڑی اور پتھر سے دشمنوں کو مار کر بھگا دیا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رام دیو مہنت کی یہ مجاہدانہ شان اور محبت دیکھی تو ایک پیالہ پانی اپنے روحانی ہاتھوں سے عطا فرمایا اور بڑے شفقت و محبت سے فرمایا کہ اس پانی کو تم پی لو۔ رام دیو مہنت نے اس پانی کو بڑی عقیدت کے ساتھ پی لیا۔ پانی کا پینا تھا کہ رام دیو مہنت کا دل کفر و شرک کے اندھیروں سے صاف پاک ہو گیا اور اس کے قلب و جگر میں اسلام کی روشنی اور ایمان و یقین کا اجالا پھیل گیا اور وہ بے خود ہو کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نورانی قدموں پر گر پڑا اور مسلمان ہو گیا۔

وہ دیو مسلمان ہو کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کرتا ہے کہ حضور! آپ کے چہرۂ پُر نور کے دیدار سے میں بہت شاد (یعنی خوش) ہوں۔ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مناسبت سے اس کا نام شادی دیو رکھا۔ ملخصاً (سیر الاقطاب)

ایک ضروری وضاحت: دیو سنسکرت زبان میں دیوتا کے لئے بھی بولا جاتا ہے

اور اہل ہند دیوتا کا لفظ مہان اور صاحب کمال انسان کے لئے بھی بولتے ہیں۔

پرتھوی راج کی ماں کی پیشین گوئی: ہادئ ہندوستان ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہندوستان آمد سے بارہ سال پہلے راجہ پرتھوی راج کی ماں نے علمِ نجوم کے ذریعہ معلوم کرلیا تھا کہ اجمیر میں ایک مسلمان فقیر آئیگا جو صاحب کمال ہوگا۔ چنانچہ ماں نے اپنے بیٹے راجہ پرتھوی راج کو پیشین گوئی کرتے ہوئے نصیحت کی کہ جب وہ مسلمان فقیر تمہارے ملک اجمیر میں آئے تو اس فقیر کے ساتھ نرمی وادب اور تواضع سے پیش آنا، اگر تم نے اس مسلمان درویش کے ساتھ بے ادبی اور بدسلوکی کا مظاہرہ کیا تو تمہارا ملک تباہ ہوجائیگا اور تم ہلاک و برباد ہوجاؤ گے۔ یہ سنکر پرتھوی راج مغموم اور متفکر ہوا۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص ۴۵،۴۶)

اے ایمان والو! جب ٹھوکر کھانا اور برباد ہونا قسمت میں لکھ دیا جاتا ہے تو کسی کی نصیحت اور اچھی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی اور اللہ والوں کی بے ادبی اور ان کی گستاخی اس قدر بڑا عذاب اور سخت مصیبت لاتی ہے کہ پھر آدمی بچ نہیں پاتا اور ہلاک و برباد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکوں کے ادب کے ساتھ اپنے امن و پناہ میں رکھے۔آمین ثم آمین۔

اناساگر ہمارے خواجہ کے پیالے میں: شادی دیو کے مسلمان ہو جانے کے بعد کفار ومشرکین اور راجہ پرتھوی راج کا غم وغصہ اور زیادہ ہوگیا، کفار ومشرکین نے پرتھوی راج کو مشورہ دیا کہ اناساگر پانی پر پہرہ بٹھا دیا جائے، پانی نہ ملنے کی صورت میں یہ مسلمان فقیر اور اس کے تمام رفقاء پریشان ہوکر اجمیر چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

یزیدی دماغ: حضرات کربلا میں بھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جد کریم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں پر یزیدیوں نے پانی بند

کرنے کے لئے نہرِ فرات پر پہرہ لگایا تھا مگر کربلا اور اجمیر کے حالات جدا جدا ہیں۔ کربلا میں مقابلہ کھلے کافروں اور مشرکوں سے نہیں تھا اور اجمیر میں ہمارے پیارے خواجہ کا مقابلہ بت پرستوں کافروں اور مشرکوں سے تھا، کربلا میں صبر کا امتحان ہو رہا تھا، امت کو صبر کا سبق سکھایا جا رہا تھا اور اجمیر میں صبر کا امتحان نہیں تھا بلکہ بت پرستوں اور مشرکوں کو روحانی اور ایمانی طاقت وقوت دکھا کر اسلام کی حقانیت وسچائی کو اجاگر کرنا تھا

اناساگر جس کا پانی چرند وپرند تک پیتے تھے مگر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں پر پانی بند کر دیا گیا تھا، تالاب کے کنارے سپاہیوں کا سخت پہرہ بٹھا دیا گیا تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید جب اناساگر پر پانی لینے کے لئے گئے تو دیکھا کہ تالاب کے اردگرد فوج کا پہرہ لگا ہے اور پانی لینے سے منع کر دیا گیا۔ مرید نے آکر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سارا قصہ سنایا، یہ سب غیر اخلاقی طرز عمل کو سن کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں ولایت و روحانیت کی روشنی چمکی اور آپ کی پیشانی کی لکیروں سے جلال وہیبت کے آثار نمودار ہوئے اور پر جلال انداز میں آپ نے فرمایا۔

شادی دیو! یہ میرا پیالہ لو اور اناساگر پر جاؤ اور اناساگر سے کہو! تجھے معین الدین نے بلایا ہے۔

شادی دیو عطائے رسول مالک ہندوستاں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے مطابق پیالہ لے کر اناساگر پر پہنچے اور پیالہ کو اناساگر کے پانی میں ڈال کر کہا۔

اے پانی! چل تجھے میرے خواجہ نے بلایا ہے۔

مالک ہندوستاں عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم سنتے ہی اناساگر کا سارا پانی پیالے میں آگیا یہاں تک کہ اجمیر کے دوسرے

تالاب اور کنوئیں کا پانی بھی پیالے میں سما گئے اور سارے تالاب اور کنوئیں خشک ہو گئے اور مزید حیرت کی بات تو یہ ہے کہ عورتوں اور جانوروں کا دودھ بھی سوکھ گیا۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص، ۴۵)

حضرات! ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حیران و پریشان کرنے والے خود حیرانی اور پریشانی میں مبتلا نظر آنے لگے۔ پانی بند کرنے والوں پر پانی بند ہوتا ہوا نظر آیا۔

فاصلہ کتنا بڑا ہے انا ساگر کا مگر
حکم پاتے ہی ترے کوزے میں آیا خواجہ

(مولانا محمد رفیع الدین اشرفی)

اجمیر کے لوگ گھبرا گئے اور راجہ پرتھوی راج کے پاس پہنچے اور پرتھوی راج سے بتایا کہ راجہ غضب ہو گیا۔ یہ مسلمان فقیر بڑا ہی کمال و بزرگی والا ہے ہم نے تو اس فقیر پر پانی بند کیا تھا مگر اس درویش نے اپنے ایک مرید کے ذریعہ تمام انا ساگر اور پورے اجمیر کا پانی اپنے ایک پیالے میں بلا یا ہے، اب پورے انا ساگر کا پانی اس مسلمان فقیر کے قبضہ میں موجود ہے اور ہم لوگ اس فقیر کو پریشان کرنے والے خود در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ اور اگر پانی نہ ملا تو موت و ہلاکت کے سوا کوئی صورت نہیں نظر آتی۔

تو راجہ پرتھوی راج نے لوگوں کی مصیبت و زحمت کو دیکھ کر محسوس کیا کہ اگر پانی نہ ملا تو ہماری قوم پانی کے بغیر ہلاک و برباد ہو جائیگی۔ بڑا مجبور اور لاچار ہو کر کفار و مشرکین کا راجہ پرتھوری راج اولیاء و اصفیاء کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنی غلطی اور بے ادبی کا معذرت خواہ ہوا اور معافی طلب کی۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شہزادے رحمت الہند،

ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راجہ پرتھوی راج سے ارشاد فرمایا کہ آج کے بعد کسی شخص پر بھی پانی بند نہ کرنا اور اپنے نئے مرید شادی دیو کو حکم دیا کہ پانی کا پیالہ لے جا کر انا ساگر میں ڈال دو۔ شادی دیو نے پانی سے لبریز پیالہ کو انا ساگر میں انڈیل دیا۔ پیالہ اس وقت تک خالی نہیں ہوا جب تک انا ساگر پانی سے لبریز نہیں ہو گیا۔

سوال کربلا پر ہے اور جواب اجمیر سے مل رہا ہے: لشکر رضا کے ایک سچے سپاہی حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں۔ جس کو آپ حضرات بغور سماعت فرمائیں۔

حضرات! ہمارا یہ کہنا ہے کہ سید الشہداء نواسۂ رسول جگر گوشۂ بتول سیدی سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کربلا میں مظلوم تھے مگر مجبور نہیں تھے۔ اگر پانی کے ارادے سے کربلا کی زمین پر اپنی ایڑیوں کی ٹھوکر مار دیتے تو ندیاں بہہ جاتیں، چشمے ابل پڑتے، میدان نینوا جل تھل ہو جاتا، ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا۔ وہ محض ولی نہیں ولی گر تھے۔ اگر وہ کسی مردِ مسلمان پر اپنی نگاہ کرم و نظر عنایت اٹھا دیتے تو ولی بنا دیتے اسی لئے تو حضرت نیاز بریلوی نے فرمایا ہے۔

اے دل بگیر دامن سلطان اولیاء
یعنی حسین ابن علی جان اولیاء

اللہ اکبر! کیا کہنا میرے آقا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوِ مرتبت کا، جس نے محبوب خدا پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی گود میں معرفت حق حاصل کی ہو اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھوں سے کائنات کی بلندی کو دیکھا ہو اور چھوا ہو اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چادر میں سمٹی ہوئی پوری

کائنات کا مطالعہ کیا ہو۔

کوئی بد باطن اور آنکھ کا اندھا ہی کہہ سکے گا کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی نہیں ہیں یا پھر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کربلا میں مجبور تھے۔

حضرات! سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف ولی نہیں، ولی گر تھے۔ اسی لئے میں نے عرض کیا تھا کہ کربلا میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مظلوم تھے، مجبور نہیں تھے۔ اگر وہ چاہتے تو ایڑیوں کی ٹھوکر سے میدان کربلا کو جل تھل کر دیتے۔

حضرات کہیں میرا عنوان بھول نہ جایئے گا کہ۔

سوال کربلا پر ہے اور جواب اجمیر سے مل رہا ہے۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرامت والے ہیں مگر کرامت دکھا نہیں رہے ہیں کہ انہیں قوم کو (نانا کی امت کو) دستور حیات اور اصولِ زندگی دینا ہے۔ یعنی اے لوگو! اگر تم جینے کا ڈھنگ سیکھنا چاہتے ہو تو حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنگن میں دیکھنا اور اگر مرنے کا سلیقہ سیکھنا ہے تو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کربلا میں دیکھنا۔ میں تمہیں موت و زندگی دونوں کا سبق پڑھانے آیا ہوں۔

لیکن ہمارا مخالف بہت ہی ضدی اور ہٹ دھرم ہے۔ ہماری اس بات پر مطمئن نہیں ہوتا، گلے کی رگیں پُھلا کر کہتا ہے، ہم یہ نہیں جانتے، ہم تو یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اگر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرامت والے تھے تو علی اصغر اور خیمہ کے دوسرے اعزاء اور اقربا کے لئے پانی کیوں نہ منگایا۔

حضرات! اب مجھے کہہ لینے دیجئے کہ میں نے یہی تو کہا تھا کہ سوال کربلا پر ہے اور جواب اجمیر سے دیا جا رہا ہے۔

اے نادانو! میرے غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اناساگر کا پانی منگا کر کیا بتایا،

یہی تو بتایا کہ اولاد حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوں ، وہ میرے باپ دادا ہی تو ہیں اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ لہٰذا تم کربلا ہی کو مت دیکھو! اجمیر بھی دیکھو! کہ جب ان کا بیٹا پوتا ایسی کرامت والا ہو سکتا ہے تو ان کے اجداد و امجاد کی کرامتوں کا کیا عالم ہوگا۔ لیکن ہمارا حریف نہ ماننے کی قسم کھائے بیٹھا ہے، وہ کہتا ہے: ہمیں منطق وفلسفہ کی بھول بھلیاں نہیں چاہئے، ہم تو آنکھ کا مشاہدہ چاہتے ہیں، لہٰذا بات وہ کہو جو کلیجے میں اتر جائے۔

لہٰذا اے دوستو! ہمارے حریف کو آواز دو میں اب وہ بات کہنے جارہا ہوں کہ ذہنوں کے زنگ آلود تالے ٹوٹ جائیں گے۔

حضرات! اب میں آپ کے انصاف کا طلبگار ہوں۔ ہمارے حریف سے کہہ دیجئے کہ وہ منگا نا ہی نہ دیکھے بلکہ یہ بھی دیکھے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کون ہے اور ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کون؟ تو اب مجھے عرض کر لینے دیجئے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ (داڑھی پر ہاتھ پھیر کے) یعنی داڑھی والے اور ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے وہ ہیں (سر پر ہاتھ پھیر کے) یعنی اریل والے۔ لہٰذا معلوم ہونا چاہئے کہ کرامت اریل والوں کو دکھائی جاتی ہے، داڑھی والوں کو نہیں۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تو یہی جلال طاری تھا کہ نانا کا کلمہ بھی پڑھتا ہے اور کرامت بھی دیکھنا چاہتا ہے۔ اسی لئے میں نے عرض کیا تھا کہ سوال کربلا پر تھا اور جواب اجمیر سے مل رہا ہے۔

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیالے میں پورے اناساگر کا پانی سمٹ آیا تھا اور تالاب بالکل خالی ہوگیا تھا اور پھر وہی پیالہ پانی سے بھرا ہوا تالاب میں انڈیل دیا گیا تو تالاب پانی سے لبریز ہوگیا۔

گویا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیالہ وہ ہے جو پورے تالاب کا پانی اپنے دامن میں سمو لیتا ہے اور وہی پیالہ جب پھیلتا ہے تو تالاب کو پانی سے لبالب بھر دیتا ہے۔ یہ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیالہ ہے۔

اور بروز قیامت ہمارے مشفق ومہربان نبی محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دامن کرم اور چادر شفاعت جب پھیلے گی تو تمام گنہگاروں کو دامن کرم اور چادر نور میں سمیٹ لے گی۔

تو مجھے کہنا یہ ہے کہ جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیالے کی وسعت و پھیلاؤ کا یہ عالم ہے تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چادر شفاعت کی وسعت و پھیلاؤ کا عالم کیا ہوگا۔

میرے آقائے نعمت پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

حضرات! اگر آج کا مرید ہوتا تو انا ساگر سے پانی لینے جاتا نہیں، پیر سے مناظرہ اور بحث کرتا اور کہتا کہ حضور! کہاں یہ چھوٹا سا پیالہ اور کہاں انا ساگر۔ جو کہنے میں ساگر اور دیکھنے میں جھیل معلوم ہوتا ہے۔ بھلا اس کا پانی اس میں کیسے آسکتا ہے لیکن وہ پندرہویں صدی کا مرید نہیں تھا بلکہ نگاہ خواجہ کا پروردہ تھا، اس نے درس گاہ خواجہ میں تربیت پائی تھی، جن کی ایک نگاہ کرم راہزن کو راہ بر کردے، حکم پاتے ہی مرید نے پیالہ اٹھایا اور حکم بجالایا چونکہ وہ مرید جانتا تھا کہ بھیجنے والا پیالہ بھی دیکھ رہا ہے اور تالاب بھی۔

ہمارے خواجہ کے ساتھ بدسلوکی: ہادیٔ ہندوستان ہمارے پیارے خواجہ

حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس کرامت اور روحانی طاقت وقوت کا شہرہ پورے اجمیر اور آس پاس کے علاقوں تک پھیل گیا، کفار ومشرکین اور خود راجہ پرتھوی راج کو بے چینی ہوگئی اور اضطراب پیدا ہوگیا اور ان کے خود ساختہ دھرم کی بنیادیں ہلنے لگیں، کچھ لوگوں نے راجہ پرتھوی راج کے پاس جاکر کہا کہ اے راجہ یہ درویش جوانا ساگر کے پاس ہمارے مندروں کے بیچ قیام پذیر ہوگیا ہے، اس جگہ پر اس مسلمان فقیر کا ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔ اس مسلمان فقیر کو اس جگہ سے ہٹا دینا بہتر ہے بلکہ ہوسکے تو اس مسلمان فقیر کو اپنے ملک ہی سے نکال دینا زیادہ بہتر ہوگا۔ راجہ پرتھوی راج نے چند مسلّح سپاہیوں کو ان لوگوں کے ہمراہ کیا اور ان مسلّح سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس مسلمان فقیر کو اناساگر تالاب کے پاس سے ہٹا کر ہماری پوری حکومت کے حدود سے باہر نکال دیں۔ جب راجہ کے مسلّح سپاہی اور پنڈتوں کی ایک بڑی جماعت ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچی اور وہ لوگ آپ کو سخت وسُست کہنے لگے اور آپ کو اذیت دینے کا ارادہ کیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نیتوں کو بھانپ لیا اور ان کے تیور کو دیکھ کر زمین سے ایک مٹھی خاک اٹھا کر اور اس پر آیت الکرسی پڑھ کر اس خاک کو ان شریروں کی طرف پھینک دیا۔ جس سے مسلّح سپاہی اور تمام پنڈت پریشانی میں مبتلا ہو گئے اور سب کے سب اٹھ کر راہ فرار اختیار کرتے نظر آئے اس طرح سے دشمن اپنے باطل ارادے میں ناکام ہو گئے۔

(تذکرۃ الاولیاء: ص،۸، بحوالہ سلطان الہند غریب نواز: ص، ۱۰۱)

اے ایمان والو! ہندوستان میں اسلام بڑی مشکلوں اور تکلیفوں کے ساتھ پھیلا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھوکے پیاسے رہ کر کافروں، مشرکوں، اور پنڈتوں، جادوگروں اور حکومت وقت کے مسلّح فوجیوں کے

ساتھ مقابلہ فرمایا ہے اور خداداد روحانی قوت و طاقت اور کرامت سے آپ نے ہر مقابل کو شرمندہ اور ناکام و نامراد کیا ہے اور کفر و شرک اور جادوگری و ظاہری اسلحوں کی ہر قوت و طاقت کو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت و ولایت کی قوت و کرامت کے سامنے ذلیل و رسوا ہونا پڑا ہے، اس طرح سے بے حساب کوششوں اور جہد پیہم کرنے کے بعد ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کا پھریرا لہرایا ہے اور پورے ہند میں ایمان و یقین کا اجالا پھیلایا ہے۔

حضرات! بڑا تعجب ہوتا ہے اُس وقت جب کوئی منافق مسلمان کہلانے والا شخص کہتا ہے کہ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر حاضری دینا اور خواجہ صاحب کے مزار شریف پر جاکر دعا مانگنا اور یہ خیال کرنا کہ خواجہ صاحب سنتے ہیں اور ہماری مدد کریں گے یہ سب شرک و بدعت ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور وہ منافق مسلمان بدعقیدہ شخص کہتا ہے کہ ہم تو توحید والے مسلمان ہیں اور ہم اللہ ہی سے مانگیں گے، خواجہ صاحب سے نہیں مانگیں گے۔

حضرات! اسی طرح کی باتیں یہودی اور منافق بھی محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کیا کرتے تھے کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کی توحید کے ماننے والے ہیں ہم آپ کو رسول مانیں یہ ہمارے مسلمان ہونے کے لئے ضروری نہیں ہے۔ انہیں یہودیوں اور منافقوں کی راہ پر چلنے والے آج کے وہابی دیوبندی اور تبلیغی بھی نظر آتے ہیں کہ ہم توحید کے ماننے والے مسلمان ہیں انبیاء اور اولیاء کو ماننا اور ان کے مزاروں پر حاضری دینا، ان کو سفارشی بنانا، ہم توحید والے مسلمانوں کے نزدیک کفر و شرک ہے۔ (معاذ اللہ)

وہابی دیوبندی جماعت کے امام و پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کسی کو یعنی انبیاء اور اولیاء کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں

دی اور کوئی بھی نبی اور ولی کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور ان کو یعنی نبی اور ولی کو سفارشی سمجھنا، چاہے وہ شخص اس کو یعنی نبی اور ولی کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے تو بھی اس شخص کا اور ابو جہل کا شرک برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان: ص،۲۹)

اب اس کفر وشرک میں ڈوبی ہوئی عبارت کو پڑھنے کے بعد بھی آپ ان گمراہ لوگوں سے نہیں بچتے اور ان سے دور نہیں رہتے تو فیصلہ خود ہی کر لیجئے کہ آپ کا ٹھکانہ بھی ان ہی منافقوں کے ساتھ ہوگا۔ **من تشبه بقوم فهو منهم** (حدیث شریف)

یعنی جو شخص جس کے ساتھ محبت کریگا اس کا حشر بھی اسی کے ساتھ ہوگا۔

حضرات! بخاری و مسلم اور بہت سی صحیح حدیثوں سے ظاہر اور ثابت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وکیل و سفارشی بناتے تھے اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال شریف کے بعد مزار انور پر حاضری دیتے اور اپنے چہرے کو قبر انور کی جانب کر کے دعا مانگتے تھے اور اس طرح اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مدد و استعانت کے لئے درخواست کرتے جیسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ظاہری زندگی میں مانگا کرتے تھے اور سوال کیا کرتے تھے۔ ایک صحابی نے مزار انور پر حاضر ہو کر اپنے مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اس انداز سے عرض کیا جیسے وہ صحابی اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ وسلم کو دیکھ رہے ہوں۔ وہ صحابی مزار انور پر اس طرح عرض کرتے ہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میں بھوکا ہوں آپ مجھے کھانا کھلائیے۔ کہتے کہتے وہ صحابی سو گئے خواب میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہاتھوں سے روٹی کھائی اور جب خواب سے بیدار ہوئے تو ایک ٹکڑا روٹی کا ان کے ہاتھ میں موجود تھا، اس وقت سیکڑوں اولیائے کرام دربار کرم میں حاضر تھے، سب نے یہ نورانی منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑ گیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابۂ کرام کی موجودگی میں وسیلہ بنایا تو برسات ہوگئی۔

اولیاء کے سردار حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کے محبوب ولی حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر اکثر و بیشتر حاضری دیا کرتے تھے۔

اور ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے شمار اولیاء کرام کے مزاروں پر حاضری دی۔

المختصر! اللہ والوں کے مزار انور پر حاضری دینا اور اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وکیل وسفارشی بنانا کتاب وسنت سے ثابت اور ظاہر ہے مگر ایمان ویقین والے خوش عقیدہ سنی مسلمان ہی چودہ سو برس سے مانتے ہیں اور قیامت تک مانتے رہیں گے۔

حضرات! اس گمراہ اور جہنمی جماعت کو اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ولی سے کس قدر عداوت اور بغض ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر عظیم الشان منصب ومرتبہ عطا فرمایا ہے جس کا روشن ثبوت قرآن وسنت ہے۔ آیئے بدعقیدوں منافقو کی ایک اور کھلی ہوئی دشمنی اور نفرت سے بھری ہوئی عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ۔

حوالہ: اللہ کا مخلوق اور اللہ کا بندہ ہونے میں اولیاء وانبیاء میں اور جن وشیطان میں اور بھوت وپری میں کچھ فرق نہیں۔ (تقویۃ الایمان: ص، ۳۰)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

یعنی ہم نے رسولوں میں بعض پر بعض کو فضیلت دی ہے۔ (پارہ ۳، رکوع ۱)

حضرات! اللہ تعالیٰ صاف طور پر قرآن کریم میں اعلان فرما رہا ہے کہ تمام مخلوق اور تمام انسان تو کیا، اور میرے محبوب بندے مومن اور اولیاء تو کیا، ہمارے تمام رسول سب مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں اور سب رسول بھی مقام و مرتبہ میں ایک دوسرے کے برابر نہیں ہیں بلکہ ہم نے رسولوں میں بھی بعض رسولوں کو بعض پر فوقیت اور فضیلت سے نوازا ہے۔ یعنی ایک رسول دوسرے رسول کے برابر نہیں۔

حضرات! اللہ تعالیٰ کے فرمان کی روشنی میں آپ فیصلہ کریں اور ایمان سے بتائیں کہ جب نبی، نبی کے برابر نہیں اور رسول، رسول کے برابر نہیں ہو سکتے تو جن اور شیطان اور بھوت و پری جیسے مخلوق کو انبیاء اور اولیاء کے برابر سمجھنا اور یہ کہنا کہ ان میں کچھ فرق نہیں ہے۔ کیا ایسی بولی کسی مومن اور مسلمان کی ہو سکتی ہے؟ کیا ایسی تحریر کوئی مومن اور مسلمان لکھ سکتا ہے؟ نہیں! اور ہرگز نہیں۔ ایسی گندی بولی منافق کی ہے اور ناپاک تحریر بھی دشمن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ہے۔

پرخلوص گزارش! اس لئے ہم آپ سے پرخلوص گزارش کرتے ہیں کہ ان بے ایمان و بدعقیدہ لوگوں سے بچیں اور ان منافقوں کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھیں اور یہ منافق مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ ان منافقوں کے یہاں شادی بیاہ نہ کریں۔ نہ لڑکی دیں اور نہ لڑکی لیں۔ ان منافقوں کے ساتھ کھانے پینے سے بھی بچیں ورنہ ایمان کا طوطا اڑ جائے گا، نہ نماز کام آئیگی نہ روزہ، نہ حج نہ زکوٰۃ، نہ داڑھی اور نہ سجدہ کچھ بھی کام نہ آئیں گے، سب منہ پر مار دیئے جائیں گے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(ڈاکٹر اقبال)

ہمارے خواجہ کے مقابلہ کے لئے جوگی جے پال آیا اور مسلمان ہوگیا۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کو، ارادت ہو تو دیکھ ان کو

یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامتوں کا شہرہ ہوا، اجمیر اور قرب و جوار میں آپ کی روحانی قوت و طاقت کا چرچا ہونے لگا اور اسلام بڑی تیزی سے پھیلنے لگا تو اجمیر کے کفار و مشرکین اور خود راجہ پرتھوری راج یہ خیال کرنے لگا کہ یہ مسلمان فقیر جادوگر ہے اور اس کے پاس جادو کی طاقت ہے اس لئے اس مسلمان درویش کا مقابلہ جادو ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں جوگی اجے پال جادوگری میں بہت مشہور تھا اور جادو کے فن میں نہایت مہارت اور کمال رکھتا تھا۔ جوگی اجے پال کے ڈیڑھ ہزار شاگرد تھے اور ملک میں بے پناہ اثر رکھتا تھا اور بڑے بڑے راجہ بھی اس کی عزت و تکریم کرتے تھے۔

چنانچہ راجہ پرتھوی راج نے اپنے باطل خیالات کی بنیاد پر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ کے لئے جوگی اجے پال کو اجمیر بلایا، جوگی اجے پال اپنے ڈیڑھ ہزار جادوگر شاگردوں کے ساتھ انا ساگر کے قریب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بڑھا۔ اجے پال جادوگری کے نشے میں چور تھا اور غرور و گھمنڈ کا مکمل شیطان بنا ہوا تھا۔ اجے پال جوگی کا خیالِ فاسد تھا کہ ابھی تھوڑی ہی دیر میں اپنی جادوگری کی طاقت سے اس مسلمان فقیر کو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے اور انجام سے بے خبر تھا اور اس کو اللہ والوں کی روحانی طاقت کا بالکل اندازہ نہیں تھا۔

اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دیکھا کہ جوگی اجے پال اپنے

ڈیڑھ ہزار شاگردوں کے ساتھ ہمارے مقابلہ کے لئے آیا ہے تو اپنی عصائے مبارک سے لکیروں کا حصار کھینچ دیا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ کوئی دشمن اس لکیر کے اندر داخل نہیں ہوسکتا۔ جوگی اجے پال نے جادو کا کرشمہ دکھانا شروع کیا پہاڑی کے ہزاروں پتھر زہریلے سانپ بن کر اس لکیر کی طرف لہراتے ہوئے چلے۔ جیسے ہی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بنائی ہوئی لکیر کے پاس پہنچتے ہلاک و برباد ہوجاتے۔ جب یہ جادو ناکام ہوگیا تو اجے پال نے پھر جادو کا فن دکھایا جس سے آگ کے شعلوں کی بارش ہونے لگی مگر آگ کے شعلے لکیر کے باہر گرتے لکیر کے اندر نہیں، حصار کے اندر کا حصہ بالکل محفوظ و مامون رہتا۔

جب اجے پال کے جادو سے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کا بال بیکا نہ ہوا تو جوگی اجے پال کہنے لگا کہ میں اپنا آخری کمال دکھاتا ہوں اور آسمان کی جانب جاتا ہوں وہاں سے اتنی بڑی بڑی بلا بھیجوں گا کہ تم بچ نہیں سکتے۔ اجے پال نے ہرن کا مرگ چھالا ہوا میں پھینکا اور اچھل کر اس پر بیٹھ گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ فضا میں پرواز کرنے لگا اور نگاہوں سے غائب ہوگیا، دیکھنے والے لوگ حیران و پریشان تھے کہ اب کیا ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجے پال کے جادو کا یہ کرشمہ دیکھا اور لوگوں کی حیرت دیکھی تو اپنے پیر کی کھڑاؤں سے ارشاد فرمایا: اے اسلام کے راستے میں چلنے والی کھڑاؤں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس دشمن خدا جادوگر کو مارتے ہوئے زمین کی طرف لے آ! اشارہ پاتے ہی کھڑاؤں اڑی اور جوگی اجے پال کے سر پر پہنچ گئی اور کھڑاؤں نے اس کے سر پر مارنا شروع کیا اور تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے دیکھا کہ کھڑاؤں اجے پال کو مارتے اور پیٹتے ہوئے فضا (ہوا) سے زمین پر لے آئی اور جوگی اجے پال زمین پر ہمارے پیارے خواجہ کے

قدموں میں گرا اور پڑا نظر آ رہا تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑاؤں نے جوگی اجے پال کے سارے غرور و گھمنڈ کے باطل خیال توڑ کر رکھ دیا تھا اور ایک ولی کی روحانی طاقت اور اسلام کی سچائی کے سامنے جادوگری کا فریب اور دھوکا ختم ہو چکا تھا اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اولیاء اللہ جادوگر نہیں بلکہ روحانیت و کرامت کی عظیم قوت و طاقت کے مالک ہوتے ہیں۔

جوگی اجے پال ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں گر کر کہنے لگا اے اللہ کے ولی! آج مجھے پتہ چلا کہ جادوگری کا کرشمہ باطل اور جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ولی کی روحانیت و کرامت کی طاقت حق اور سچ ہے۔

اے خواجہ! جب تیرے قدموں میں رہنے والی لکڑی کی کھڑاؤں کی طاقت و قوت کا یہ عالم ہے تو تیری طاقت و قوت کا عالم کیا ہوگا۔ پھر جوگی اجے پال نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر توبہ کیا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا نام عبد اللہ بیابانی رکھا، عرض کی! حضور ہمارے لئے دعا فرما دیں کہ قیامت تک زندہ رہوں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! اس بندے کی دعا قبول فرما۔ جب قبولیت کا اثر ظاہر ہوا، آپ نے ارشاد فرمایا تو نے قیامت تک کی زندگی حاصل کر لی مگر لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے گا۔ مشہور ہے کہ عبد اللہ بیابانی اجمیر کے جنگلوں اور پہاڑیوں میں رہتے ہیں اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دینے والوں میں سے اگر کوئی راہ بھول جائے تو راستہ بتاتے ہیں اور بھوکا ہے تو کھانا کھلاتے ہیں۔ (ملخصاً خزینۃ الاصفیاء: ج،۱ص:۲۶۲، مونس الارواح: ص،۳۲، اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص،۴۶)

اے ایمان والو! آج کا دور بھی کفر و کافری کا ہے اب ہند میں پھر معین الدین

کی ضرورت ہے۔

حضرت سید محمد اشرف برکاتی فرماتے ہیں۔

والیِ ہند یہاں ہند میں مشکل ہے بہت
فضل ربی سے ہو تم میرا سہارا خواجہ

اور راز الہ آبادی فرماتے ہیں۔

جلائے جاتے ہیں پھر آشیاں غریبوں کے
پھر اٹھ رہا ہے چمن سے دھواں غریب نواز

لب جھالرہ پر قیام: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شادی دیو اور عبداللہ بیابانی کے مسلمان ہو جانے کے بعد اناساگر کی قیام گاہ کو چھوڑ کر اپنے رفقاء کے ساتھ شہر اجمیر میں لب جھالرہ اس مقام پر قیام فرمایا جہاں اس وقت آپ کا مزار انور واقدس ہے اور یہ جگہ شادی دیو کی ملکیت تھی۔

(سیر خواجہ غریب نواز، ص ۲۳۷)

پرتھوی راج کی بربادی: ہادیٔ ہندوستاں عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی قوت وطاقت کے ذریعہ شادی دیو اور عبداللہ بیابانی کے مسلمان ہو جانے اور ہر دن بے شمار کفار و مشرکین کا کفر وشرک کی ناپاکی سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہونے سے راجہ پرتھوی راج گھبرا چکا تھا اور اسی غیض وغضب میں پاگل ہو کر کہنے لگا کہ اس مسلمان فقیر کو ایک دن اجمیر سے باہر نکال دوں گا۔

حضرات! ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ پرتھوی راج اپنے گرو اجے پال اور اپنے استاذ رام دیو کی طرح وہ بھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں سچی توبہ کر کے

مسلمان ہو جاتا۔ اس صورت میں اس کا راج پاٹ بھی محفوظ وسلامت رہ جاتا اور اس کی آخرت بھی سنور جاتی۔

مگر جب بد نصیبی اور شقاوت تقدیر میں لکھ دی جاتی ہے تو عقل اندھی ہو جاتی ہے اور سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی سمجھ میں نہیں آتا اور ہدایت کی لازوال نعمت و دولت سے محروم رہتا ہے اور دین و دنیا دونوں تباہ و برباد ہوتے نظر آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نیکوں اور سچوں کی برائی اور دشمنی سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

تمنا درد دل کی ہے تو خدمت کر فقیروں کی
یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں ہے بادشاہوں کے خزینے میں

پرتھوی راج کو دعوت اسلام: ہادئ ہندوستاں، ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لب جھالرہ شہر میں تشریف لانے کے بعد پرتھوی راج کو خط کے ذریعہ دعوت اسلام پیش کی اور ارشاد فرمایا:

اے پرتھوی راج! تیرا عقیدہ جن لوگوں پر تھا وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمان ہو گئے، اگر تو بھلائی چاہتا ہے تو تو بھی مسلمان ہو جا ورنہ ذلیل وخوار ہوگا، مگر پتھر دل پرتھوی راج پر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حق و سچ دعوت و نصیحت کا کچھ اثر نہ ہوا اور وہ سنگ دل کافر، کافر ہی رہا۔ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مراقبہ کیا اور متفکر لہجہ میں فرمایا! اگر یہ بد بخت ایمان نہ لایا تو میں اس کو اسلامی لشکر کے ہاتھوں زندہ گرفتار کرادوں گا۔ **(سیر الاقطاب: ص، ۱۳۲)**

حضرات! جب انسان عذاب و مصیبت اور قہر و بلا میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی عقل ماری جاتی ہے اور سمجھ بیکار ہو جاتی ہے تو وہ ظلم وستم کا بازار گرم کرتا نظر آتا ہے۔

ہمارے خواجہ کا ارشاد، پتھورا را زندہ گرفتار کردیم: ایک مرتبہ کا واقعہ

ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مرید جو راجہ پرتھوی راج کے دربار میں ملازم تھا، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید پر مسلمان ہونے کی وجہ سے پرتھوی راج نے بہت ظلم وستم کیا اور ستایا۔ اس مرید نے مالک ہندوستاں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس ظلم وستم کی شکایت پیش کی۔ ہند کے حقیقی راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو پرتھوی راج کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ تم خلق خدا پر ظلم وزیادتی کرنے سے اپنے ہاتھوں کو روک لو۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پرتھوی راج کو بری لگی اور آپ کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ کہے اور یہ بھی کہا کہ یہ مسلمان فقیر ہمارے شہر میں آکر غیب کی باتیں کرتا ہے اور اپنے ایک سردار کے ذریعہ ہمارے پیارے خواجہ کے پاس یہ حکم بھیجا کہ تم اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ اجمیر سے فوراً نکل جاؤ! ورنہ ہم تم کو گرفتار کرلیں گے۔

جب پرتھوی راج کا یہ گستاخانہ حکم اور ظالمانہ رویہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو آپ کی نگاہوں کا تیور بدل گیا اور عالم جلال میں ارشاد فرمایا۔

مارائے پتھورا را زندہ گرفتار کردیم وبہ لشکر اسلام سپردیم

یعنی ہم نے رائے پتھورا کو زندہ گرفتار کر کے اسلامی فوج کے حوالہ کردیا۔

(سیر الاولیاء، ص ۵٦، فوائد السالکین، ص ۲۴، مونس الارواح، ص ۳۷)

جو جذب کے عالم میں نکلے لبِ مومن سے

وہ بات حقیقت میں تقدیر الٰہی ہے

حضرات! اللہ والوں کی ٹیڑھی نظر (یعنی قہر کی نظر) سے ہر حال میں بچنے کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ تقدیر کے خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

کسی نے کہا ہے۔

تم قہر سے دیکھو! تو شاداب چمن جل جائے
اور مسکرا دو! تو اندھیرے میں اجالا ہو جائے

ہمارے خواجہ کی بشارت: ہندوستان میں شکست پر شکست کھا کر سلطان شہاب الدین غوری غزنی پہنچ کر اپنی ہار و ناکامی کا داغ مٹانے کے لئے مضبوط ارادہ اور بلند حوصلہ کے ساتھ پھر جنگی تیاریوں میں مصروف ہوگیا اور ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے ایک بڑی فوج کو جمع کرنے میں لگ گیا اور سلطان شہاب الدین غوری نے ایک لاکھ بیس ہزار سپاہیوں کا عظیم لشکر جمع کرلیا مگر ہندی راجاؤں سے مقابلہ کے لئے فوج بہت کم تھی۔ ایک رات کی بات ہے کہ شہاب الدین غوری نے خواب میں ایک نورانی صورت بزرگ کو دیکھا اور وہ بزرگ فرما رہے ہیں: اے شہاب الدین! اللہ تعالیٰ تم کو ملک ہند کی بادشاہت عطا کرنے والا ہے، تم ہند کی طرف توجہ کرو۔

شہاب الدین غوری خواب میں اس بشارت کو سننے کے بعد بڑا خوش ہوا کہ کسی اللہ والے نے میری کامیابی کے لئے بشارت دے دی ہے اور اس کو یقین کامل ہوگیا کہ اب میں ہندوستان پر جنگ کر کے کامیاب و کامران ہو جاؤں گا۔

(سیر الاقطاب: ص، ۱۳۲، معین الارواح: ص، ۶۷)

مالک ہندوستان ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشارۂ ابرو اور آپ کی بشارت کے بعد سلطان شہاب الدین غوری اپنا لشکر لے کر ترائن پہنچا۔ ترائن میں راجپوتوں کی تین لاکھ فوج موجود تھی۔ جنگ ہوئی شہاب الدین غوری کامیاب ہوا۔ ترائن کی فتح سے شہاب الدین کا حوصلہ بہت زیادہ بلند ہوگیا تھا اور کفار و مشرکین کے حوصلے ٹوٹتے نظر آرہے تھے۔ اس طرح شہاب الدین کی فوج آگے بڑھتی گئی اور فتح و

نصرت ان کے قدموں کو بوسہ دیتی رہی اور راجہ پرتھوی راج بھاگتے ہوئے دریائے سرسوتی کے کنارے سلطان شہاب الدین غوری کے فوج کے ہاتھوں گرفتار ہوا اور پھر اسلامی فوج نے اس کو قتل کر دیا اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشین گوئی پوری ہوتی ہوئی نظر آئی۔

(تاریخ فرشتہ: ج ۱، ص: ۵۸، سوانح غوث وخواجہ: ص، ۵۹، اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص، ۵۰)

حضرات! ہمارا ایمان ویقین ہے کہ زمانہ بدل سکتا ہے، عالم کا نظام بدل سکتا ہے، سب کچھ بدل سکتا ہے مگر اللہ والوں کا فرمان نہیں بدل سکتا۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود

(مثنوی شریف)

ہمارے خواجہ کی بارگاہ میں شہاب الدین: شہاب الدین غوری نے مسلسل کامیابی حاصل کرتے ہوئے سرسوتی، پانسی، سمانا، کہرام کے قلعوں کو فتح کرتے ہوئے پورے ملکِ ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور مدینۃ الہند اجمیر شریف پہنچا۔ جس وقت سلطان شہاب الدین اجمیر شریف کے پہاڑی علاقہ میں داخل ہوا تو شام ہو چکی تھی۔ مغرب کا وقت تھا کہ ایک پہاڑ کی جانب سے اذان کی صدائے دل نواز سنی تو حیرت میں پڑ گیا اور معلوم کیا کہ اذان کی یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے؟

لوگوں نے بتایا کہ ایک فقیر کچھ دنوں سے یہاں تشریف لائے ہیں، یہ آواز وہیں سے آ رہی ہے۔ سلطان شہاب الدین غوری اس پہاڑ کی جانب چل پڑا جدھر سے آواز آ رہی تھی۔ پہاڑی پر پہنچ کر دیکھا کہ اللہ والوں کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صف بنائے ہوئے نماز ادا کر رہی ہے۔

شہاب الدین بھی جماعت میں شامل ہو گئے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے، جب نماز ختم ہوئی تو شہاب الدین غوری کی نگاہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی تو ہمارے پیارے خواجہ کو دیکھ کر حیرت میں ڈوب گیا اور بڑا خوش ہوا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جنہوں نے مجھے ہندوستان بلایا اور فتح و کامیابی کی بشارت دی تھی۔ شہاب الدین غوری اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکا اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں گر پڑا اور خوب روتا رہا اور شاہی تاج اور شاہی لباس اور اپنی تلوار کو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں ڈال کر عرض گزار ہوا کہ ملک ہندوستان میں صحیح معنوں میں ہند کے راجہ شہاب الدین غوری نہیں، ہند کے راجہ خواجہ معین الدین ہیں۔ پھر شہاب الدین غوری ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہو گئے۔ (ملخصا اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص، ۵۱، ۳۴۰)

ہمارے خواجہ سے ہند میں اسلام: (۱) ملا عبد القادر بدایونی لکھتے ہیں۔

ایں فتح بموجب راندنِ نفس مبارک رحمٰن آں قطب ربانی نمود

(منتخب التواریخ: ج، ۱: ص، ۵۰)

یعنی ہندوستان کی فتح و کامیابی اور ہندوستان میں اسلام کی طاقت و قوت قطب ربانی حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیری کی برکتوں سے ہوئی۔

(۲) سید العلماء حضرت مولانا مفتی الشاہ سید آل مصطفیٰ قادری برکاتی سید میاں مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہندوستان میں اسلام کا چراغ جلانے والے اور ایمان و یقین کی روشنی پھیلانے والے عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص، ۵۳)

اور حضرت سید العلماء علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

بربطِ عشق پہ مضرابِ عمل سے تم نے
نغمہ توحید کا، کیا خوب سنایا خواجہ
تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ
تو زمیں والوں پہ اللہ کا سایا خواجہ

ہمارے پیارے خواجہ نے دوشادی کی: حضرات ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری دور میں دو شادیاں کیں۔ آپ کا نکاح کس سال ہوا، اس وقت آپ کی عمر شریف کتنی تھی، اور آپ کا نکاح کس بیوی سے پہلے ہوا، اور دونوں بیویوں کی اولاد کون ہیں ان سب کے متعلق مؤرخین و مصنفین کے بیانات میں بہت اختلافات ہیں۔

پہلی شادی: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک رات ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا اے معین الدین تم ہمارے دین کے معین ہو، پھر بھی تم نے ہماری ایک سنت کو چھوڑ رکھا ہے۔

ایک حاکم جو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید تھا، ایک قلعہ فتح کیا، بہت سے لوگ قید ہوئے، انہیں قیدیوں میں ایک راجہ کی لڑکی بھی تھی۔ حاکم نے اس لڑکی کو ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس نے اسلام قبول کیا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام بیوی امۃ اللہ رکھا۔ بیوی امۃ اللہ کی رضا سے آپ نے ان سے نکاح کیا۔ بی بی امۃ اللہ نہایت پارسا اور نیک تھیں۔

دوسری شادی: سید وجیہ الدین مشہدی عمِ محترم سید حسین مشہدی جو شہید ہیں ان کا مزار شریف تارا گڑھ پہاڑی پر ہے۔ ان کی ایک لڑکی جوان ہو چکی تھی جس کی شادی کی فکر ہمیشہ لگی رہتی تھی، وہ کسی اچھے رشتہ کی تلاش میں تھے، ایک رات خواب میں

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے سید وجیہ الدین ہمارے نانا جان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا حکم ہے کہ تم اپنی نیک سیرت لڑکی کا نکاح خواجہ معین الدین کے ساتھ کردو۔

سید وجیہ الدین نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خواب بیان کیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رشتہ کو قبول فرمالیا اور سید وجیہ الدین کی نیک سیرت بیٹی بی بی عصمت اللہ سے دوسرا نکاح فرمایا۔ (تاریخ فرشتہ: ج:۲:ص،۶۱۱)

ہمارے خواجہ کی اولاد امجاد: حضرت عبد الرحمٰن چشتی اور غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں کہ۔

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد میں تین بیٹے سید فخر الدین ابوالخیر سید ضیاء الدین ابوسعید، سید حسام الدین ابوصالح اور ایک بیٹی سیدہ بی بی حافظہ جمال تھیں جن کا مزار ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کے پائنتی کی طرف متصل ہے۔

خواجہ سید حسام الدین ابوصالح بچپن ہی میں ابدالوں کی صحبت میں شامل ہوکر غائب ہوگئے۔ (مراۃ الاسرار: ص،۶۰۲، خزینۃ الاصفیاء: ج:۱:ص،۲۶۳)

خواجہ فخر الدین چشتی: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بیٹے صاحب روحانیت بزرگ تھے اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بھی تھے۔ آپ کے وصال شریف کے بعد بیس سال تک ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانشین رہے۔

اور حضرت خواجہ فخر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ رزق حلال کے لئے اجمیر سے قریب ماندن گاؤں میں کھیتی کیا کرتے تھے۔ پانچ شعبان ۶۶۱ھ مطابق ۱۲۶۳ء میں قصبہ

سروار میں وصال ہوا اور قصبہ سروار کے تالاب کے کنارے آپ کا مزار انور ہے۔

(مراۃ الاسرار: ص،۶۰۳، خزینۃ الاصفیاء ج:۱؛ص:۲۸۴)

خواجہ حسام الدین سوختہ: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے، حضرت فخر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حضرت خواجہ حسام الدین سوختہ بہت پایہ کے بزرگ ہوئے ہیں۔

حضرت خواجہ حسام الدین سوختہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لمبی عمر پائی وصال شریف ۷۴۱ھ میں ہوا مزار اقدس قصبہ سانبھر شریف میں ہے۔ (اخبار الاخیار: ص،۲۱۲)

حضرت بی بی حافظہ جمال: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیاری بیٹی حضرت سیدہ بی بی حافظہ جمال رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی صاحبِ کمال، عالی مقام اور عارفہ کاملہ تھیں، کیوں کہ آپ کی تربیت ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر خاص سے ہوئی تھی، آپ کا مزار ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور کے پائنتیں کی طرف متصل ہے۔ (مرأۃ الاسرار: ص،۶۰۳)

منجھلے بیٹے خواجہ ضیاء الدین ابو سعید: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منجھلے بیٹے حضرت خواجہ سید ضیاء الدین ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد گرامی کے ہمراہ رہے۔ پچاس یا ساٹھ سال کی عمر میں وصال اجمیر شریف میں ہوا، جھالرا کے قریب حوض کے پاس آپ کا مزار مبارک ہے (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸: ص،۱۰۲)

ہمارے خواجہ کے مشہور خلفاء: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلفاء کثیر تعداد میں ہوئے ہیں۔ چند مشہور خلفاء کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ مہرولی شریف دہلی)

(۲) خلیفۂ ارشد حضرت خواجہ سید فخر الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۵ شعبان ۶۶۱ھ سروار شریف)

(۳) حضرت خواجہ صوفی حمید الدین ناگوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۲۹ ربیع الاول ۶۱۳ھ ناگور شریف راجستھان)

(۴) حضرت خواجہ قاضی حمید الدین ناگوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۵ محرم شریف ۶۴۳ھ دہلی)

(۵) حضرت خواجہ وجیہ الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۱۱ رجب شریف ہرات)

(۶) حضرت خواجہ برہان الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۱۴ رجب شریف ۶۶۴ھ اجمیر معلیٰ)

(۷) حضرت عبد اللہ بیابانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵ رجب ۶۴۸ھ)

(۸) حضرت سیدہ بی بی حافظہ جمال رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اجمیر مقدس)

ہمارے خواجہ کی تصانیف: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حافظ قرآن اور زبردست عالم دین تھے۔ بعض روایات میں ان کے درس حدیث کا تذکرہ بھی ملتا ہے اور قلم کاروں نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف اور آپ کے شعری دیوان کا ذکر بھی کیا ہے۔

ایک اہم گزارش: مصنفین کے تذکروں میں بے شمار اختلافات پائے جاتے ہیں اور حقیقت کیا ہے بظاہر تردد باقی رہ جاتا ہے اس لئے کسی کی تحقیق کو غلط ثابت کرنا بہت ہی دشوار ہے اور اس مضمون نگار کا نام لے کر اس کے قلم کو مجروح نہیں بنایا جا سکتا۔

میدان تصنیف و تحقیق میں قلم کار اور مضمون نگار کا راوی کے نیک و صالح ہونے کی نسبت بھی ملحوظ ہوتی ہے۔ ہمارا قلم مجادلہ اور مقابلہ والا نہیں بلکہ اخلاص و محبت والا ہونا چاہیئے۔ مخلصوں اور نیکوں کے مضامین اور کتابیں ہر دور میں مقبول رہی ہیں اور صبح قیامت تک مقبول رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (انوار احمد قادری)

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت خواجہ معین الحق والدین حسن سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم کامل رکھتے تھے، آپ کی تصانیف خراسان کے اطراف و جوانب میں کثرت سے ملتی ہیں۔

(سبع سنابل شریف: ص، ۴۳۵)

ذیل میں چند تصنیفات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) انیس الارواح (۲) کشف الاسرار (۳) کنز الاسرار (۴) رسالہ آفاق و انفس (۵) حدیث المعارف (یہ رسالہ نادرالوجود ہے) (۶) دیوان معین

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸: ص، ۱۰۵)

حضرات! ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہر مضمون اور آپ کی ہر تصنیف ظاہری علوم کے ساتھ باطنی اور روحانی علوم کا خزانہ ہے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر میں سوز و گداز کے ساتھ ساتھ حق و سچ کا جلوہ اور خلوص وللّٰہیت کی روحانیت بھی موجود و عیاں نظر آتی ہے جس کی وجہ سے ہر قاری کا قلب و جگر خشیتِ الٰہی اور حب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور اولیاء کرام علیہم الرضوان کی عقیدت و محبت سے مالا مال ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

ہمارے خواجہ کے اخلاق کریمانہ: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق بہت ہی بلند تھے۔لوگوں سے ملاقات کے وقت ایسے اخلاقِ کریمانہ کا مظاہرہ فرماتے کہ لوگ آپ ہی کا ہو کر رہ جاتے۔کفار و مشرکین خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی بیماری کے علاج کے لئے دعا اور دم کرانے کے لئے حاضرِ بارگاہ ہوتے۔اخلاقِ کریمانہ کے ساتھ ان کے لئے دعا اور ان پر دم کرتے آپ کی دعا اور دم کرنے کی برکت سے ظاہری بیماری سے وہ لوگ شفا حاصل کر لیتے اور باطنی مرض کفر و شرک کا بھی علاج ہو جاتا۔اس طرح وہ لوگ ہمارے خواجہ کے نورانی ہاتھوں پر توبہ کرتے اور مسلمان ہو جاتے۔خوش طبعی اور خوش مزاجی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت تھی۔آپ کسی پر غصہ نہ کرتے مگر کبھی کبھی ناراض ہو جایا کرتے تھے۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب تک ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں رہا، کبھی آپ کو ناراض ہوتے نہیں دیکھا سوا ایک دن کے۔

ہمارے خواجہ کبھی کبھی ناراض ہوتے: حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خادم شیخ علی کے ہمراہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے، درمیان راہ میں ایک شخص نے آپ کے خادم کا دامن پکڑ کر سخت و سُست اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔اس شخص پر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جلال آ گیا اور اس سے فرمایا، کہ کیا بات ہے؟ جو تو نے دامن پکڑا اور برا بھلا کہا۔ملخصاً (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص، ۳۳۵)

حضرات! بری بات اور ظلم و بد خلقی پر ناراض ہونا ایمان کی پختگی اور مضبوطی کی علامت ہے۔ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلال میں آ کر اور ناراض ہو کر

ہی راجہ پرتھوری راج کو گرفتار کرایا۔ آپ نے ناراض ہوکر ہی اونٹوں کو بیٹھا دیا تو پھر نہ اٹھ سکے، جب تک معافی نہ مانگی گئی۔ ہمارے خواجہ نے ناراض ہوکر ہی اناساگر کا پانی پیالہ میں بند کردیا تھا۔ ان واقعات سے ظاہر اور ثابت ہوا کہ ظلم و جبر اور بری باتوں پر ناراض ہونا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت وسنت ہے اور یہی حکم قرآن و سنت کا بھی ہے۔

انتباہ! حضرات! آج کل کچھ لوگ اس طرح کی باتیں کرتے نظر آتے ہیں کہ اسلام میں غصہ حرام ہے اور ناراض ہونا منع ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے۔ صحابۂ کرام کبھی غصہ نہیں کرتے تھے۔ بزرگوں نے کبھی نفرت نہیں کیا۔ اس لئے ہمیں بھی غصہ کرنے، ناراض ہونے اور نفرت کرنے سے بچنا چاہئے۔ یہ کام حرام وگناہ ہیں۔ (الامان والحفیظ)

حضرات! اس طرح کی بولی بہت بڑی مکاری اور دھوکا ہے۔

حضرات! حقیقتِ حال یہ ہے کہ وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور اولیاء کرام، بزرگان دین کی بارگاہوں میں بے ادبی اور گستاخی اور ان کی شان اقدس میں بے ہودہ کلمات کہتے اور لکھتے ہیں۔ اکثر انہیں لوگوں کی یہ بولی ہے اور ان لوگوں کا مطلب ومقصد یہ ہے کہ ہماری بے ایمانی اور بدعقیدگی کو تم دیکھتے اور سنتے رہو مگر ہم کو برا نہ کہو اور ہم پر غصہ نہ کرو اور ہم سے نفرت و ناراضگی کا اظہار نہ کرو جب کہ منافق و بدعقیدہ وظالم وجابر شخص سے غصہ ونفرت کرنا اور اس سے ناراضگی کا اظہار کرنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین سے ثابت ہے۔

(۱) ثعلبہ ابن حاطب نے زکٰوۃ نہ ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے ناراض ہوکر اس کے حق میں آیت کریمہ نازل فرمائی اور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم نے صحابہ

کے درمیان ثعلبہ پر جلال و ناراضگی کا اظہار کیا۔

(۲) بخاری و مسلم کی صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے منافقوں کو مسجد نبوی شریف میں عین جمعہ کے خطبہ کے وقت صحابہ کی موجودگی میں باہر نکالا۔

(۳) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غصے میں آ کر ایک منافق کو قتل کیا اور

(۴) حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناراض ہو کر عالم جلال میں دعا کر دی تو شیخ صنعانی کی ولایت جاتی رہی اور ہلاکت و بربادی کے قریب چلے گئے۔

(۵) ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ظالم حاکم کے حق میں دعائے ہلاکت فرمادی تو وہ شخص شکار کے لئے گیا ہوا تھا واپس نہیں آیا، جنگل ہی میں ہلاک و برباد ہو گیا۔

المختصر! قرآن و سنت اور بزرگوں کے احوال و اقوال سے صاف طور سے ظاہر اور ثابت ہوا کہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گستاخوں اور ان کو برا کہنے والوں کے ساتھ محبت کا برتاؤ کرنا، اخلاق نہیں ہے۔ بلکہ ایمان و عقیدہ کی کمزوری ہے

ہمارے خواجہ کے اخلاق و عادات

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے نورانی پرتو اور شاہکار نمونہ تھے۔

اور رسول خدا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صبر و تحمل اور حلم و بردباری کے عکسِ جمیل تھے۔

اور اپنے نانا جان مشفق ومہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عفوودرگزر اور غریب پروری وبیکس نوازی اور گرے پڑوں کے ساتھ شفقت ومحبت اور غریب نوازی کی ہو بہو تصویر تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بے حساب احسان وکرم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عطا سے، عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے۔

ہمارے پیارے خواجہ پیدائشی غریب نواز: ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر غریبوں اور بیکس وبے سہارا لوگوں کے لئے دارالامان اور دارالقرار تھا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کے بعد ایام شیر خواری ہی میں شان غریب نوازی کا ظہور ہونے لگا تھا۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ماں کے گود میں والدہ ماجدہ کی چھاتی سے دودھ نوش فرمارہے تھے کہ ایک غریب عورت غربت وافلاس کے درد وغم کی دوا کے لئے آپ کی والدہ طیبہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس غریب خاتون کی گود میں ایک شیر خوار بچہ تھا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ بچہ بھوک سے نڈھال ہوکر رونے لگا۔ والدہ ماجدہ حضرت ماہ نور رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان غریب خاتون سے ارشاد فرمایا: اے بہن! تمہارا بچہ بہت ہی بھوکا ہے اور بھوک ہی کی وجہ سے رورہا ہے۔ اپنے بچے کو دودھ پلا دو! اس بیکس ولاچار عورت کی پلکیں نمناک ہوگئیں اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہونے لگی۔ اپنے آنچل سے آنسوؤں کو پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئی، اے سیدہ ماہِ نور! کتنے دن ہوچکے ہیں کہ اناج کا دانہ حلق کے نیچے نہیں اترا، میں فاقہ کے ساتھ وقت گزار رہی ہوں، بھوک سے پریشان ہوں جس کی وجہ سے میری چھاتیوں کا دودھ خشک ہوگیا ہے یہی وجہ ہے کہ بچہ بھوک سے رورہا ہے۔ آغوشِ مادر میں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درد وغم کے سارے

مناظر کو دیکھا اور ساری باتوں کو سنا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا منہ ماں کی چھاتی سے ہٹالیا اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پیاری پیاری چھوٹی چھوٹی انگلی مبارک سے غریب عورت کے روتے ہوئے بچے کے طرف اشارہ فرمایا۔ اس اشارے کو والدہ ماجدہ سمجھ گئیں کہ میرا پیارا بیٹا معین الدین حسن کہہ رہا ہے کہ ایک چھاتی کا دودھ میں پی رہا ہوں اور دوسری چھاتی کا دودھ اس غریب بچہ کو پلا دو۔

والدہ طیبہ نے اس غریب بچہ کو اپنی گود میں لیا اور دودھ پلانے لگیں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس منظر کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے اور فرطِ مسرت سے ہنستے تھے۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۱۷۰)

اسی لئے میں کہتا ہوں کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے

حضور محدث اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نہ مجھ سا کوئی گدا ہے، نہ تم سا کوئی کریم
نہ در سے اٹھوں گا بے کچھ لئے غریب نواز
تمہاری ذات سے میرا بڑا تعلق ہے
کہ میں غریب بڑا، تم بڑے غریب نواز

ہمارے خواجہ بچپن ہی سے غریب نواز: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن کے زمانے میں ہم عمر چھوٹے چھوٹے بچوں کو اپنے گھر بلا لاتے اور ان بچوں کو کھانا کھلاتے۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۱۷۰)

اسی لئے میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے غریب نواز تھے۔

سید عبدالحق قادری چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

میں تنگ دست ہوں، دامن بھی تنگ ہے میرا
عطا ہے آپ کی بے انتہا غریب نواز
معین الہند میں مظلوم اور بے کس کا
ہے اور کون تمہارے سوا غریب نواز

دوسرا واقعہ: ہمارے خواجہ عہدِ طفلی میں غریب نواز: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد طفلی کا ایک نورانی واقعہ ہے کہ عید کا دن تھا، ہر طرف مسرتوں کی چہل پہل تھی، ساری فضا رنگا رنگ پھولوں کی خوشبو سے مہک اٹھی تھی، آبادی کی ہر جانب سے مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر عید گاہ کی طرف بڑھ رہا تھا بیش قیمت پیراہن میں ملبوس ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے گھر والوں کے ہمراہ عید گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر ایک نابینا اندھے لڑکے پر پڑی، جو رہگزر کے قریب پھٹے پرانے لباس میں ملبوس، اداس غمگین کھڑا تھا اس کا اترا ہوا چہرہ پھٹا ہوا لباس، غربت زدہ حال اور اس کی بے چارگی دیکھ کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھر آیا، اسی وقت اپنے نئے کپڑے اتار کر اس غریب و نابینا بچے کو پہنا دیا اور اسے اپنے ہمراہ عید گاہ لے گئے۔

اس نورانی واقعہ کی روشنی میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے غریب نواز تھے۔ (سوانح غوث و خواجہ: ص،۴۳)

اے ایمان والو! چلو اجمیر چلیں! ہر درد و غم کی دوا اور علاج اجمیر میں ہے، ہر بے کس و مجبور کا آسرا اور سہارا اجمیر میں ہے، ہر بھوکے اور پیاسے کا غم خوار و غمگسار اجمیر میں ہے، ہر دکھیارے اور وقت کے ستائے کی آہ و فریاد سننے والا اجمیر میں ہے

۔ہر مسکین وغریب کا مسکین پرور اور غریب نواز اجمیر میں ہے۔

حضور سید العلماء، سید آل مصطفےٰ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ
تو زمین والوں پہ اللہ کا سایہ خواجہ

اور شہزادۂ سید العلماء حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں۔

اجمیر چلو! اجمیر چلو! دربار لگا ہے خواجہ کا
رندو اپنی جھولی بھر لو! مے خانہ سجا ہے خواجہ کا

ہمارے خواجہ کی غریب نوازی: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک غریب کاشت کار حاضر ہوا اور اپنی مصیبت و پریشانی بیان کیا کہ حاکم نے میرے کھیت کی پیداوار ضبط کر لی ہے وہ حاکم کہتا ہے کہ جب تک بادشاہ سے شاہی فرمان نہ لکھالاؤ گے اس وقت تک میں تم کو ضبط کی ہوئی پیداوار نہیں دوں گا اس لئے میں آپ کی خدمت میں مدد کے لئے حاضر ہوا ہوں آپ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک خط لکھ دیں، وہ بادشاہ سے کھیتی کے کاغذات دلا دیں گے۔ اس بات کو کسی کو بتائے بغیر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس غریب کسان کو لیکر اجمیر سے پیدل سفر کرتے ہوئے دہلی پہنچ گئے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس قیام کیا۔ حضرت قطب صاحب نے پیر ومرشد کی خدمت بجالانے کے بعد تشریف آوری کا سبب معلوم کیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غریب کسان کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ اس غریب کے ایک کام کے لئے آیا ہوں۔ حضرت قطب

صاحب نے عرض کیا کہ پیرو مرشد کا حکم آجاتا تو بادشاہ سے کاغذات حاصل کر کے میں اس خدمت کو انجام دے دیتا، پیرو مرشد کو اتنے لمبے سفر کی زحمت اٹھانے کی کیا ضرورت تھی؟

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کاغذات کے حصول کا جہاں تک معاملہ ہے تو خادم کے ذریعہ کاغذات منگائے جا سکتے تھے، حکم بھیج کر کاغذات حاصل کیئے جا سکتے تھے۔

مگر معاملہ یہ ہے کہ ایک مسلمان ذلّت و غربت کے وقت خدا کی رحمت سے قریب ہوتا ہے۔ جب یہ غریب شخص میرے پاس آیا تھا بہت رنجیدہ اور دکھیارا تھا۔ مجھے اشارۂ غیبی ملا کہ کسی مسلمان کے رنج و غم میں شریک ہونا عین بندگی ہے اور ادائے بندگی کے لئے میں خود آیا ہوں۔ ملخصاً (سلطان الہند خواجہ غریب نواز: ص،۱۱۳)

حضرات! اس واقعہ کے سلسلہ میں حضرت عبد الرحمٰن چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غریب مسلمان کی مدد کے لئے اجمیر شریف سے پیدل سفر کر کے بادشاہ کے پاس دہلی جانا اپنے مریدین کی بہتری کے لئے تھا، کیوں کہ اولیاء اللہ پیرو مرشد ہونے پر فخر نہیں کرتے اور جس کام میں مریدوں کی بہتری اور بھلائی ہو محض بلند مقام کی بنا پر باز نہیں رہتے اور اصل وجہ یہ ہے کہ اولیاء اللہ ہر کام کے لئے مامور من اللہ ہوتے ہیں اور اپنے اختیار اور مرضی کو درمیان میں ہرگز نہیں لاتے چنانچہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس باب میں فرمایا ہے۔

رباعی کا مفہوم و مطلب: ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

عشق آیا اور میرے رگ و ریشہ میں خون کی طرح داخل ہو گیا، عشق نے مجھے اپنے آپ سے خالی کر دیا اور میرے اندر دوست بھر دیا، میرے وجود کے سب اجزاء دوست نے لے لئے اور میرا نام ہی رہ گیا باقی سب وہی ہے۔ ملخصاً (مراۃ لاسرار: ص، ۶۰۶)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ کو بار بار بیان کیا جائے اور اس کے برکات و حسنات کو دل کے نہاں خانے میں محفوظ کیا جائے۔ اور اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلا کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غریبوں اور پریشان حال والوں پر کس قدر مشفق و مہربان ہیں کہ ایک کاغذ کے لئے اجمیر شریف سے پیدل سفر فرما کر دہلی تشریف لے گئے اور ایک غریب کی مشکل کشائی فرمائی۔

اے غوث و خواجہ و رضا کے دیوانو! ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج بھی غمزدوں کی فریاد سنتے ہیں اور بے کسوں، لاچاروں اور مجبوروں کی مدد فرماتے ہیں۔ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے، بچپن میں غریب نواز تھے اور آج بھی غریب نواز ہیں۔

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(حضرت حسن رضا بریلوی)

زمانے بھر کے ستائے ہوئے یہاں آتے ہیں
تیرا در ہے کہ دار الاماں غریب نواز

ہمارے خواجہ کس شان کے غریب نواز: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص میرا پیر بھائی تھا، اس کا انتقال ہو گیا، اس کے جنازہ میں شریک تھا، جب میرے پیر بھائی کو لحد میں رکھ دیا گیا

اور اس کی قبر تیار کر دی گئی تو سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے وہ شخص میرا پیر بھائی تھا، اس نسبت اور تعلق کے سبب میں اپنے پیر بھائی کی قبر کے پاس تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گیا اور مراقبہ میں مشغول ہو گیا۔ گھڑی دو گھڑی ہی گزری تھی کہ میں نے دیکھا کہ عذاب دینے والے فرشتے اس کی قبر میں آ گئے اور اس شخص کو عذاب دینا چاہا، میرا پیر بھائی عالم تنہائی میں گھبرا کر بڑا پریشان نظر آ رہا تھا، جب میں نے اپنے پیر بھائی کو قبر میں حیران و پریشان دیکھا تو میں اس تدبیر میں لگ گیا کہ کس طرح میں اپنے پیر بھائی کی مدد کروں اور اس کو عذاب سے چھٹکارا دلاؤں۔ ابھی میں سوچ و چار ہی میں تھا کہ میں نے دیکھا کہ پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرید کی خبر گیری کے لئے قبر میں تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرشتوں سے فرمایا، اس کو عذاب نہ دو۔ یہ میرا مرید ہے۔ فرشتوں نے کہا کہ یہ شخص آپ کے خلاف کام کرتا تھا۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک یہ شخص گنہگار ہے اور میرے حکم کے خلاف زندگی گزارتا تھا مگر خود کو میرے دامن سے باندھ رکھا تھا۔ غیبی حکم ہوا کہ اے فرشتو! میرے محبوب بندہ عثمان ہارونی کے مرید سے ہاتھ اٹھالو اور اس کو عذاب نہ دو! ہم مرید کو اس کے پیر و مرشد کے سپرد کرتے ہیں (سیر الاولیاء: ص، ۵۴)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوئی کہ جب ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پیر بھائی کو قبر میں عذاب و بلا میں مبتلا ہوتا ہوا دیکھا تو بے چین و مضطرب ہو گئے اور تدبیریں سوچنے لگے کہ کس طرح سے میں اس کی مدد کروں۔

حضرات! ایک باپ کو اپنے بھائی سے زیادہ اپنے بیٹوں سے پیار ہوتا ہے اور

ہم ہندی مسلمان قادری نقشبندی سہروردی برکاتی اشرفی رضوی غرضیکہ کہ ہر سنی مسلمان ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی اولاد ہیں اور سب چشتی ہیں۔اور جب پیر بھائی کے ساتھ غریب نوازی کا یہ عالم ہے تو اپنی روحانی اولاد ہم بے کس و مجبور غلاموں کے ساتھ شفقت و محبت کا کیا عالم ہوگا۔اور اس نورانی واقعہ سے دوسری بات کا یہ پتہ چلا کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سب کچھ روشن ہے قبر کے اوپر سے دیکھ لیا کہ قبر کے اندر کیا ہو رہا ہے اور آج قبر انور و اقدس سے دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستان میں ہمارے مرید اور غلام کس حال میں ہیں اور ان پر کیا گزر رہی ہے اور اس نورانی واقعہ سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ وہ شخص گنہگار و خطا کار ہونے کے باوجود قبر کے عذاب سے اس لئے بچا لیا گیا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید تھا، آپ کے دامن سے وابستہ تھا۔

میرے آقائے نعمت پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائیگا
سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائیگا

(حدائق بخشش)

ہمارے خواجہ ٹوٹے دلوں کا سہارا: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا کے ستائے ہوئے بے کس و بے بس کے آسرا اور ٹوٹے دلوں کے سہارا ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال ہمدردی اور غریب نوازی کا واقعہ بغور سماعت فرمائیں۔

ایک مرتبہ میرے آقائے نعمت، مرشد شریعت وطریقت، ولی کامل، عالم باعمل، عاشق اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ الشاہ مولانا مفتی بدر الدین احمد قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر مقدس درگاہ معلیٰ کے حجرہ نمبر ۶۹ میں قیام فرماتے تھے ارشاد فرمایا کہ ولیوں کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور کے چاروں طرف جوار نور میں یہ سب جو قبریں نظر آرہی ہیں، کوئی قبر چھوٹی سی بنی ہے، کسی قبر پر تھوڑا سا نشان ہے، پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زائرین ان قبروں کے اردگرد بیٹھے نظر آرہے ہیں، کوئی قبر ہی پر بیٹھا ہے اور ان قبروں کے اوپر سے لوگ گزرتے نظر آتے ہیں، ان قبروں میں آرام فرمانے والے بڑے بڑے قطب وابدال اور ولی ہیں، اگر یہ اللہ والے کسی دوسرے مقام پر ہوتے تو ان کے مزاروں کے بڑے بڑے گنبد اور قبے ہوتے۔ مگر ولایت کے ان ستاروں نے اپنے آپ کو آفتاب ولایت، ماہتاب روحانیت وکرامت ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلوؤں میں گم کر رکھا ہے۔

اور میرے شیخ نے فرمایا انہیں قبروں میں ایک قبر خالی ہے اور واقعہ بیان فرمایا کہ میاں بیوی اپنے نو مولود شیر خوار بچے کے ساتھ عرس کے ایام میں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ اقدس کی زیارت وحاضری کے لئے آئے ہوئے تھے، عرس کی بھیڑ بھاڑ میں ایک قبر کے پاس اپنے شیر خوار بچے کو لئے کھڑے تھے کہ بچے نے پیشاب کر دیا، پیشاب کے کچھ قطرات قبر کے اوپر گرے، قبر میں آرام فرما ولی کو ناراضگی ہوئی اور عالم جلال میں بچے پر نظر ڈالی، صاحب قبر کی نظرِ غضب سے بچہ تڑپا اور مر گیا۔

ماں کی ممتا چیخ مار کر رونے لگی، اپنے گود میں مردہ بچے کو لئے ہوئے بھاگی اور

دوڑتی ہوئی ہند کے مسیحا ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبر انور و اقدس پر اپنے مردہ بچے کو ڈال دیا اور چیختے چلاتے ہوئے فریاد کی، اے ہمارے مسیحا پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی بارگاہ میں لوگ مردہ لاتے ہیں اور آپ کے کرم سے زندہ لیکر واپس جاتے ہیں اور میں کیسی بدنصیب ہوں کہ آپ کے در کرم پر اپنا زندہ اور صحیح سالم بچہ لائی تھی اور اب میں اپنے بچہ کو مردہ حالت میں لے جاؤں یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

ہمارے شیخ نے فرمایا کہ اسی وقت قبر انور شق ہوگئی اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک غریب عورت کی آہ وبُکا اور گریہ وزاری کو برداشت نہ کرسکے اور قبر انور سے باہر آگئے اور مردہ بچہ کو اپنی آغوش رحمت وشفقت میں اٹھالیا اور مردہ بچہ کو دم کیا بچہ زندہ ہوگیا، بچے کو اپنی گود میں لئے ہوئے اس قبر پر پہنچے جس قبر والے بزرگ کی نگاہ غضب سے بچہ مرا تھا، قبر میں لیٹے ہوئے ولی سے ارشاد فرمایا اسی وقت تم قبر خالی کردو اور ہمارے اجمیر سے چلے جاؤ۔

ہمارے پاس اچھے برے سب آئیں گے، اسی کو یہاں رہنے کی اجازت ہے جو سب کو برداشت کرے اور نبھالے۔

یہ شان بندہ نوازی تو دیکھئے ان کی
وہیں غریب کھڑے ہیں جہاں غریب نواز
ہمارے سامنے ایک روز یوں بھی آ جاؤ
کوئی حجاب نہ ہو درمیاں غریب نواز

(رازالہ آبادی)

نوٹ: یہ واقعہ جب ہمارے شیخ حضرت بدر ملت علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا تو اس وقت حضرت سید فاروق میاں چشتی خادم خواجہ صاحب اور بہت سے حضرات بھی موجود تھے۔ (انوار احمد قادری)

حضرات! ان واقعات سے ظاہر اور ثابت ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے بچپن میں غریب نواز تھے، پیر بھائیوں کے لئے غریب نواز تھے، تا حیات خلق خدا کے لئے غریب نواز تھے اور قیامت تک کے لئے ٹوٹے دلوں کا سہارا اور غریب نواز ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ کی کرامات

اے ایمان والو! انسان کو سمجھانا آسان نہیں ہے، آدمی کی فطرت ہے اسی کو مانے گا جو عقل کہے گی۔ عقل وخرد پر اگر اسلام اور ایمان کا قبضہ ہے تو عقل سیدھی راہ بتاتی نظر آتی ہے اور اگر عقل بے مہار اور آزاد ہے تو انسان کو فرعون وقارون اور شداد و نمرود اور یزید بنا دیتی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت و رہبری کے لئے انبیاء کرام اور رسولان عظام کو معجزہ کی طاقت وقوت عطا فرما کر مبعوث فرمایا اور سلسلۂ نبوت ختم ہونے کے بعد علماء اور اولیاء کی نورانی جماعت کو آدمیوں کی رشد و ہدایت کے لئے کرامت کا کمال عطا فرمایا۔

حضرات! آج ہم مسلمانوں کی کم نصیبی ہے کہ ہم میں کوئی صاحب روحانیت اور ولایت کی بزرگی والا ولی دکھائی نہیں دیتا۔

حضرات ولی ضرور ہیں مگر ہماری ظاہری نگاہوں سے روپوش ہیں انہیں کے قدموں کی برکت سے یہ دنیا قائم ہے ورنہ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے زمین دھنس جائے۔

کل تک ہمارے بیچ میں اولیاء اللہ چلتے پھرتے نظر آتے تھے، یہود و نصارا اور کفار و مشرکین جو عقل کے غلام تھے۔ جو صرف عقل کی طاقت وقوت کو تسلیم کرتے تھے ان

کے مقابلہ میں ہمارے بزرگوں نے، اولیاء اللہ نے ولایت وروحانیت اور کرامت کی لازوال قوت وطاقت کو پیش فرمایا۔ کتاب ماضی کے اوراق کو پلٹیئے اور دیکھیئے کہ

ولی کی طاقت کس قدر ہوتی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ولی حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہزاروں ٹن کے وزن کا تخت بلقیس سیکڑوں میل کی دوری سے پلک جھپکنے سے پہلے دربار میں لاکر حاضر کردیتے ہیں۔ (قرآن)

اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں عین خطبہ کے وقت سیکڑوں میل کی دوری پر ملک شام میں اسلامی فوج کو دیکھ لیتے ہیں اور بیچ خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلُ: یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف دیکھو!

(مشکوٰۃ شریف: ص، ۵۴۶)

حضرت ابو یوسف شاگرد رشید حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انگریزوں، عیسائیوں سے مناظرہ طے ہوتا ہے کہ تم مذہب عیسائیت کو ثابت کرو اور ہم مسلمان مذہب اسلام کے حق وسچ ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں، وقت مقرر ہوگیا انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دریائے دجلہ کے کنارے جو مناظرہ گاہ تھا مناظرہ دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتا ہے۔ عیسائیوں کے بڑے بڑے عالم کتابوں کے ساتھ مناظرہ گاہ پر جمع ہو گئے۔ مناظرہ کا وقت ہو گیا مسلمانوں کے عالم، مناظر حضرت ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کسی کتاب کے کندھے پر مصلّیٰ ڈالے ہوئے اور ہاتھ میں تسبیح لئے ہوئے تشریف لاتے ہیں اور مناظرہ گاہ میں منبر پر آنے کی بجائے دریائے دجلہ کے پانی پر چلتے ہوئے بیچ دریا میں پانی کے اوپر اپنا مصلّیٰ بچھا دیتے ہیں اور وہیں سے آواز دیتے ہیں کہ اے عیسائی مولویوں آجاؤ اور مناظرہ کرلو! یہ منظر سارے لوگوں

نے اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھا اور عیسائی مولویوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے ولی کی اس کرامت کو دیکھا تو تمام عیسائی مولویوں نے کہا کہ اے حضرت! مناظرہ تو ہوگیا۔ ہم نے اپنے ماتھے کی آنکھوں سے اسلام کے حق و سچ ہونے کو دیکھ لیا ہم تو پانی پر نہیں آسکتے اس لئے کہ ہمارا مذہب ہی غلط اور باطل ہے، آپ آجائیں اور ہم کو کلمہ پڑھا کر اسلام میں داخل فرمالیں۔ سارے عیسائی نائب رسول عالم اسلام حضرت ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت اور بزرگی اور کرامت دیکھ کر مسلمان ہوگئے۔

اسی طرح ہم قادریوں کے قبر کے اجالا، آخرت کے سہارا ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے ولایت و روحانیت اور کرامت کی طاقت وقوت سے قبر کے مُردے کو زندہ فرمادیا، تمام عیسائی مسلمان ہوگئے۔

اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹوں کو بٹھا دیا تو پھر نہ اٹھ سکے، اناساگر کو اپنے پیالہ میں بند کردیا۔ رام دیو مہنت کو اس کے تمام جادو اور کرتب سے عاری اور خالی کرکے بیہوش کردیا اور جوگی اجے پال کو اپنی لکڑی کی کھڑاؤں سے مروا کر اور پٹوا کر زمین پر گرا دیا اور اس کے تمام جادو کے کمال کے تان بان سب ٹوٹتے اور بکھرتے نظر آئے۔ راجہ پرتھوی راج کو اسلام کی فوج سے گرفتار کرایا۔

اس طرح ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت و روحانیت کے انوار و تجلیات اور کرامت کی قوت و طاقت نے ہندوستان میں کفار و مشرکین کی کافری اور مشرکی کی تاریکی اور بت پرستی کے اندھیرے سے نکال کر اسلام کے ابدی نور اور ہمیشگی کا اجالا عطا فرمایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سارا ہندوستان اسلام کے نور سے روشن اور منور ہوگیا۔

حضرات! ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت و روحانیت کی طاقت و قوت کا یہ عالم تھا کہ پل بھر میں بندوں کو خدا سے ملادینا آپ کی ادنیٰ کرامت تھی۔

معجزہ اور کرامت کی تفصیلی بحث میں نہ جاتے ہوئے صرف اتنا بتانا چاہوں گا کہ معجزہ اور کرامت اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی وہ قوت و طاقت ہے جس کو عقل انسانی سمجھنے سے قاصر ہو اور عقل انسانی کو متحیر و حیران کر دے۔

معجزہ : وہ خلاف عادت کمال ہے جو کسی نبی سے صادر ہو۔

کرامت : وہ خلاف عادت کمال ہے جو کسی ولی کے ذریعہ ظاہر ہو۔

معونت : وہ خلاف عادت چیز جو عام مومن مسلمان سے ظاہر ہو۔

استدراج : وہ خلاف عادت امر جو کسی فاسق و فاجر مسلمان یا کافر سے رونما ہو

اہانت : وہ خلاف عادت کام جو کسی کافر سے ظاہر ہو۔

(بہار شریعت حصہ:۱ص،۲۷)

اے ایمان والو! ہم کو پتہ کیسے چلے گا کہ یہ کرامت ہی ہے تو یاد رکھیئے کہ کرامت اسی مرد مومن سے ظاہر ہو گی جو ولی ہو گا اور ولی وہی مومن ہو سکتا ہے جس کا قول و فعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قول و فعل کے مطابق و موافق ہو۔

ملاحظہ فرمائیے ہمارے پیر، پیران پیر روشن ضمیر، سردار اولیاء، حضور غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَرَامَةُ الْوَلِيِّ اِسْتِقَامَةُ فِعْلِهٖ عَلٰى قَانُوْنِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

یعنی ولی کی کرامت یہ ہے کہ اس کا فعل محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قانون فرمان کے مطابق ہو۔ (بہجۃ الاسرار شریف:ص،۱۰۵)

ولی کیا؟ ہر مومن کے لئے واجب ہے : نائب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری قادری چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ یعنی ہر ولی، ہر پیر، ہر مومن کے لئے واجب ہے کہ اہل سنت و جماعت کے مذہب مہذب کے

مطابق اپنے ایمان وعقیدہ کو صحیح رکھے کہ حق انہیں میں منحصر ہے اور سب اولیاء کرام سے اکمل الاولیاء حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام الاولیاء سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اب تک، اور اب سے قیامت تک اسی مذہب پر ہونگے۔ اور جو شخص جماعت سے ایک بالشت دور ہٹے گا بلاشبہ اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال ڈالا اور جو لوگ نیک نہیں ہیں اپنی خواہش نفس سے جماعت اہلسنت کی مخالفت کرتے ہیں اور پھر بے عقلی سے سنیت کا دم بھرتے ہیں (یعنی وہ لوگ جو جھوٹے ولی اور پیر بنتے ہیں اور وہابیوں، دیوبندیوں کی نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں اور بدعقیدوں کو لڑکی دیتے اور ان سے لڑکی لے لیتے ہیں اور ان منافقوں کی دعوت کھاتے اور ان کو کھلاتے ہیں) اور اپنے پیرو کاروں، ماننے والوں اور چمچوں کو بتاتے ہیں کہ جس راستے پر ہم چل رہے ہیں وہی مشائخ اور اولیاء کرام کا راستہ ہے اور کچھ کتابیں اور باتیں بزرگوں کی طرف منسوب کرتے ہیں جو سراسر جھوٹی ہوتی ہیں اپنی موافقت وتائید میں پیش کرتے ہیں تو یہ لوگ یعنی جھوٹے ولی اور پیر کہلانے والے ایسے ہیں جیسے اسلام میں منافق۔ ملخصاً

(سراج العوارف فی الوصایا والمعارف: ص،۲۳)

حضرات! حضرت سیدنا ابوالحسین نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ۔

اللہ تعالیٰ کی عزت وجلال کی قسم کہ ہم اور ہمارے مشائخ عظام اور تمام اولیاء کرام، ظاہر وباطن میں، تنہائی اور مجلس میں مذہب اہل سنت وجماعت ہی پر ہوئے ہیں اور ہیں اور ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اسی مذہب پر جئیں گے اور اسی پر مریں گے اور اسی پر قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور جو شخص (چاہے ولی کہلانے والا ہو یا پیر یا مرید) اس کے علاوہ کہے یا لکھے وہ بہت بڑا جھوٹا اور الزام لگانے والا ہے۔ ہم اور ہمارے پیران کرام اور سارے اولیاء عظام دنیا و آخرت میں اس شخص سے اور اس کے جھوٹے الزام سے بیزار، بیزار۔ ہزار، ہزار بار بیزار ہیں۔

سن لو! اور یاد رکھو! اور جو یہاں حاضر نہیں ہیں ان کو پہنچا دو! ملخصاً

(سراج العوارف فی الوصایا و المعارف، ص: ۲۳، ۲۴)

اے ایمان والو! جب بندۂ مومن ولی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اس کو اس قدر کرامت و بزرگی نصیب ہو جایا کرتی ہے کہ اپنی آنکھوں سے دور دراز کی چیزوں کو دیکھ لیا کرتا ہے اور اپنے کانوں سے دور، دور کی باتوں کو سن لیا کرتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے جہاں چاہتا ہے مدد پہنچا دیا کرتا ہے اور اپنے پیروں سے جہاں چاہتا ہے چلے جایا کرتا ہے اور ایک قدم میں اپنے مقام سے ہزاروں میل کی دوری طے کر لیا کرتا ہے اس کے ثبوت میں حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں بخاری شریف کی حدیث نقل فرماتے ہیں۔

حدیث شریف: اِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا

(مشکوٰۃ شریف: ص: ۱۹۷)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں کسی بندہ کو محبوب بنا لیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

اس کے بعد امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں۔

اَلْعَبْدُ اِذَا وَاظَبَ عَلَى الطَّاعَاتِ بَلَغَ الْمَقَامَ الَّذِیْ یَقُوْلُ اللّٰہُ کُنْتُ لَہٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰہِ سَمْعًا لَّہٗ سَمِعَ الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِکَ النُّوْرُ بَصَرًا لَّہٗ رَأَی الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِکَ النُّوْرُ یَدًا لَّہٗ قَدَرَ عَلَى التَّصَرُّفِ فِی السَّھْلِ وَالصَّعْبِ وَالْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ ٥

(تفسیر کبیر، ج:۵،ص:۴۸۰)

یعنی جب کوئی بندہ طاعات (فرائض وواجبات اور سنن ومستحبات) کا پابند ہوجاتا ہے تو وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں، یعنی جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے کان ہوجاتا ہے تو وہ محبوب بندہ دور ونزدیک کی آواز سن لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کی آنکھ ہوجاتا ہے تو وہ مقبول بندہ دور ونزدیک کی تمام چیزوں کو دیکھ لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے ہاتھ ہوجاتا ہے تو وہ ولی بندہ دور ونزدیک کے مقامات پر آسان اور مشکل چیزوں پر تصرف کرنے پر قادر ہوجاتا ہے۔

حضرات! صحیح بخاری کی حدیث شریف سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہوگیا کہ اولیائے کرام کو اللہ تعالیٰ اس قدر بزرگی اور شان عطا فرماتا ہے کہ اولیاء اللہ قریب اور دور کی ہر چیز کو دیکھتے ہیں۔

اولیاء اللہ قریب اور دور کی آواز کو سنتے ہیں

اولیاء اللہ قریب اور دور کا آسان معاملہ ہو یا مشکل، ہر معاملہ میں مدد کرنے کی

طاقت وقوت رکھتے ہیں۔

اور ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ہمارے مخالف وہابی اور دیوبندی حضرات بھی کہتے اور لکھتے ہیں جوان کی کتابوں سے عیاں ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے ولی ہیں۔ تو جب ثابت ہو گیا کہ ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی ہی نہیں بلکہ جماعت اولیاء کے امام وپیشوا ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ان کا مرید وغلام بغداد سے مدد کے لئے پکارے یا اجمیر سے یا اندور سے یا دنیا کے کسی مقام سے۔

تو ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلاموں کی فریاد سنتے ہیں اور مدد فرماتے ہیں۔

خوب فرمایا مولانا حسن رضا بریلوی نے۔

محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہے۔

اے حسن! کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان: نبوت خدا کا سایہ ہے اور ولایت نبوت کا سایہ ہے۔ (بہجۃ الاسرار شریف، ص:۱۰۴)

امام یوسف نبہانی کا قول: کرامات اولیاء (اصل میں) انبیاء کرام کے معجزات ہیں۔ (کرامات اولیاء، ص:۷۶)

حضرات! مشہور عاشق رسول حضرت علامہ امام یوسف نبہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام کے کرامات کو ہر زمانے میں ائمہ اور علماء نے لکھا اور بیان

فرمایا ہے۔

اور اولیائے کرام کی کرامتوں کو بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی عظیم قدرت پر ایمان قوی ہوتا ہے اور محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نبی اور رسول ہونے کا یقین مستحکم و مضبوط ہوتا ہے اور اگر آدمی مومن نہ ہو تو اولیاء اللہ کی کرامات کو دیکھ کر اسے ایمان ملتا ہے اور اگر پہلے سے مومن و مسلمان تھا تو ان کرامات کو دیکھنے کے بعد ایمان و یقین میں مزید قوت پیدا ہوتی ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مذہب اسلام ہی حق اور سچ مذہب ہے اور باطل مذہب والوں کو اللہ تعالیٰ کرامت کی دولت نہیں عطا فرماتا۔ اور اولیاء اللہ کے کرامات، مذہب اسلام کے حق اور سچ ہونے کی دلیل و ثبوت ہیں۔

(کرامات اولیاء، ص:۷۶)

حضرات! اہل سنت و جماعت کے مخالف جتنے فرقے ہیں وہابی، دیوبندی، تبلیغی، رافضی، خارجی وغیرہ ان فرقوں میں نہ ولی ہوئے ہیں اور نہ ہیں اور نہ ہی ہو سکتے ہیں۔

یہ چیز بھی ان کے مذہب کے باطل اور جھوٹ ہونے کی روشن دلیل ہے۔

اور آج تک جتنے ولی ہوئے ہیں سب کے سب مذہب اہل سنت و جماعت (یعنی سنی مسلمانوں) ہی میں ہوئے ہیں۔ حضور بدر ملت، حضور احسن العلماء، حضور سید العلماء، حضور مجاہد ملت، حضور حافظ ملت، حضور شیر بیشہ، اہل سنت اہل سنت میں، حضور مفتیِ اعظم ہند جیسا زندہ ولی اہل سنت میں، مجدد اعظم اعلیٰ حضرت اہل سنت میں، شاہ برکات اہل سنت میں، حضرت مخدوم اشرف اہل سنت میں، حضرت مجدد الفِ ثانی اہل سنت میں، حضرت محبوب الٰہی اہل سنت میں، حضرت صابر کلیری اہل سنت میں، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اہل سنت میں، حضرت قطب الدین بختیار کا کی

اہل سنت میں، ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز اہل سنت میں، ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اہل سنت میں ہیں۔

ہمارے دین کی حقانیت کے دونوں شاہد ہیں
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

اے ایمان والو! ہر ولی کرامت والے ہوتے ہیں مگر ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجسم کرامت ہیں۔

ہمارے خواجہ نے دوران سفر مسلمان کیا: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دہلی سے اجمیر تشریف لا رہے تھے تو راستہ میں سات سو مشرکوں کو مسلمان کیا۔ (سیر الاولیاء ص؛ ۵۷)

حضرت نیاز بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

سرِّ حق رابیاں معین الدین　　　بے نشاں رانشاں معین الدین
مرشد ورہنمائے اہل صفاء　　　ہادیٔ انس وجاں معین الدین

ہمارے خواجہ کی کرامت سے ہاتھی پتھر ہو گیا: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اجمیر تشریف لائے تو راجہ پرتھوی راج آپ کا جانی دشمن ہو گیا اس نے اور اس کے ساتھیوں نے ایک مرتبہ ایک پاگل ہاتھی کو آپ کی طرف دوڑا دیا تا کہ ہاتھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہلاک کر دے اور مار ڈالے۔ مست ہاتھی دوڑتا ہوا جیسے ہی آپ کے قریب آیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمین سے ایک مشت خاک اٹھا کر اس پاگل ہاتھی کی طرف پھینکی تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ ہاتھی پتھر کا ہو گیا۔ (سیرت خواجہ: ص، ۳۰۷)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے، اس

کی قدرت سے بے جان پتھر جان دار ہو جاتے ہیں۔ اور جاندار بے جان پتھر ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت کے مظہر انبیاء کرام ہوتے ہیں اور انبیاء کرام کی شان کے مظہر اولیاء کرام ہوتے ہیں۔ اس طرح اولیاء کرام سے جو کرامات ظاہر ہوتے ہیں وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوتے ہیں۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

حضرات! بے عقل اور بے ایمان ہیں وہ لوگ جو اولیاء کرام کی کرامتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے نظر آتے ہیں۔

ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں کا وجود اولیائے کرام کی کرامت سے ہے۔

ہمارے خواجہ ہر رات کعبہ شریف میں: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سال اجمیر شریف سے خانۂ کعبہ کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے، جو حاجی حج کے لئے جایا کرتے تھے وہ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہاں پاتے۔ حالانکہ آپ اجمیر شریف میں موجود ہوتے اور آپ جب درجۂ کمال کو پہنچ گئے تو آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ ہر شب کعبۂ معظّمہ میں گزارتے تھے اور نماز فجر اجمیر شریف میں ادا فرماتے تھے۔ (فوائد السالکین: ص،۲۶)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی عطا سے جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر شب اجمیر شریف سے کعبۂ معظّمہ تشریف لے جا سکتے ہیں تو اپنے غلاموں، عاشقوں کے گھر بھی تشریف لا سکتے ہیں۔

رحمت کی گھٹا بن کر برسا جو غریبوں پر
اجمیر میں ایک ایسا اللہ کا پیارا ہے

ہمارے خواجہ کی مظلوم نوازی: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مرید آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حاکم شہر مجھے شہر سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معلوم فرمایا کہ وہ حاکم شہر اس وقت کہاں ہے؟ عرض کیا، شکار کھیلنے گیا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب حاکم شہر خود شہر میں واپس نہیں آئے گا، ہمارے مرید کو شہر سے کیا نکالے گا۔ تھوڑی دیر میں یہ خبر آئی کہ حاکم شہر جنگل میں گھوڑے سے کر گر مر گیا۔ (اسرار الاولیاء: ص،۹۲، معین الارواح: ص،۳۱۱)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ۔

نیکوں اور سچوں اور ان کے غلاموں کو ستانا، ان سے دشمنی رکھنا بہت بڑی بلا اور مصیبت اور تباہی و بربادی کا سبب بن سکتا ہے۔

خوب فرمایا حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

ہمارے خواجہ نے مقتول کو زندہ فرمایا: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہِ بے کس نواز میں ایک عورت روتے بلکتے آئی اور شکایت کی کہ حاکم وقت نے بلا قصور ہمارے بیٹے کو پھانسی دی ہے، آپ سے مدد کی طلبگار ہوں۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عصا مبارک لے کر مقتول کی ماں کے ساتھ روانہ ہوئے اور خدام اور شہر کے بہت سے لوگ آپ کے ساتھ ہو گئے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقتول کے قریب پہنچے اور عصا مبارک سے اس

مقتول کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: اے مظلوم! اگر تو بے گناہ قتل کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جا اور تختۂ دار سے نیچے چلا آ۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد اور کرامت سے مقتول زندہ ہو گیا اور تختۂ دار سے اتر کر خدمت عالیہ میں حاضری دی اور اپنی ماں کے ساتھ اپنے گھر گیا۔ (مسالک السالکین، ج:۲،ص:۲۸۵)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولیائے کرام کو کس قدر قوت و طاقت کا مالک بنایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ولی، ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت اور روحانی طاقت سے مردہ بھی زندہ ہوتا نظر آتا ہے۔

غم جہاں ستائے ہیں در پر آتے ہیں
تمہارا در ہے کہ دارا الاماں غریب نواز
یہ شانِ بندہ نوازی تو دیکھئے ان کی
وہیں غریب کھڑے جہاں غریب نواز

ہمارے خواجہ ایک بت خانہ میں گئے: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ایک دن بت خانہ پر ہوا اس وقت سات کافر بت پرستی میں مشغول تھے۔ آپ کا جمال با کمال دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئے اور ہوش میں آنے کے بعد آپ کے قدموں میں گر کر کفر و شرک سے توبہ کی اور مسلمان ہو گئے۔ ان ساتوں کے نام ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمید الدین رکھا۔ انہیں ساتوں میں سے ایک حضرت شیخ حمید الدین دہلوی ہیں جو ولایت کے منصب پر فائز ہوئے اور مشہور بزرگ ہوئے۔ (کلمات الصادقین بحوالہ مراۃ الاسرار، ص:۵۹۹)

اے ایمان والو! ہمارے اسلاف اور بزرگان دین نے بت خانوں میں جا کر پجاریوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا اس طرح اسلام کی تبلیغ فرمائی اور ایک آج کل

کے نام نہاد تبلیغی جماعت کے لوگ ہیں جو مسجدوں کی بے حرمتی کرتے نظر آتے ہیں۔
اور مسلمانوں کو بے دین اور بزرگوں کا بے ادب و گستاخ بناتے نظر آتے ہیں۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو! چوروں کی رکھوالی ہے

ہمارے خواجہ نے رہزنوں کو توبہ کرایا: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک سفر میں ظالم و جابر ڈاکوؤں نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو گھیر لیا، یہ رہزن لوگوں کا مال و اسباب لوٹنے کے علاوہ انہیں قتل بھی کر دیتے تھے۔ جب ڈاکو برے ارادے سے آپ کے پاس آئے تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہِ روحانیت و کرامت پڑتے ہی لرزہ براندام ہو گئے، جب کچھ نہ بن سکا تو عجز و نیاز مندی سے عرض گزار ہوئے کہ ہم سب آپ کی نگاہ کرم کے طالب ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈاکوؤں کو توبہ کرائی اور اسلام کی ابدی نعمت و دولت سے سرفراز فرمایا۔ وہ تمام رہزن آپ کی صحبت کی برکت سے اولیاء اللہ میں شمار ہوئے ہیں۔ (احسن السیر، ص:۱۳۹، معین الارواح، ص:۳۱۲)

اے ایمان والو! کافروں، مشرکوں، گنہگاروں، خطا کاروں اور رہزنوں کو توبہ کرانے والے اور اسلام کی ابدی نعمت و دولت سے نوازنے والے اولیاء اللہ ہیں۔
ولی کے وسیلہ سے نبی ملتے ہیں اور نبی کے وسیلہ سے خدا ملتا ہے۔
ہمارے مرشد اعظم حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وصلِ مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ نجدیو! ہرگز خدا ملتا نہیں

ہمارے خواجہ کی کرامت سے آتش پرست ایمان لے آئے: ہند کے

راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز صحرا سے گزرے وہاں سات مجوسی ریاضت و مجاہدہ میں بہت مشہور تھے۔ یہ ساتوں مجوسی اس قدر ریاضت ومجاہدہ کرتے تھے کہ چھ۔ چھ مہینے کے بعد ایک لقمہ کھانا کھاتے تھے اس لئے خلق خدا ان سے بہت متاثر تھی۔ ایک دن ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظرِ ولایت ان مجوسیوں پر پڑی تو ان پر اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ سب کانپنے لگے اور آپ کے قدموں پر گرتے نظر آئے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ آگ کی پوجا کیوں کرتے ہو؟ تو ان مجوسیوں نے عرض کیا، ہم اس لئے آگ کی عبادت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن آگ ہمیں نہ جلائے۔ آپ نے فرمایا کہ آگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر جلا نہیں سکتی۔ یہ فرما کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جوتی مبارک کو آگ میں ڈال دی۔ بہت دیر تک آپ کی جوتی مبارک آگ میں رہی، جلنا تو درکنار آگ کا اثر تک نہ آیا۔ یہ کرامت دیکھ کر سب نے صدق دل سے اسلام کا کلمہ پڑھا اور ایمان لے آئے اور آپ کی خدمت میں رہ کر اولیائے کامل ہوئے۔ (مسالک السالکین، ج:۲،ص:۲۸۶، معین الارواح، :ص ۳۱۲)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کو ایسی قوت و طاقت بخشی ہے کہ برے سے برا، بد سے بدتر اور گنہگاروں خطاکاروں میں بہت بڑا گنہگار اور خطاکار کیوں نہ ہو، اللہ والوں کی صحبت کی تاثیر و برکت سے وہ شخص اپنے گناہ وخطا پر شرمندہ ہوکر توبہ کرلیتا ہے اور نیک وصالح بنتا نظر آتا ہے اور اولیاء کرام کی نظر کیمیا اثر سے چور و رہزن قطب وولی بنتے نظر آتے ہیں جیسا کہ بیان کیئے گئے واقعہ سے صاف طور پر ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چوروں اور رہزنوں کو توبہ کرایا اور ان سب کو ولی بنا دیا۔

تیرے گدا ہیں گنہگار و متقی دونوں
برے بھلے پہ تیرا فیض عام یا خواجہ
تیرا دیار ہے دار السلام یا خواجہ
تجلیاں ہیں نئی صبح و شام یا خواجہ

ہمارے خواجہ نے کعبہ دکھا دیا: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمرقند میں تشریف فرما تھے، حضرت خواجہ ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کے قریب ایک مسجد تعمیر ہو رہی تھی، ایک شخص نے اعتراض کیا کہ سمتِ قبلہ درست نہیں ہے، وہ شخص لوگوں سے بحث و تکرار کر رہا تھا، کسی طرح قائل نہ ہوتا تھا، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس شخص کو سمجھایا مگر وہ شخص نہ مانا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کا منہ کعبہ کی طرف کر کے فرمایا سامنے دیکھ! کیا نظر آ رہا ہے! اس شخص نے کہا خانۂ کعبہ نظر آ رہا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت اور نظر توجہ سے سمرقند سے مکہ مکرمہ تک کے تمام حجابات اور پردے اٹھ گئے اور وہ شخص اپنے شہر سمرقند سے کعبہ معظّمہ کے دیدار سے مشرف ہوتا نظر آیا۔ (سیرتِ خواجہ غریب نواز، ص:۳۰۷)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت و بزرگی کس قدر بلند و بالا ہے کہ اپنی ولایت و روحانیت کی طاقت سے ایک شخص کو سمرقند سے خانۂ کعبہ کا دیدار عطا فرما دیا۔

ہمارے خواجہ ارادوں کو دیکھ لیتے ہیں: ایک بار کا واقعہ ہے کہ ایک شخص خنجر چھپا کر ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کے ارادہ سے آیا، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روحانیت اور ولایت کے نگاہ سے اس

شخص کے برے ارادہ کو دیکھ لیا، وہ شخص ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب آ کر بیٹھ گیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ساتھ اخلاق کریمانہ کا بہترین سلوک فرمایا اور اپنے قریب بیٹھا کر ارشاد فرمایا کہ تم خنجر باہر نکالو اور جس ارادہ سے آئے ہو اس کو پورا کرو! یہ سنتے ہی وہ شخص کانپنے لگا اور بڑی عاجزی کے ساتھ کہنے لگا کہ مجھ کو لالچ دیکر آپ کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے بغل سے خنجر نکال کر سامنے رکھ دیا اور قدموں میں گر کر کہنے لگا کہ آپ مجھ کو میری غلطی کی سزا دیجئے بلکہ میرے خنجر سے میرا کام تمام کر دیجئے۔ رحیم و کریم ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم درویشوں، فقیروں کا شیوہ ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی بدی بھی کرتا ہے تو ہم اس کو نیکی اور بھلائی کا صلہ دیتے ہیں۔ پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے دعا فرمائی، وہ شخص بہت متاثر ہوا اور اسی وقت سے خدمت میں رہنے لگا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت کی برکت سے تائب ہوا اور اس کو ۴۵ بار حج کعبہ کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی مقدس زمین میں بعدِ وصال مدفون ہوا۔ (مرآۃ الاسرار،ص:۵۹۸)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اپنے محبوب و نیک بندوں کو روشن ضمیر بنا دیتا ہے، اللہ والے دلوں پر نظر رکھتے ہیں اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ہے عالم کے روبرو زبان سنبھال کر بولو!

اور ولی کے سامنے دل سنبھال کر رکھو!

ہمارے خواجہ روزی کا انتظام فرما دیتے ہیں: فنافی الرسول حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! میں نے ہند کے راجہ میرے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

بارگاہ بے کس پناہ میں دعا مانگی تھی کہ میری تنگدستی دور ہو جائے اور میری روزی کا انتظام ہو جائے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ۶ روٹیاں عنایت فرمائیں۔ اس وقت سے آج تک جس کو ساٹھ سال کا عرصہ گزر گیا مجھے بلا ناغہ روٹیاں ملتی رہتی ہیں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ خواب نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا کرم تھا جو ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تم پر مہربانی فرمائی تاکہ تیری غربت وافلاس دور ہو جائے اور تم کو برابر روزی ملتی رہے۔ (مسالک السالکین، ج:۲،ص:۲۸۶، معین الارواح، ص:۳۱۳)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ وہ مقبول و محبوب بارگاہ ہے جس نے جو دعا مانگی قبول ہوئی اور جس نے جو مانگا وہ ملا۔ استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

ہمارے خواجہ مریدوں کے محافظ ونگہبان ہیں: ایک دن کی بات ہے کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید و خلیفہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلطان شمس الدین التمش دہلی کی سر زمین پر سیر فرما رہے تھے، بہت سے امراء اور ارکانِ سلطنت بھی ہمراہ تھے، ایک بدکار عورت بادشاہ کے روبرو حاضر ہو کر رونے اور چلانے لگی اور بادشاہ کے دربار میں فریاد کی کہ میرا نکاح کرا دیجئے میں بڑے عذاب میں ہوں۔

بادشاہ التمش نے کہا کہ تیرا نکاح کس کے ساتھ کرا دوں اور تو کیوں عذاب میں ہے؟ بدکار فاحشہ عورت نے حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب

اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص نے جس کو آپ نے پیر و مرشد بنا رکھا ہے، جو قطب الاقطاب بنے ہوئے ہیں۔ (نعوذ باللہ تعالیٰ) انہوں نے میرے ساتھ زنا کیا ہے، حرام کاری کی ہے (پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) یہ حمل انہیں کا ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ بے ہودہ بات سنی تو آپ کا سر شرمندگی اور ندامت سے جھک گیا۔

بادشاہ، امراء اور ارکانِ سلطنت حیران رہ گئے اور تھوڑی دیر کے لئے سب پر سکتے کی کیفیت طاری ہوگئی۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجمیر شریف کی طرف چہرہ کر کے اپنے پیر و مرشد کا تصور کر کے عرض کیا:

یا میرے پیر و مرشد میری مدد فرمائیے۔ ادھر یاد کیا، اسی وقت ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے حضرت قطب صاحب اور بادشاہ التمش نے سلام عرض کیا اور قدم بوس ہوئے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا بات ہے تم نے مجھے کیوں یاد کیا اور مجھے کیوں پکارا ہے؟ حضرت قطب صاحب نے روتے ہوئے ماجرا بیان کیا تو معینِ بے کساں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرطِ محبت سے تڑپ اٹھے اور اس بدکار و فاحشہ عورت سے پر جلال آواز میں فرمایا کہ دنیا دار اور مکار لوگوں کے کہنے پر دنیا کی دولت کے لالچ میں تو نے میرے قطب پر الزام لگایا ہے۔ سچ کیا ہے ابھی ظاہر ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے پیٹ کے بچے تجھے معین الدین حکم دیتا ہے کہ تو بتا کہ تیرا باپ کون ہے؟ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم سنتے ہی بچہ فوراً اپنی ماں کے پیٹ میں

سے بولا کہ یہ الزام سراسر غلط ہے، یہ عورت نہایت بدکار اور فاحشہ، فاجرہ ہے، میرے باپ قطب الدین بختیار کاکی نہیں ہیں۔

بادشاہ کے قہر وغضب سے گھبرا کر اس بدکار عورت نے اعتراف کرلیا کہ حضرت قطب صاحب کے دشمنوں کے ورغلانے اور انعام کے لالچ کی وجہ سے میں نے حضرت قطب صاحب پر الزام لگایا تھا۔ (مسالک السالکین، ج:۲،ص:۲۸۲)

اے ایمان والو! حسد و بغض ایک مہلک مرض اور خطرناک گناہ ہے، ہر دور میں نیکوں اور اللہ والوں کو ستایا گیا اور ان کے ساتھ حسد و بغض کا معاملہ کیا گیا ہے۔

کل ذی نعمة محسود۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیک نامی اور بزرگی کا شہرہ جب عام ہوا تو دنیادار وزیروں و پیروں اور صوفی کہلانے والوں نے حسد و بغض کی وجہ سے حضرت قطب صاحب کو بدنام و ذلیل کرنے کے لئے ایک بدکار و فاحشہ عورت کو انعام کا لالچ دیکر اس بات کے لئے تیار کیا گیا کہ حضرت قطب صاحب پر بدکاری و زنا کا الزام لگائے۔ جیسا کہ واقعہ آپ حضرات سماعت کر چکے۔

حضرات! مجھے بتانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اولیاء کرام کے دامن سے وابستہ رہنے والے مریدوں اور غلاموں کی عزت و عظمت کو حاسدوں اور دشمنوں کے تہمت والزام کے شر سے حفاظت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نیکوں کے غلاموں کو دارین کی عزت و عظمت بھی عطا فرماتا ہے۔

شعر: حضور سید العلماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

مکر شیطاں سے مریدوں کو بچا لیتے ہو
اس لئے پیر تمہیں اپنا بنایا خواجہ

میری کشتی ابھی ساحل سے لگی جاتی ہے
ایک ذرا تم نے اگر ہاتھ لگایا خواجہ

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس کو بنا دیتے ہیں پھر اسے بگڑنے نہیں دیتے۔

تسبیح کے دانوں کو بکھرنے نہیں دیتے
خواجہ جس کو بناتے ہیں بگڑنے نہیں دیتے

اور سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

سن لیں اعدا میں بگڑنے کا نہیں
وہ سلامت ہیں بنانے والے

ہمارے خواجہ کے کرم سے سوکھے درخت ہرے بھرے ہو گئے: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ کرم کی تاثیر و برکت ملاحظہ فرمائیے۔

اجمیر مقدس کے قرب و جوار میں ایک باغ تھا۔ اس باغ کا مالک ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ باغ کے درخت خشک ہو کر بے برگ وبار ہو گئے ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مٹی کے برتن میں پانی بھر کر دیا۔ اور فرمایا یہ پانی ان درختوں کی جڑوں میں ڈال دو!

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دیا ہوا پانی خشک درختوں کی جڑوں میں ڈال دیا گیا۔ جس کی برکت سے وہ باغ سرسبز وشاداب اور ہرا بھرا ہو کر پھل دار ہو گیا۔

(سیرت خواجہ غریب نواز: ص، ۳۰۹)

اے ایمان والو! جب ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ کرم کی برکت سے سوکھے درخت ہرے بھرے ہو سکتے ہیں تو ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظر عنایت سے ہمارا اسلام و ایمان کا شجر بھی سرسبز و شاداب اور ہرا بھرا ہو کر پھل دار ہو سکتا ہے۔ اور ہماری خشک حیات میں اطمینان و سکون کی رحمت و برکت سے شادابی اور تازگی میسر آ سکتی ہے۔

اس لئے میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ چلو اپنے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار انور کی حاضری اور زیارت سے مشرف ہو جاؤ۔ دین و دنیا کی ہر نعمت دولت حاصل ہو جائے گی۔

خواجہ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا
کھڑے ہیں کب سے بڑھائے ہم آس کا دامن
اٹھا بھی دیجئے دست دعا معین الدین

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد کی کرامتیں

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ اقدس مطلعِ انوار اور منبع کرامات ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد بھی آپ کی کرامتوں کے ظہور کا نورانی سلسلہ جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

حضور سید العلماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ

تو زمیں والوں پہ اللہ کا سایا خواجہ

ہمارے خواجہ کا آستانہ بیماروں کے لئے شفا خانہ: عاشقِ مدینہ امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور سے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا برکات احمد مرحوم جو میرے پیر بھائی ہیں اور میرے والدِ ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ۔

ایک ہندو کے سر سے پیر تک پھوڑے تھے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ کس قدر تھے۔ ٹھیک دوپہر کو وہ بیمار شخص آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لوٹتا اور کہتا: خواجہ اگن لگی ہے۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ وہ بیمار شخص بالکل اچھا ہوگیا۔

(الملفوظ، ج۳، ص:۴۷)

اے ایمان والو! ہر قسم کی بلا اور بیماری کے لئے ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آستانہ شفا خانہ ہے۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانہ سے
زمانے بھر کے ستائے ہوئے یہاں آتے ہیں
تیرا در ہے کہ دارالاماں غریب نواز

ہمارے خواجہ کی حکومت بدعقیدہ پر: آقائے نعمت مجدد اعظمِ دین وملت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بھاگل پور سے ایک صاحب ہر سال اجمیر شریف حاضر ہوا کرتے تھے، ایک وہابی رئیس سے ملاقات تھی، اس بدعقیدہ شخص نے کہا: میاں ہر سال کہاں جایا کرتے

ہو، بے کار اتنا روپیہ صرف کرتے ہو۔ انہوں نے کہا چلو! اور تم خود انصاف کی آنکھوں سے دیکھو، پھر تم کو اختیار ہے۔ خیر ایک سال وہ بدعقیدہ شخص ان کے ساتھ اجمیر شریف آیا۔ دیکھا کہ ایک فقیر سونٹا لئے روضہ شریف کا طواف کر رہا ہے اور یہ صدا لگا رہا ہے: خواجہ پانچ روپئے لوں گا اور ایک گھنٹہ کے اندر لوں گا اور ایک شخص سے لوں گا۔ جب اس وہابی کو خیال ہوا کہ اب بہت وقت گزر گیا ایک گھنٹہ ہو گیا ہوگا اور اب تک اسے کسی نے کچھ نہ دیا، جیب سے اس بدعقیدہ شخص نے پانچ روپئے نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھے اور کہا، لو۔ میاں تم خواجہ سے مانگ رہے تھے، بھلا خواجہ کیا دیں گے، لو ہم دیتے ہیں۔ فقیر نے وہ روپئے تو جیب میں رکھے اور ایک چکر لگا کر زور سے کہا: خواجہ! توری بلہاری جاؤں دلوائے بھی تو کیسے خبیث منکر سے۔ (الملفوظ، ج:۳،ص:۴۷)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر صدا لگانے والے اور بھیک مانگنے والے فقیر بھی روشن ضمیر ہوتے ہیں اسی لئے تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کے فقیر نے اپنی روشن ضمیری سے دیکھ لیا کہ پانچ روپئے دینے والا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عاشق اور خوش عقیدہ مسلمان نہیں ہے بلکہ وہابی بدعقیدہ ہے اور اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلا کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقت میں ہندوستان کے حاکم وراجہ ہیں اور آپ کی حکومت خوش عقیدہ مسلمان پر بھی ہے اور بدعقیدہ وہابی پر بھی آپ کی حکومت ہے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضور برہانِ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

سرکار کرم کے صدقہ میں خواجہ کا روضہ دیکھ لیا
خواجہ کی غریب نوازی کا دربار میں نقشہ دیکھ لیا

مسکین و تونگر سب یکساں جذبات سے کھنچے آتے ہیں
ایک قبر میں سونے والے کا انسانوں پہ قبضہ دیکھ لیا

ہمارے خواجہ نے قبر انور سے آواز دی: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قبر انور میں آج بھی زندہ ہیں اور تمام تصرفات کے ساتھ موجود ہیں اور روضۂ انور پر حاضری دینے والوں کی آہ وزاری اور فریاد ودعا وقرآنِ مجید کی تلاوت کو سنتے ہیں۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں کچھ عرصہ تک ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ معین الدین حسن سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ اقدس میں معتکف رہا، عرفہ کی رات تھی روضۂ مبارکہ کے نزدیک نماز ادا کی اور اسی جگہ قرآن مجید پڑھنے میں مشغول ہوگیا۔ تھوڑی رات گزری تھی کہ میں نے پندرہ پارے ختم کر لئے۔ سورہ کہف یا سورہ مریم میں ایک حرف مجھ سے چھوٹ گیا۔ حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ انور سے آواز آئی کہ یہ حرف، چھوڑ گئے، اسے پڑھو! میں نے اس حرف کو پڑھا۔ پھر دوبارہ آواز آئی، عمدہ پڑھتے ہو! خلف الرشید (یعنی اچھی اولاد) ایسا ہی کرتے ہیں۔ پھر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں قرآنِ کریم پڑھ چکا تو حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پائنتی سر رکھ دیا اور رو کر مناجات کی۔ کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں کس گروہ سے ہوں، یہی فکر تھی کہ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ اقدس سے آواز آئی کہ مولانا! جو شخص یہ نماز ادا کرتا ہے وہ بخشے ہوؤں میں سے ہے۔ پھر حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں کی طرف سر رکھ دیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک میں اس گروہ سے ہوں جیسا کہ فرمایا تھا۔ کچھ دیر کے بعد بہت سی نعمت حاصل کر کے واپس چلا آیا۔

(راحت القلوب، ص:۵۳)

ہمارے خواجہ نے اورنگ زیب عالمگیر کے سلام کا جواب دیا

حضرات! مشہور واقعہ ہے کہ ہندوستان کے باشاہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزارات پر حاضر ہوتے اور سلام کرتے، اگر مزار سے سلام کا جواب آجاتا تو ٹھیک ورنہ مزار کو توڑ کر زمین کے برابر کرادیتے۔

اسی مقصد وارادہ سے حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر شریف ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ اقدس پر حاضر ہوئے اور باآواز بلند سلام پیش کیا۔

ہمارے شیخ ولی کامل حضور بدرِ ملت علیہ الرحمہ کو اکثر بیان فرماتے ہوئے میں نے خود سنا ہے کہ حضرت اورنگ زیب عالم گیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دومرتبہ سلام پیش کیا تو بارگاہ خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جواب نہیں ملا مگر جب تیسری مرتبہ سلام پیش کیا تو قبرِ انور واقدس سے جواب آیا وعلیکم السلام یا حجۃ الاسلام۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جوابِ سلام سے حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک خاص قسم کا اثر ظاہر ہوا اور وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلال و بزرگی سے اس قدر متاثر ہوئے کہ درِ خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مراقبہ میں مشغول ہوگئے اور آپ پر نیند طاری ہوگئی۔ عالمِ خواب میں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے، خدمت عالیہ میں عرض کی کہ حضور نے میرے دومرتبہ سلام کرنے پر جواب مرحمت نہیں فرمایا بلکہ تیسری بار جوابِ سلام عطا فرمایا؟ تو ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب ارشاد فرمایا کہ جب تم نے مجھے سلام کیا تو اس وقت میں کعبہ معظّمہ کے پاس

سجدہ میں تھا، جلدی سے میں نے سجدہ پورا کر کے تمہارے سلام کا جواب دیا ملخصاً۔

(معین الارواح،ص:۳۱۶)

اے ایمان والو! ہمارے پیر و مرشد ولیٔ کامل حضرت مولانا بدر الدین احمد قادری رضوی حضور بدرِ ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر عرسِ خواجہ کے موقعہ پر اس نورانی واقعہ کو بیان فرماتے تھے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس قدر عظمت و بزرگی سے نوازا ہے کہ وقت کے بادشاہ و امیر اور غریب، سب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ انور پر حاضری دیتے نظر آتے ہیں اور اپنے من کی مرادیں، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درِ اقدس سے حاصل کرتے نظر آتے ہیں۔

مسکین و تونگر یکساں جذبات سے کھنچے آتے ہیں
ایک قبر میں سونے والے کا انسانوں پہ قبضہ دیکھ لیا

ہمارے خواجہ کا ہاتھ قبر سے باہر آیا اور مصافحہ کیا: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس شان کے ولی اور بزرگ ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت مولانا جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے سفر نامہ میں سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانۂ پاک کی حاضری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ۔

اجمیر شریف کی سرزمین میں سلسلۂ چشتیہ کے سرکردہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آسودۂ خاک ہیں، آپ کی قبر شریف کے پائیں انار کا ایک درخت

تھا جس کی یہ خاصیت تھی کہ جو شخص سات انار کھا لیتا وہ ولی ہو جاتا اور جس نے اولاد کی آرزو کے ساتھ کھایا حق تعالیٰ نے اس کو فرزند عطا کیا، ہندوستان میں آپ ہی کے قدم سے اسلام آیا۔ فقیر جب آپ کے مزار پر حاضر ہوا تو عرض کیا السلام علیکم یا خواجہ معین الدین چشتی ! یا خواجہ اپنا دستِ مبارک دیجئے، دست بوسی کروں۔ اسی وقت مزار مبارک سے ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا نورانی ہاتھ باہر کر دیا اور سلام کا جواب بھی دیا۔ میں نے اپنے خواجہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر مصافحہ کیا اور آپ کے دستِ نورانی کو چوما اور بوسہ دیا۔ (سیرتِ خواجہ غریب نواز، ص:۳۱۷)

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ سلطان الہند عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دربار میں آنے والے ہر سائل کے سوال کو پورا فرماتے نظر آتے ہیں۔

سائل وزائر کی آرزو تھی کہ مصافحہ کروں گا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قبر نور سے دستِ نور کو باہر فرما کر مصافحہ کی سعادت عطا فرما دی۔

خوب فرمایا حسن رضا بریلوی نے

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

ہمارے خواجہ نے پان عطا فرمایا: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت و بزرگی کا یہ عالم ہے کہ اپنے عاشقوں کے خواب میں تشریف لا کر نصیبہ جگا دیا کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔

ہمارے مرشد اعظم سید الاولیاء حضرت میر سید محمد ترمذی ثم کالپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلۂ قادریہ کے مشہور بزرگ ہیں۔

علامہ میر غلام علی آزاد چشتی بلگرامی حضرت سید محمد ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حاضری اجمیر شریف کے تذکرے میں لکھتے ہیں کہ۔

آپ کا معمول تھا کہ ہر سال ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور کی زیارت و حاضری کے لئے اجمیر شریف حاضر ہوتے تھے۔ایک بار آپ آٹھ روز تک اجمیر شریف میں حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر حاضر رہے۔ایک دن دراقدس پر مراقبہ میں مشغول تھے کہ آپ پر نیند کا غلبہ ہوا۔عالم خواب میں سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور آپ کو پان کی ایک گلوری عنایت فرمائی میرے آقا حضرت سید محمد ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیدار ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ پان کی گلوری آپ کے ہاتھ میں موجود تھی۔ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حضرت سید محمد ترمذی کالپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبوبیت ومقبولیت کا یہ عالم تھا کہ جس جگہ اور جس وقت بھی آپ چاہتے روحانی ملاقات سے مشرف ہوجاتے۔ (میرتِ خواجہ غریب نواز،ص:۳۱۸)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عطا ونوازش کا ابرِ کرم عالمِ بیداری ہی میں نہیں بلکہ عالم خواب میں بھی برستا نظر آتا ہے۔

بیدم وارثی فرماتے ہیں۔

لحد میں،روزِ قیامت میں،دین و دنیا میں
تمہارے نام کا ہے آسرا غریب نواز
تمہارے در کی گدائی ہے آبرو میری
تمہاری دید میرا مدعا غریب نواز

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے خلفاء کرام کی تعدادا کی ایک طویل فہرست ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک ہندوستان کے ہر علاقہ میں اسلام کی تعلیم وتربیت کا مرکز قائم کرنا چاہتے تھے، یہی وجہ تھی کہ آپ نے اپنے بے شمار مخلص ومتقی مریدوں کو علومِ ظاہری وباطنی سے آراستہ فرما کر نعمتِ خلافت سے سرفراز فرمایا اورانہیں ملک کے گوشہ گوشہ میں مذہبِ اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے متعین فرمایا۔

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت وروحانیت کا مختصر تذکرہ اس لئے کر رہا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبتِ پاک میں رہنے والے اور آپ کی نگاہِ ناز سے سنورنے اور نکھرنے والے مرید وخلیفہ کس قدر بزرگی اور کرامت والے تھے۔

تمہارے در کی کرامت یہ بارہا دیکھی
غریب آئے ہیں اور ہو گئے غریب نواز

(حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ)

ہو نظر آپ کی تو بن جائے
بے ہنر باہنر غریب نواز

(مفتی رجب علی علیہ الرحمہ)

حضرت قطب الدین بختیار کاکی: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ اولیاء کرام میں بہت بلند ہے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عظیم الشان بزرگ و ولی آپ ہی کے مرید وخلیفہ ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر شریف میں جلوہ افروز رہتے اور دور ودراز علاقوں میں تبلیغِ دین اور سلسلے کا کام حضرت قطب صاحب انجام دیتے تھے۔

حضرت قطب صاحب سترہ یا بیس سال کی عمر میں حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوئے اور زندگی کی آخری سانس تک رشد وہدایت کا مقدس فریضہ اپنے پیرومرشد کی رہنمائی میں انجام دیتے رہے۔

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت کی برکت اور تعلیم وتربیت کا اس قدر اچھا اثر حضرت قطب صاحب پر مرتب ہوا کہ آپ کی ذات سے بے شمار کرامات کا ظہور ہونے لگا۔

حضرت قطب صاحب کا لقب کاکی کیوں پڑا: شیخ المشائخ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والوں پر فاقے ہونے لگے، ایک مرتبہ تین روز تک گھر میں فاقہ رہا اہلیہ محترمہ نے فاقہ اور تنگدستی کی شکایت حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کردی۔ حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا: ہمارے حجرے کے طاق میں سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر ضرورت کے مطابق کاک (روغنی روٹی) لے لیا کرو اور گھر والوں اور درویشوں کو کھلا دیا کرو! اب ہر دن اہلیہ محترمہ قدرتِ الٰہی سے اس طاق میں سے گرم گرم روٹیاں لیتی جاتیں اور گھر والوں اور فقراء ومساکین کو کھلاتی رہتیں۔ اسی وجہ سے حضرت قطب صاحب کاکی کے لقب سے مشہور ہوئے۔

(مونس الارواح، ص:٦٥، مرأۃ الاسرار، ص:٦٩١)

حضرت قطب صاحب روشن ضمیر تھے: ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

خدمتِ اقدس میں ایک شخص نے اپنی غریبی اور محتاجی کی شکایت کی، تو حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: اگر میں یہ کہوں کہ میری نگاہ عرشِ معلیٰ تک دیکھتی ہے تو کیا تم یقین کرلو گے؟ اس شخص نے کہا: ہاں، بلکہ اس سے بھی آگے۔ تو آپ نے فرمایا: جب تم اس قدر جانتے ہو تو پھر سن لو کہ تم نے جو چاندی کے وہ اسّی سکے مکان میں چھپا رکھے ہیں انہیں سکوں سے کھانے پینے کا انتظام کیوں نہیں کرتے؟ پہلے تم ان چاندی کے اسّی روپیوں کو خرچ کرلو پھر غریبی اور محتاجی کی شکایت کرنا۔ وہ شخص حضرت قطب صاحب کی روشن ضمیری سے اپنا راز کھلتا ہوا دیکھا تو بہت شرمندہ ہوا اور توبہ کیا پھر زمینِ خدمت کو بوسہ دیکر گھر لوٹ گیا۔ (سیر الاولیاء، ص:٦٢)

حضرت قطب صاحب کے بوریے کے نیچے خزانہ: حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ عالیہ میں ملک اختیار الدین ایبک حاجب نے روپیوں سے بھری ہوئی تھیلی کا نذرانہ پیش کیا، آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر آپ جس بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے اس کا ذرا سا کونا اٹھا دیا تو ملک اختیار الدین نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ چٹائی کے نیچے سونے کے سکوں کی ایک نہر موجود ہے۔

حضرت قطب صاحب نے فرمایا ہمیں تمہارے نذرانہ کی ضرورت نہیں ہے اسے واپس لے جاؤ۔ (سیر الاولیاء، ص:٦٣)

اے ایمان والو! یہ کرامت و بزرگی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہیں بلکہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید و خلیفہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔

جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید و خلیفہ کو اللہ تعالیٰ نے روشن

ضمیر اور خزانوں کا مالک ومختار بنایا ہے تو ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روشن ضمیری اور تصرف واختیار کا کیا عالم ہوگا۔

اور میں کہنا چاہوں گا کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا جان محبوب خدا رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان وشوکت اور عظمت و بزرگی کا عالم کیا ہوگا۔

سرکارِ مدینہ کے صدقہ میں عطا کر دو
دولت بھی تمہاری ہے منگتا بھی تمہارا ہے
وہ ہند کے راجہ ہیں میں ان کا بھکاری ہوں
خالی میں چلا جاؤں کب ان کو گوارہ ہے
سرکارِ مدینہ کے نائب ہیں میرے خواجہ
اجمیر کی گلیوں میں طیبہ کا نظارہ ہے
رحمت کی گھٹا بن کر برسا جو غریبوں پر
اجمیر میں ایک ایسا اللہ کا پیارا ہے

(رازؔ الہ آبادی)

حضرت قطب صاحب کا وصال: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدِ صادق اور خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شبِ دوشنبہ چودہ ربیع الاول شریف ۶۳۳ھ میں وصال فرمایا۔

(سیر الاولیاء، ص:۶۵، فرشتہ، ج:۲، ص:۶۲۰)

حضرت قطب صاحب کی نمازِ جنازہ: حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت تھی کہ میری نمازِ جنازہ وہ شخص پڑھائے جس نے کبھی حرام کام نہ کیا ہو اور عصر کی سنت ترک نہ کی ہو اور تکبیر اولیٰ اس کی کبھی فوت نہ ہوئی ہو۔

خلقِ خدا انتظار میں تھی کہ وہ نیک بخت کون ہے؟ اور یہ عظمت وسعادت کس کے حصہ میں آتی ہے۔

سلطان شمس الدین التمش جو قطب صاحب کے مرید وخلیفہ اور دہلی کے بادشاہ تھے۔ ایک طرف کھڑے تھے۔ جب کوئی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے آگے نہ بڑھا تو سلطان شمس الدین التمش اپنے پیرومرشد کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اور کہا کہ میں چاہتا تھا کہ کوئی میرے حال سے مطلع نہ ہولیکن پیرومرشد نے میرا حال ظاہر فرما دیا۔ سلطان شمس الدین التمش نے اپنے پیرومرشد حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (خزینہ، ج:۱،ص:۲۷۵)

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار انور واقدس مہرولی شریف دہلی میں مرجعِ خلائق ہے۔

ہمارے خواجہ فنا فی الرسول تھے: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آقا محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عشق و محبت میں وارفتہ اور فنا تھے۔

مشفق ومہربان نبی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے وابستگی اور وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ جب محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے یا حدیث نبوی بیان فرماتے تو آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔

ایک مرتبہ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر افسوس ہے جو قیامت کے دن آپ سے شرمندہ ہوگا، اس کا ٹھکانا کہاں ہوگا، جو آپ سے شرمندہ ہو وہ کہاں جائیگا۔ یہ فرمانے کے بعد ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے اختیار رونے لگے۔ (دلیل العارفین، ص:۱۰)

ہمارے خواجہ کی عبادت وریاضت: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی یعنی چالیس سال تک رات میں سوئے نہیں بلکہ پوری رات عبادت کرتے رہے۔

(سیدالعلماء بحوالہ اہلِ سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص ۵۳)

ہمارے خواجہ کی تعلیمات وارشادات: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ الشیوخ مرشدِ راہِ شریعت وطریقت اور حقیقت، اسرارِ ربانی کے راز دار، سرزمینِ ہند میں نائبِ رسول اللہ تھے۔ جہاں آپ کی ذاتِ اقدس مجسم کرامت تھی وہیں آپ کی مجالس ومحافل رشد وہدایت، تعلیم وتلقین کی اعلیٰ ترین درسگاہ تھی۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات وارشادات کو آپ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھ لیا کرتے تھے جو تزکیۂ نفس اور راہِ ہدایت کے لئے سرچشمہ ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ نے فرمایا بہترین اطاعت: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بروز قیامت حشر کا میدان آگ کے دھوئیں سے بھر جائیگا، جو شخص بھی اس دن کے عذاب سے محفوظ ومامون ہونا چاہتا ہے، اس شخص کو وہ اطاعت وفرمابرداری کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی بہترین اطاعت ہو۔ لوگوں نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا، یا مرشد وہ کون سی اطاعت ہے؟ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب ارشاد فرمایا کہ دکھ، درد والوں کی فریاد سننا، مسکینوں غریبوں کی حاجت پوری کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے۔

اول: دریا کی طرح سخاوت

دوم: سورج کی طرح شفقت

سوم: زمین کی طرح تواضع اور انکساری۔

فرمایا کرتے تھے جس کسی نے نعمت پائی سخاوت ہی کی بدولت پائی۔

اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سچا مومن وہ ہے جو اپنی طرف سے خلقِ خدا کو کسی طرح کا کوئی رنج اور تکلیف نہ پہنچائے۔ (سیر الاولیاء، ص:۵۶)

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ پاک کتنا جامع اور مانع ہے۔ مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ جس کو تھوڑی سی عزت یا طاقت یا دولت نصیب ہو جاتی ہے وہ ہر کسی کو اپنا غلام اور مدح خواں بنانا چاہتا ہے اور اگر اس کی مدح خوانی اور چمچہ گیری نہ کی جائے تو ظلم وستم کر کے اس شخص کو رنج والم پہنچایا جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص خود اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب کا شکار ہو کر ذلیل و رسوا ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے پیارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانِ ذیشان کے مطابق دولت مند ہونے کے بعد غریبوں کی مدد کریں۔ طاقت وقوت حاصل ہونے کے بعد مظلوموں کی مدد کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری عزت و عظمت اور نعمت و دولت کو برباد وتباہ ہونے سے محفوظ رکھے۔

حضرات! نیکی کا اجر بہت عظیم ہے اور بدی کا بدلہ بڑا خطرناک ہے (الامان والحفیظ)

ہمارے خواجہ کے ارشادات

صحبت کی تاثیر: حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے۔

''اَلصُّحْبَۃُ تُؤثِّرُ'' یعنی صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اگر کوئی برا شخص نیکوں کی صحبت اختیار کرے تو اس کے نیک ہو جانے کی امید ہے اور اگر کوئی نیک شخص بروں کی صحبت میں بیٹھنے لگے تو وہ بھی برا ہو جائیگا، کیوں کہ جس کو بھی کچھ حاصل ہوا ہے وہ صحبت سے ہی ملا ہے اور جو نعمت ملی وہ نیک لوگوں ہی کے ذریعہ میسر آئی۔ پھر فرمایا کہ اہلِ سلوک کے نزدیک نیک لوگوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بروں کی صحبت برے کام سے زیادہ بری ہے۔ (دلیل العارفین، ص:۴۶)

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

حکایت: خلیفۂ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں عراق کا بادشاہ ایک جنگ میں گرفتار ہو کر آیا، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو مسلمان ہو جائے تو عراق کی بادشاہت پھر تجھے سونپ دی جائیگی۔ اس نے انکار کر دیا۔ تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اِمَّا الْاِسْلَامُ وَاِمَّا السَّیْفُ

یعنی اسلام قبول کر و یا قتل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اس بادشاہ نے پھر بھی اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تلوار لاؤ! وہ بادشاہ نہایت عقل مند تھا۔ آپ سے مخاطب ہو کر اس نے کہا، میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلا دو! حکم ہوا کہ

اس کو پانی پلایا جائے۔ بادشاہ نے مٹی کے برتن میں پانی پینے کی خواہش ظاہر کی۔ جب مٹی کے برتن میں پانی اسے دیا گیا تو اس نے کہا کہ مجھ سے وعدہ کرو کہ میں جب تک یہ پانی نہ پی لوں مجھے قتل نہ کرو گے۔ آپ نے فرمایا اچھا میں نے وعدہ کیا کہ جب تک تو یہ پانی نہیں پی لے گا میں تجھے قتل نہ کروں گا۔

بادشاہ نے فوراً پانی کا کوزہ زمین پر پٹک دیا، مٹی کا برتن ٹوٹ گیا اور پانی زمین میں جذب ہو گیا۔ پھر کہا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک میں یہ پانی نہ پی لوں گا قتل نہ کیا جاؤں گا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی عقل مندی اور دانائی سے حیرت زدہ ہو گئے اور فرمایا جاؤ تجھے معاف کیا۔ پھر اس بادشاہ کو ایک صالح اور زاہد شخص کے حوالہ کیا جب بادشاہ نے اس نیک شخص کی صحبت میں کچھ دن گزارے تو اس کی اچھی صحبت نے بادشاہ پر اس قدر اچھا اثر کرنا شروع کر دیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس بادشاہ نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں خود پیغام بھیجا کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ اس بادشاہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب میں تجھے عراق کی حکومت دیتا ہوں، مگر اس نے جواب دیا کہ مجھے ملک اور سلطنت نہیں چاہئے المختصر پھر آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ وہ بادشاہ کس قدر عقل منداور دانا تھا۔ (دلیل العارفین، ص:۴۷)

حضرات! بادشاہ کافر تھا مگر نیک و صالح کی صحبت نے اس کافر بادشاہ کو مسلمان و مومن بنا دیا۔ یہ ہے اچھوں کی صحبت کی برکت۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

صحبت صالح ترا صالح کند صحبتِ طالح ترا طالح کند

ہمارے خواجہ فرماتے ہیں: نماز قرب کا ذریعہ ہے: ہند کے راجہ ہمارے

پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صرف نماز ہی ایسی عبادت ہے جس کے ذریعہ لوگ بارگاہِ رب تعالیٰ سے قرب حاصل کر سکتے ہیں۔

اس لئے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

"اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ" یعنی نماز مومنوں کے لئے معراج ہے۔

ہر مقام میں نماز ہی سے نور حاصل ہوتا ہے اور نماز ہی بندے کو خدا سے ملاتی ہے، نماز ایک راز ہے، جو بندہ اپنے خالق و مالک سے کہتا ہے وہی قرب الٰہی پا سکتا ہے جو اس راز کو راز رکھنے کے لائق ہو۔ اور یہ راز بھی نماز کے سوا کسی اور طریقے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

"اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ" یعنی نماز ادا کرنے والا اپنے رب تعالیٰ سے راز کی باتیں کرتا ہے۔ (دلیل العارفین، ص:۲)

دو فرشتوں کا نزول: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امام خواجہ ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اپنے وقت کے عظیم الشان فقیہ و امام تھے ان کی تفسیر (تنبیہ) میں لکھا ہے کہ ہر روز دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک کعبہ کی چھت پر کھڑا ہو کر آواز دیتا ہے کہ۔

اے انسانو اور جنو! سن لو اور سمجھ رکھو! کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا قائم کیا ہوا فرض ادا نہیں کرتا، وہ شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت و پناہ سے باہر ہے۔

اور دوسرا فرشتہ محبوبِ خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضہ اطہر کی چھت پر (یعنی مسجدِ نبوی شریف کی چھت پر) کھڑا ہو کر آواز دیتا ہے کہ اے آدمیو! اور جناتو! سن لو! اور اچھی طرح جان لو! کہ جو شخص سنتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ادا نہیں کرتا وہ شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا۔ (دلیل العارفین، ص:۲)

نماز کے لئے جلدی کرو: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو وقت سے پہلے ہی نماز کے لئے تیار ہو جایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس میں کیا حکمت؟ تم سب لوگ وقت سے پہلے ہی تیار ہو جایا کرتے ہو، کیا سبب ہے؟ تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ سبب یہ ہے کہ جب وقت ہو تو فوراً نماز ادا کرلیں۔ جب تیار نہ ہوں گے تو شاید وقت گزر جائے، پھر یہ منہ اپنے پیارے نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کس طرح دکھا سکیں گے، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

"عَجِّلُوْا بَا لتَّوْبَۃِ قَبْلَ الْمَوْتِ وَعَجِّلُوْا بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْفَوْتِ"

یعنی مرنے سے پہلے توبہ کے لئے جلدی کرو اور وقت گزر جانے سے پہلے نماز کے لئے جلدی کرو۔ (دلیل العارفین، ص:۱۰)

اے ایمان والو! ہم اپنی بدتر حالت پر جس قدر آنسوں بہائیں اور روئیں تو کم ہے۔ آج مسلمانوں میں شوقِ نماز نہیں، آج ہمارے دلوں میں جذبۂ نماز نہیں اور اگر کچھ نمازیں پڑھ بھی لیا تو جلدی جلدی، نہ قیام سنت کے مطابق، نہ رکوع وسجود سنت کے مطابق۔ اور وقت ہوتے ہوئے بھی دنیوی کام ہم پر غالب نظر آتے ہیں اور ہم یہی سوچتے رہتے ہیں کہ ابھی وقت باقی ہے پڑھ لیں گے اور پتہ چلا کہ وقت گیا اور نماز بھی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سچا پکا نمازی بنادے۔ آمین ثم آمین۔

ہمارے خواجہ سنتوں کے پیکر تھے: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ہر سنت پر عامل تھے، آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

میں اور شیخ اجل شیرازی ایک مقام پر بیٹھے تھے کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔

شیخ اجل شیرازی نے تازہ وضو کیا لیکن انگلیوں میں خلال کرنا بھول گئے۔ غیبی فرشتے نے آواز دی اے شیخ اجل ! تم تو ہمارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دوستی کا دعویٰ کرتے ہو اور ان کی سنت کو ترک کرتے ہو۔ شیخ اجل نے یہ آواز سن کر قسم کھائی کہ انشاء اللہ تعالیٰ مرتے دم تک میں کوئی سنت ترک نہیں کروں گا۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے شیخِ اجل شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت متفکر پا کر حالات معلوم کیے تو شیخ اجل نے فرمایا کہ جس دن مجھ سے انگلیوں کا خلال بھول کر چھوٹ گیا، میں فکر میں ہوں کہ یہ منہ اپنے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بروز قیامت کیسے دکھاؤں گا۔

(دلیل العارفین، ص:۳۰)

اے ایمان والو! یہ عبرت و نصیحت آموز واقعہ سننے کے بعد یقیناً ہمارے قلوب میں سنتوں کا جذبہ پیدا ہو گیا ہو گا کہ ہمارے اسلاف، بزرگانِ دین انگلیوں میں خلال کی سنت بھول کر چھوٹنے پر بھی کس قدر غمگین و متفکر ہو جایا کرتے تھے اور ایک ہمارا حال ہے کہ فرض و واجب ہر دن ترک و قضاء کرتے نظر آتے ہیں پھر بھی ہم کو نہ کوئی فکر لاحق ہوتی ہے اور نہ ہی غم ہوتا ہے۔

آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ : غور و فکر کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ آج ہم صرف دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں، قبر و حشر سے بے خوف اور نڈر ہو چکے ہیں۔ قبر کے عذاب اور قیامت کے طوفان سے غافل ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہمارے دلوں سے ختم ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اپنا محبوب و نیک بندہ بناتا ہے تو اس شخص کے قلوب کو اپنی خشیت کا منبع و معدن اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کا سفینہ اور مدینہ بنا دیتا ہے۔

ہمارے خواجہ کا ارشاد کہ ہر عضو تین بار دھونا سنت ہے: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کتاب الصلوٰۃ مسعودی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یہ حدیث درج ہے کہ ہمارے پیارے سرکار احمد مختار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وضو میں ہر عضو کو تین بار دھونا میری اور تمام انبیاء کرام کی سنت ہے اور اس سے زیادہ کرنا ستم ہے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ سید الاصفیاء حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کے وقت ہاتھ صرف دو مرتبہ ہی دھوئے، جب نماز ادا کر چکے تو اسی رات خواب میں مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا فضیل! مجھے تعجب ہے کہ تم نے وضو میں میری سنت ترک کر دی اور تم نے ناقص وضو کیا۔ حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈرے، سہمے، لرزتے، کانپتے خواب سے بیدار ہوئے فوراً تازہ وضو کر کے نماز ادا کی اور ترکِ سنت پر کفارہ کے طور پر ایک سال تک پانچ سو رکعت نماز ہر دن ادا کرتے رہے۔ (دلیل العارفین، ص:۳۰)

باوضو سونے کی برکتیں: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو باوضو سوتا ہے تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ جب تک وہ بیدار نہ ہو اس کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کے حق میں دعا کرتے رہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! اس بندے پر رحم فرما کر بخش دے کہ یہ نیکی اور طہارت کے ساتھ سویا ہے پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ جب باوضو سوتا ہے تو فرشتے اس کی روح کو عرش کے نیچے لے جاتے ہیں جہاں اس کو بارگاہِ الٰہی سے خلعتِ فاخرہ عطا ہوتا ہے اور فرشتے اس کو واپس لے آتے ہیں اور جو شخص بے طہارت سوتا ہے اس کی روح کو پہلے آسمان ہی سے واپس بھیج دیا

جاتا ہے اور فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اس لائق نہیں کہ اسے اوپر لے جایا جائے۔

(دلیل العارفین، ص: ۳۔۴)

اے ایمان والو! باطہارت اور وضو کے ساتھ رہنا اور سونا اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت زیادہ پسند و محبوب ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پاک اس کا پیارا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم محبوب پاک۔ اللہ تعالیٰ کا دین، اسلام، پاک، اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک، صحابہ پاک، اولیاء پاک اور جو مومن و مسلمان پاک رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو محبوب و مقبول بنالیتا ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: داہنا ہاتھ منہ دھونے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے ہے اور بایاں ہاتھ استنجا کرنے کے لئے ہے۔ اور پھر ارشادِ مبارک ہوا کہ جب آدمی مسجد میں داخل ہو تو سنت یہ ہے کہ پہلے داہنا قدم مسجد کے اندر رکھے اور جب مسجد سے باہر نکلے تو بایاں قدم پہلے باہر نکالے۔

پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آئے، بھول کر پہلے بایاں قدم مسجد میں رکھ دیا۔ اسی وقت غیب سے آواز آئی، ثور (یعنی بیل) خدا کے گھر، مسجد میں اس طرح بے ادبی سے گھس آتا ہے۔ اسی دن سے لوگ آپ کو سفیان ثوری کہنے لگے۔ (دلیل العارفین، ص: ۴)

حضرات! اس واقعہ سے پتہ چلا کہ پہلے دہنا قدم مسجد میں رکھنا مسجد کا ادب ہے اور پہلے بایاں قدم مسجد میں رکھنا مسجد کی بے ادبی ہے۔

اور باادب خوش نصیب اور بے ادب بدنصیب۔

نمازِ فجر کے بعد لمحہ لمحہ رحمت برستی ہے: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ والے، عشق و معرفت والے فجر کی

نماز ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہونے تک اپنے مصلے ہی پر بیٹھے رہتے ہیں اور ذکر وفکر میں مشغول رہتے ہیں تا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب ومقبولیت حاصل ہو اور انوار الٰہی کی تجلی ان پر لمحہ لمحہ برستی رہتی رہے۔ اس شخص کے لئے ایک فرشتہ کو حکم ہوتا ہے کہ وہ جب تک مصلے پر سے نہ اٹھے اس کے پاس کھڑا رہے اور اس کے حق میں اللہ تعالیٰ سے بخشش ومغفرت کی دعا کرتا رہے۔ (دلیل العارفین، ص:۴)

تمام گھر والوں کی بخشش ہو جاتی ہے: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب عمدہ میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شیطان ابلیس کو بہت مایوس اور غمگین دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شیطان ابلیس سے اس کا سبب دریافت فرمایا تو وہ ملعون کہنے لگا کہ میری مایوسی اور رنج وغم کا سبب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کے چار عمل ہیں۔

(۱) پہلا یہ کہ جو لوگ مؤذن ہیں اذان دیتے ہیں۔ جب وہ مؤذن اذان دیتے ہیں تو جو لوگ اذان سنکر اذان کے جواب دینے میں مشغول ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اذان دینے والے اور اذان کا جواب دینے والے سب کو بخش دیتا ہے۔

(۲) دوسرے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے لئے جہاد کے لئے نکلتے ہیں اور نعرۂ تکبیر لگا کر راہِ خدا میں جنگ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس مجاہد کے تمام متعلقین کو بخش دیتا ہے۔

(۳) تیسرے وہ لوگ جو رزقِ حلال کماتے ہیں اور اس سے خود کھاتے ہیں اور اوروں کو بھی کھلاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

(۴) چوتھے وہ لوگ جو فجر کی نماز ادا کر کے سورج نکلنے تک یادِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور پھر اشراق کی نماز ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے ستر ہزار

احباب ورشتہ دار اور گھر والوں کی بخشش فرماتا ہے اور دوزخ کے عذاب سے خلاصی عنایت فرماتا ہے۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نورانی حکایت بیان فرمائی کہ میں نے فقہ اکبر میں لکھا دیکھا کہ امام الائمہ امام المتقین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ ایک کفن چور چالیس برس تک مُردوں کے کفن چراتا رہا جب وہ مرا تو لوگوں نے اس کفن چور کو خواب میں دیکھا کہ جنت میں ٹہل رہا ہے۔ اس سے پوچھا کہ تیرا عمل تو ایسا نہ تھا کہ تو جنت میں ٹہلتا۔ تو وہ بولا کہ اللہ تعالیٰ کو میرا ایک عمل پسند آگیا، وہ عمل یہ کہ فجر کی نماز کے بعد میں اپنے مصلے پر بیٹھ کر سورج نکلنے تک یادِ الٰہی میں مشغول رہ کر پھر اشراق کی نماز ادا کرتا میرا رب تعالیٰ رحمٰن ورحیم مولیٰ چونکہ اندک پذیر اور بسیار بخشش یعنی تھوڑے عمل کو قبول کر لے اور بدلے میں بہت زیادہ دینے والا ہے اس لئے اس نے اپنے بے حساب فضل وکرم سے میرے اس عمل کی برکت سے مجھے بخش دیا اور مجھے اس درجہ پر پہنچا دیا۔ (دلیل العارفین، ص:۵)

حضرات! نیکی اور بھلائی کرنے میں جلدی کرو جو بھی نیکی مل جائے ہاتھ سے جانے نہ دو۔ نہ جانے میرا رحمٰن ورحیم رب تعالیٰ کون سی نیکی قبول فرما کر بخش دے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم بے حساب ہے، نیکیوں اور بھلائیوں میں حصہ لیتے رہو اور اپنی نظر فضل ربی پر جمائے رہو، بس اس کے فضل وکرم کے التفات کی ضرورت ہوتی ہے پھر بیڑا پار ہے

تیرا کرم رہے تو سلامت ہے زندگی
تیرا کرم نہ ہو تو قیامت ہے زندگی

پانچ چیزوں کا دیکھنا عبادت ہے: حضرت قطب الدین بختیار کاکی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پانچ چیزوں کا دیکھنا عبادت ہے۔

پہلی چیز: اپنے ماں پاب کے چہرہ کو دیکھنا۔ حدیث شریف میں ہے جو فرزند اپنے ماں باپ کے چہرہ کو محبت سے دیکھتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

پھر ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ۔

حکایت: ایک شخص بدافعال و بدکردار تھا اور بہت بدنام تھا۔ اس کے انتقال کے بعد لوگوں نے خواب میں اس شخص کو جنت میں حاجیوں کے گروہ کے ساتھ ٹہلتے ہوئے دیکھا تو اس شخص سے پوچھا کہ تجھے یہ مرتبہ کیسے مل گیا، جب کہ تو بدکار تھا۔ تو اس شخص نے جواب دیا: بے شک میں بہت بدکار و بدافعال تھا لیکن جب میں گھر سے نکلتا تو اپنی بوڑھی ماں کے قدموں پر سر رکھ دیتا اور میں اپنی ماں کا بہت ادب و احترام کیا کرتا تھا اور میری بوڑھی ماں مجھے بہت دعائیں دیتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے اور تجھے حج کا ثواب عطا فرمائے۔ رحمٰن ورحیم اللہ تعالیٰ نے میری ماں کی دعا قبول کی اور میرے گناہوں کو بخش دیا اور مجھے جنت میں حاجیوں کے گروہ کے ساتھ جگہ دی۔

پھر میرے پیارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسری حکایت بیان فرمائی کہ۔

حکایت: ایک مرتبہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ مرتبہ آپ کو کس طرح حاصل ہوا؟ تو حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا کہ میں جب سات سال کا تھا اور مسجد میں استاذ کے پاس قرآنِ مجید پڑھنے جایا کرتا تھا، جب میرے استاذ نے یہ آیت کریمہ

"وَبِا لْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا" پڑھائی

یعنی ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔

تو میں نے اپنے استاذ محترم سے اس آیت کا مطلب معلوم کیا تو استاذ معظم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جس طرح میری یعنی اپنے استاذ کی خدمت بجالاتے ہو، اپنے ماں باپ کی بھی خدمت واطاعت بجالاؤ۔ استاذ معظم سے یہ سنتے ہی گھر آیا اور ماں کے قدموں پر سر رکھ دیا اور ان سے عرض کیا کہ میری ماں، میرے حق میں دعا کر اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے تیری خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ جب میں نے اپنی ماں سے یہ درخواست کی تو میری ماں نے رحم کھا کر دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر قبلہ رخ ہوکر اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا اور میرے لئے دعا کی۔ یہ دولت ونعمت جو مجھے نصیب ہوئی یہ سب میری ماں کی دعا کی وجہ سے تھی۔

اور حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ سخت سردی کے موسم میں رات کے وقت میری ماں نے پانی طلب فرمایا، میں پانی کا پیالہ بھر کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی آنکھ لگ گئی تھی اور وہ سوگئیں تھیں۔ میں نے جگایا نہیں اور پانی کا پیالہ رات بھر ہاتھ میں لئے ان کے سرہانے کھڑا رہا۔ چنانچہ رات کے آخری حصہ میں جب میری ماں بیدار ہوئیں تو مجھے پانی کا پیالہ لئے کھڑا دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ سخت سردی کی وجہ سے میرا ہاتھ بھی پیالہ سے چپک گیا تھا۔ جب میری ماں نے پانی کا پیالہ میرے ہاتھ سے لیا تو پیالہ کے ساتھ ہی میرے ہاتھ کا چمڑا بھی

نکل آیا، میری ماں کو رحم آ گیا اور مجھے اپنی گود میں لے لیا۔ پیار کیا اور بوسا لیا اور کہا اے جانِ مادر! تو نے میری خاطر بڑی تکلیف اٹھائی۔ یہ کہکر میرے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بخشے۔ میری ماں کی دعا قبول ہوئی اور یہ سب دولت میری ماں کی دعا کی بدولت مجھے نصیب ہوئی۔ (دلیل العارفین، ص: ۲۰۔۲۱)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ جس شخص سے راضی اور خوش ہوتا ہے اسی خوش نصیب کو ماں باپ کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

ماں باپ کی دعا انبیاء کرام کی دعا کے مثل ہوا کرتی ہے، ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں رد نہیں ہوتی اور ماں باپ کی بد دعا کا اثر دین و دنیا دونوں کو خراب و برباد کر دیتی ہے۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے ماں باپ کو راضی اور خوش رکھیں اور ان کی خدمت کر کے دعائیں حاصل کریں تاکہ دنیا بھی کامیاب رہے اور آخرت بھی آباد رہے۔

دوسری چیز: قرآن شریف کو دیکھنا۔ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ۔

قرآن شریف کو دیکھنا ثواب ہے۔ جو شخص کلام اللہ شریف کو دیکھتا ہے یا دیکھ کر پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص کو دو ثواب دو۔ ایک قرآن شریف پڑھنے کا، دوسرا قرآن شریف دیکھنے کا۔ اور ہر حرف کے بدلے میں اس شخص کو دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں اور دس بدیاں مٹائی جاتی ہیں۔

پھر اسی موقعہ پر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی۔

قرآن شریف کے ادب کی برکت

حکایت: کہ حضرت سلطان محمود غزنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد کسی نے

ان کوخواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو حضرت محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ میں کسی کے گھر مہمان تھا۔ رات کو جس کمرے میں مجھے آرام کرنا تھا وہاں ایک طاق میں قرآن شریف رکھا ہوا تھا۔ میں نے دل میں سوچا کہ اس کمرے میں قرآن پاک رکھا ہوا ہے میں کس طرح سوؤں گا۔ پھر خیال آیا کہ قرآن شریف کسی اور کمرے میں رکھ دیا جائے مگر پھر خیال آیا کہ اپنے آرام کے خاطر میں کیوں اسے باہر کروں۔ جب میری موت ہوئی تو قرآن شریف کے ادب کے سبب میں بخش دیا گیا۔ (دلیل العارفین، ص:۲۱)

پھر میرے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ

قرآن شریف کے ادب کی رحمت

حکایت: پہلے زمانے میں ایک فاسق وگنہگار جوان تھا جس کی بدکاری سے لوگوں کونفرت تھی۔ جب وہ بدکار وگنہگار جوان مرگیا تو خواب میں دیکھا گیا کہ وہ شخص سر پر تاج رکھے، جنتی لباس میں ملبوس فرشتوں کے ہمراہ جنت میں جا رہا ہے۔ اس شخص سے پوچھا گیا کہ تو بدکار وگنہگار تھا۔ یہ دولت کیسے حاصل ہوئی؟ تو اس شخص نے جواب دیا کہ دنیا میں مجھ سے ایک نیکی ہوئی وہ یہ ہے کہ جہاں کہیں قرآن شریف دیکھ لیتا، کھڑے ہوکر بڑے ادب سے عزت کی نگاہ سے اس کو دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن شریف کے ادب کے بدولت بخش دیا اور یہ درجہ عنایت فرمایا۔ (دلیل العارفین:۲۱۔۲۲)

قرآن شریف دیکھنے سے بینائی بڑھتی ہے: ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ۔

جو شخص قرآن شریف کو دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی بینائی زیادہ ہوجاتی ہے اور اس کی آنکھ کبھی نہیں دکھتی۔ (دلیل العارفین، ص:۲۱)

اے ایمان والو! قرآن شریف کا فیضان جاری و ساری ہے۔ ہمارے اسلاف، بزرگانِ دین اپنے دکھ درد اور بیماریوں کا علاج قرآن شریف سے کیا کرتے تھے اور آج ہمارا حال یہ ہے کہ انگریزی دواؤں پر ہی ہم بھروسہ کرتے ہیں۔

کاش! ہمارا بھروسہ کلام اللہ پر ہو جائے اور ہم قرآن کریم پڑھنا اپنی عادت بنا لیں تو قرآن پاک کے نور سے ہماری آنکھیں منور و مجلیٰ رہیں اور ہمارے قلوب بھی روشن ہو جائیں۔

درسِ قرآں جو ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ، نہ زمانے نے نہ دکھایا ہوتا

تیسری چیز: علماء کے چہرہ کو دیکھنا: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علماء کے چہرہ کو دیکھنا ثواب ہے۔ اگر کوئی شخص علماء کی طرف (محبت) سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت تک اس شخص کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتا رہتا ہے۔

اس کے بعد ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی محبت ہو، ہزار سال کی عبادت اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔

اور اگر وہ شخص اسی حال میں مر جائے تو اسے علماء کا درجہ ملتا ہے اور اس مقام کا نام علیین ہے۔ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص علمائے کرام کے پاس آمد و رفت رکھے اور (کم سے کم) سات دن ان کی خدمت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے اور سات ہزار سال کی نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔ ایسی نیکی کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت میں گزار دے۔ (دلیل العارفین، ص:۲۲)

پھر ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی۔
حکایت: پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو علمائے کرام اور مشائخ عظام کو دیکھ کر حسد و نفرت کیا کرتا تھا اور ان کو دیکھ کر اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا کرتا تھا۔ جب وہ شخص مر گیا تو لوگوں نے اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کرنا چاہا لیکن نہ ہوا۔ غیب سے آواز آئی کہ اس کو کیوں تکلیف دیتے ہو؟ اس نے دنیا میں علماء اور مشائخ سے اپنا چہرہ پھیرا تھا، اس لئے ہم نے اپنی رحمت سے اس کا منہ پھیر دیا ہے اور قیامت کے دن ریچھ (بھالو) کی صورت میں اس کا حشر کریں گے۔ (دلیل العارفین، ص:۲۲)

حضرات! آج کل تو کچھ مسلمان کہلانے والوں کی عادت ہی پڑ گئی ہے کہ جب تک علمائے کرام و مشائخ عظام کی غیبت و برائی نہ کر لیں تو ان کو سکون ہی نہیں ملتا۔ جب کہ حدیث پاک اور سرکار غریب نواز خواجۂ پاک کے ارشاد پاک سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہے کہ علمائے کرام اور مشائخ عظام کی خدمت و محبت کا صلہ اور بدلہ بخشش و نجات اور رحمتِ پروردگار ہے۔ اور ان کی غیبت و برائی سے دنیا میں رحمت و برکت اٹھ جاتی ہے اور بروز قیامت ریچھ یعنی بھالو کے جیسی شکل ہو جائے گی اور اسی صورت میں حشر ہوگا۔

حضرات! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے پناہ مانگتے ہوئے علمائے کرام اور مشائخ عظام سے محبت کرو اور ہرگز ہرگز علماء و مشائخ کی غیبت و برائی نہ کرنا ورنہ اس کا وبال و عذاب دین و دنیا دونوں کو تباہ و برباد کر دیگا۔

چوتھی چیز: خانۂ کعبہ کو دیکھنا: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خانۂ کعبہ کو دیکھنا ثواب ہے۔

ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص خانۂ کعبہ

کی زیارت کرے گا وہ عبادت میں داخل ہوگا، اس کی زیارت سے ہزار سال کی عبادت اور حج کا ثواب ان کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور اولیاء کا درجہ اسے نصیب ہوگا۔ (دلیل العارفین، ص:۲۲)

پانچویں چیز: پیر و مرشد کی زیارت: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیر و مرشد کی زیارت و خدمت ثواب ہے۔

حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے معرفۃ المریدین میں پڑھا ہے کہ میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے پیر کی خدمت خلوص و محبت سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس مرید کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کو موتیوں کے ہزار محل عطا کرے گا اور ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس مرید کو نصیب فرمائے گا۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مرید پر لازم ہے کہ جو کچھ پیر و مرشد کی زبان سے ارشادات سنے اس پر پوری کوشش سے عمل کرے اور پیر و مرشد کی خدمت بجالائے اور حاضر خدمت رہے اور پیر و مرشد کی خدمت بجالانے کے لئے متواتر حاضر ہونے کی کوشش کرتا رہے۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ۔

حکایت: ایک مرتبہ ایک زاہد شخص نے سو سال تک اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ دن کو روزہ رکھتا اور رات بھر کھڑا رہ کر عبادت کرتا، کسی وقت یادِ الٰہی سے غافل نہ رہتا اور جو شخص اس کے پاس آتا اس کو عبادتِ الٰہی بجالانے کی نصیحت بھی کرتا۔

وہ زاہد شخص انتقال کر گیا تو اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا تو اس زاہد شخص نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے

بخش دیا۔ پوچھا گیا کہ کس عمل کے بدلے بخشش ہوئی؟ تو اس نے جواب دیا کہ میری رات و دن کی عبادت کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ تم نے اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں کسی طرح کی کوتاہی اور کمی نہیں کی اس لئے ہم نے تجھے بخش دیا۔

اس کے بعد ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور بھیگی پلکوں کے ساتھ فرمایا کہ قیامت کے دن اولیاء صدیقین اور پیرانِ کرام کو جب لایا جائے گا تو ان کے کندھوں پر کمبل پڑے ہوں گے اور کمبل میں لاکھوں دھاگے لٹکتے ہوں گے۔ ان بزرگوں کے مرید اور چاہنے والے ان دھاگوں کو پکڑ کر لٹک جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی قوت و عنایت سے ان کے ساتھ پل صراط پار کر کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک (دلیل العارفین، ص:۲۲۔۲۳)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرید ہونے کے فوائد و برکات بیان فرما دیئے اور یہ بھی بیان فرما دیا کہ مرید کو ہر حال میں اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر رہ کر پیر و مرشد جو حکم عطا فرمائیں مرید کو دل و جان سے قبول کر کے اس پر عمل پیرا رہنا چاہیئے۔

حضرات! مرید ہونے کے بے شمار فوائد ہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ شخص سچا اور پکا مرید ہو۔ پھر مرید دنیا میں جس بھی مقام پر رہے گا پیر و مرشد کی دعائیں اور عنایتیں اس کے سر پر سایہ کی طرح رہیں گی جس کی برکت سے دنیوی معاملہ میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی اور مشکلات کی زنجیریں ٹوٹتی نظر آئیں گی اور بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیر و مرشد کی نسبت سے مرید کو کوئی سختی لاحق نہیں ہوگی اور جنت میں داخلہ آسان ہو جائے گا۔

عاشق مدینہ پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں — مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا
سائلو! دامن سخی کا تھام لو! — کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

اور سید العلماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مکرِ شیطاں سے مریدوں کو بچا لیتے ہو
اس لئے تمہیں اپنا پیر بنایا خواجہ

ہمارے خواجہ کا مسلک حنفی اور مشرب چشتی تھا: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مذہب حنفی کی تقلید کی نعمت اپنے شیخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے ملی ہے۔ وہ خود سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد اور حنفی تھے، اس کے کثیر شواہد ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک حنفی تھا۔

اور ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید تھے حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ اس وجہ سے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشرب چشتی تھا۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص:۱۵۰)

حضور غوث اعظم اور حضور غریب نواز کی ملاقات ثابت ہے: حضور سید العلماء سید آل مصطفےٰ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوان سال تھے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑھاپے کا زمانہ تھا (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص:۳۸)

اور ایک روایت کے مطابق ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چچا زاد بہن ہیں۔ اس رشتہ سے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماموں ہوتے ہیں۔

اور ملاقات کے وقت ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر پچاس سال کی تھی اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف ۹۹ سال کی تھی۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص: ۵۰۰)

ولایتِ ہند کی خوش خبری: تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت الشاہ مصطفیٰ رضا حضور مفتیِ اعظمِ ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر و مرشد قطب وقت حضرت سید شاہ ابوالحسین نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

" قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ "

یعنی میرا یہ قدم اللہ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔

تو سارے اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں حضور غوثیت مآب کے قدم کے نیچے رکھدیں اور خواجہ معین الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اس وقت نوجوان تھے اور خراسان کے کسی پہاڑی کے غار میں ریاضت و مجاہدہ فرمارہے تھے، اس حکم الٰہی پر اطلاع پاتے ہی تمام اولیاء کرام سے پہلے اپنا سر جھکانے کی جلدی کی اور سرِ مبارک زمین پر رکھ کر فرمایا کہ، بلکہ حضور کے قدم میرے سر پر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ حال حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ظاہر کر دیا تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواجہ بزرگ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اولیاء کرام کے مجمع

میں ارشاد فرمایا کہ ہمارے قدمِ مبارک کے نیچے اللہ کے ولیوں اور دوستوں کے گردن رکھنے میں غیاث الدین کے بیٹے (معین الدین) نے سبقت کی لہٰذا وہ اپنی انکساری اور حسنِ ادب کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول کا محبوب ہو گیا اور قریب ہے کہ ملک ہندوستان کی باگیں اس کے ہاتھ میں دے دی جائیں گی اور جیسا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ویسا ہی ہوا اور مولانا شیخ محمد جمال الدین سہروری نے سیر العارفین میں لکھا کہ پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھا ہوئے اور حضور غوث پاک کی خدمت میں ستاون دن اور رات حاضر رہے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طرح طرح کے فیوض باطنی اور کمالات حاصل فرمائے۔ (سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، ص:۴۱)

حضرات! مذکورہ حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات واضح اور ثابت ہوگئی کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ الاولیاء پیرانِ پیر، دستگیر، روشن ضمیر، حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات فرمائی اور فیض و برکت بھی حاصل کی۔

امام اہلِ سنت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا
راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا
مزرعِ چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

اور استاذ زمن فرماتے ہیں:

محی دین غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہیں
اے حسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

ہمارے خواجہ کی عقیدت حضور غوث اعظم سے: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لکھی ہوئی منقبت ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) یا غوث معظم، نورِ ہدیٰ، مختارِ نبی، مختارِ خدا
سلطانِ دو عالم قطب علیٰ، حیراں ز جلالت ارض وسماں

یعنی اے باعظمت غوث! ہدایت کے نور بارگاہِ مصطفیٰ کے محبوب ومقبول، خدائے تعالیٰ کے برگزیدہ، پسندیدہ، دو عالم کے سلطان، بلند مرتبہ قطب، آپ کی عظمت و بزرگی کے سامنے آسمان وزمین حیرت زدہ ہیں۔

(۲) در صدق ہمہ صدیق وشی، در عدل و عدالت چوں عمری
اے کانِ حیا عثمان منشی، مانند علی با جود وسخا

سچائیوں میں حضرت صدیق اکبر کے جانشینِ کامل، عدل وانصاف میں حضرت عمر فاروق اعظم کے پرتو، حضرت عثمانِ غنی کی شرم وحیا کے امین اور جود وسخا میں مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عکسِ جمیل

(۳) در بزمِ نبی عالی شانی، ستار عیوب مریدانی،
در ملک ولایت سلطانی، اے منبعِ فضل و جود و سخا

یعنی اے جود وسخا کے سرچشمہ! آپ شہرستانِ ولایت کے سلطان ہیں، مریدوں کے عیب پوش اور بارگاہِ نبوت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ میں نہایت عالی قدر۔

(۴) چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطابِ جہاں در پیش درت افتادہ چوں پیش شاہ گدا

چوں کہ قدمِ نبوت آپ کے سرِ اقدس کا تاج ہے اسی لئے آپ کا قدمِ مبارک سارے جہاں کا تاج ٹھہرا، ساری دنیا کے قطب آپ کے آستانۂ کریم کے حضور یوں پڑے ہوئے ہیں جیسے بادشاہ کے سامنے گداگر۔

(۵) گر داد مسیح بہ مردہ رواں، داری تو بدینِ محمد جان،
ہمہ عالم محی الدین گویاں، بر حسن و جمالت گشتہ فدا

اگر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مردوں کو زندگی عطا کی تو آپ نے دین محمدی میں جان ڈال دی، سارا عالم آپ کو محی الدین کے لقب سے یاد کرتا ہے اور آپ کے حسن و جمال پر فدا ہے۔

(۶) در شرع بغایت پر کاری، چالاک چو جعفر طیاری
بر عرش معلیٰ سیاری، اے واصفِ راز او ادنیٰ

آپ کو شریعت میں کامل دسترس حاصل تھی، حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مانند ہوشیار تھے۔ اے "او ادنیٰ" کے راز سے واقف! آپ کی سیر گاہ تو عرشِ معلیٰ ہے

(۷) از بس کہ قتیل نفس خودم بیمار خجالت منددلم
شرمندہ سیہ رو منفعلم از فیض تو دارم و چشمِ دوا

اگرچہ میں اپنے نفس کا مقتول ہوں، میرا دل بیمار اور شرمسار ہے اور میں خود بھی خجل، نادم اور سیاہ رو ہوں لیکن آپ کے فیض و کرم سے اپنے درد کی دوا رکھتا ہوں۔

(۸) معین کہ غلام نام تو شد در یوزہ گر اکرام تو شد
شد خواجہ زاں کہ غلام تو شد دارد طلب تسلیم و رضا

معین جو آپ کے نام نامی کا غلام، آپ کے اکرام کا منگتا ہے اور آپ کی غلامی کا شرف حاصل ہونے کی وجہ سے خواجہ بن گیا، آپ کی تسلیم و رضا کا طالب ہے۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص: ۲۹۵)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطب الاقطاب فرد الافراد، محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ والا صفات سے کس قدر محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ مذکورہ منقبت سے صاف ظاہر اور ثابت ہے اور مذکورہ منقبت سے یہ بھی پتہ چلا کہ یا غوث کہنا بدعت و ضلالت نہیں بلکہ سلطان الہند ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت و طریقہ ہے۔

ہمارے خواجہ نے یا رسول اللہ کہا:

یا رسول اللہ! شفاعت از تو میدارم امید
با وجود صد ہزاراں جرم در روزِ حساب

یا رسول اللہ با وجود لاکھوں گناہ کے قیامت کے دن آپ کی کریم ذات سے مجھے شفاعت کی آس لگی ہے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص: ۲۸۴)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یا رسول اللہ کہہ کر مدد کے لئے پکارا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لکھی ہوئی نعت کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیے

یا رسول اللہ! بحالِ عاصیاں کن یک نظر
تا شود زاں یک نظر کارِ فقیراں ساختہ

یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ہم گنہگاروں کی حالت زار پر رحمت کی ایک نگاہ ڈال دیجئے تا کہ اس نگاہِ کرم کے صدقہ میں ہم فقیروں کا کام بن جائے۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص: ۲۸۵)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہندوستان کی سرزمین پر انسانوں کو کفر وشرک کی لعنت سے نجات دلایا اور اسلام کی ابدی نعمت عطا فرما کر مسلمان ہونے کا شرف نصیب کیا ہے۔

اگر یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ الک وسلم پکارنا کفر وشرک ہوتا یا بدعت و گمراہی ہوتی تو عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرگز یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم نہ پکارتے، نہ کہتے۔

مگر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم پکارا اور کہا تو ثابت ہوگیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم پکارنا اور کہنا کفر وشرک اور بدعت وگمراہی نہیں ہے بلکہ اسلام وایمان کی پہچان اور ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت وطریقہ ہے۔

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یارسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا؟
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

شہزادۂ نبی فرزند علی حضرت فاطمۃ الزہرا کے نور عین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شانِ رفیع میں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لکھی ہوئی یہ رباعی مشہورِ عالم ہے۔

شاہ ہست حسین بادشاہ ہست حسین
دیں ہست حسین دیں پناہ ہست حسین

سرداد نہ داد دست در دستِ یزید
حقا کہ بناء لا الہ ہست حسین رضی اللہ عنہ

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص:۲۵۷)

موت کی حقیقت: قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے پیرو مرشد حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک الموت کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بغیر ملک الموت کے دنیا کی قیمت جو بھر بھی نہیں۔

پوچھا گیا کیوں؟ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے:

"اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ"

یعنی موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست تک پہنچاتا ہے۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ ہمیں اس جگہ لایا گیا ہے جہاں ہمارا مدفن ہوگا، ہم چند دنوں میں اس جہان سے سفر کر جائیں گے۔

المختصر! خلافت و اجازت اور تمام تبرکات حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کی اور فرمایا:

جاؤ میں نے تم کو خدا کے حوالے کیا اور تمہاری منزل تک عزت سے پہنچایا۔

نصیحت: اس کے بعد فرمایا کہ چار چیزیں نہایت عمدہ ہیں۔

اول: وہ درویشی جو تو نگری معلوم ہو۔

دوم: بھوکوں کو پیٹ بھر کھانا کھلانا۔

سوم: غم کی حالت میں مسرور و مطمئن دکھائی دینا

چہارم: دشمن کی دشمنی کے جواب میں دوستی کا مظاہرہ کرنا۔ (دلیل العارفین، ص:۵۸)

ہمارے پیارے خواجہ کا وصال شریف: شب وصال چند اولیاء اللہ نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کسی کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ فرمایا رحمتِ الٰہی کے ہجوم میں آج معین الدین کی روح آنے والی ہے۔ ہم اس کے استقبال کے لئے آئے ہیں۔

۶/رجب المرجب ۶۲۷ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۲۲۹ء بروز دوشنبہ بعد نماز عشاء آپ نے حجرہ شریف کا دروازہ بند کرلیا اور خدام کو اندر داخل ہونے کی ممانعت کردی اس لئے سارے خدام حجرے کے باہر ہی کھڑے رہے رات بھر کانوں میں صدائے وجد آتی رہی۔ آخر شب میں وہ صدا بند ہوگئی۔ جب نماز صبح کا وقت ہوا اور حجرہ شریف کا دروازہ حسب معمول نہ کھلا تو خدام ومعتقدین کو سخت تشویش ہوئی، دروازہ توڑ کر دیکھا گیا تو آپ واصلِ بحق ہو چکے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۝

اور جبین مبارک پر قلمِ قدرت سے لکھا ہوا تھا

" ھٰذَا حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہ "

یعنی یہ اللہ کا دوست اللہ کی محبت میں رخصت ہوا۔

(راحت القلوب، ص:۶۱، مسالک السالکین بحوالہ معین الارواح، ص:۹۰، سوانح غوث وخواجہ، ص:۶۰)

وقت وصال، عمر شریف: ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقریباً ستانوے برس کی عمر میں اپنے اسی حجرہ میں وصال کیا جس حجرہ میں آج حضور کا مزارِ مبارک ہے۔ (حضور سید العلماء کا بیان، بحوالہ اہلِ سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص:۵۵)

حضور سید العلماء بیان فرماتے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف کے بعد جب جبہ شریف اتارا گیا تو آپکا جبہ شریف بارہ سیر کا تھا اس کی وجہ یہ

تھی کہ جب جبہ پھٹ جاتا تو پیوند پر پیوند لگا لیتے تھے اس جبہ شریف پر بوری کے، کمبل کے، چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص:۵۳)

ہمارے خواجہ کی نمازِ جنازہ: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ فخر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (سلطان الہند خواجہ غریب نواز، ص:۱۱۹)

حضرات! مشہور عالمِ دین رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

دلوں کا مرکز عشق: کشور ہند میں حضرت خواجہ کا روضۂ پر نور دلوں کا مرکز عشق ہے جملہ اقطار ارض سے شوق کے قافلوں کا وہ ہر دور میں کعبۂ مقصود رہا ہے۔ آج بھی ہندی مسلمانوں کا وہ قبلۂ آرزو ہے۔ بلا تفریق مذہب وملت حضرت خواجہ کے سنگِ آستاں پر سب کی گردنِ عقیدت خم رہی ہے، آج بھی خم ہے، اور قیامت تک خم رہے گی۔ غریب، امیر، نیک و بد، عالم و جاہل، سالک و مجذوب، حاکم و محکوم، شاہ و گدا، سرمست و ہوشیار، یکساں طور پر سب کے لئے خواجہ کا آسانہ دل کی تسکین، روح کی کشش اور پیشانیوں کی تسخیر کا گہوارہ رہا ہے۔

مسلم بادشاہوں (اور اقطاب واولیاء) سے لیکر برطانوی فرماں رواؤں تک سب نے حضرت خواجہ کی عظمت خداداد کے آگے عقیدتوں کا خراج پیش کر کے ان کی معنوی حکومت کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت دیا۔

المختصر! سلطنت مغلیہ کے ایک عظیم فرماں روا شاہ جہاں بادشاہ اور اس کی بیٹی شہزادی جہاں آرا بیگم کی رقت انگیز حاضری کا ایک واقعہ جسے خود اپنے قلم سے شہزادی نے کتاب مونس الارواح میں تحریر کیا ہے، اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

شہزادی جہاں آرا بیگم دربارِ خواجہ میں: والد بزرگ وار کے ہمراہ آگرہ سے اجمیر (شریف) پہنچ کر زمین بوس ہوئی، قیام کے دوران بپاسِ ادب کبھی پلنگ پر نہیں سوئی اور نہ روضۂ اقدس کی طرف کبھی پاؤں اور پشت کیا، مرقدِ انور کی خاک و خوشبو کو سرمۂ چشم بنایا، اس سے دل پر جو ذوق وشوق کی کیفیت طاری ہوئی وہ تحریر میں نہیں آسکتی۔ غایت شوق کے عالم میں سراسیمہ ہوگئی، کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ خود کو کیا کروں اور کیا کہوں۔

القصہ! میں نے قبر شریف پر عطر اپنے ہاتھوں سے ملا اور چادرِ گل جو میں اپنے سر پر رکھ کر لائی تھی مزار شریف پر پیش کیا، بعد ازاں سنگِ مرمر کی مسجد میں نماز ادا کی۔ یہ مسجد (شاہ جہانی مسجد) دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ صرف کر کے والد بزرگوار (شاہ جہاں) نے تعمیر کرائی ہے۔

مغرب تک وہاں حاضر رہی اور آں حضور کے یہاں شمع روشن کر کے جھالرہ شریف کے پانی سے روزہ افطار کیا۔

حضرات! شہزادی جہاں آرا بیگم کی آپ بیتی اور دل کے تاثرات کا یہ حصہ انتہائی رقت آمیز ہے۔ اسے پڑھ کر ایک عجیب سرور حاصل ہوتا ہے۔ امیر کشورِ ہند کی لاڈلی بیٹی کی ذرا خوش عقیدگی ملاحظہ فرمائیے، لکھتی ہے۔

عجب شام تھی جو صبح سے بہتر تھی کتنی فرخندہ رات تھی جس پر کئی بار دن کا اجالا نثار کیا۔ حضرت خواجہ کے جوار میں سپیدۂ سحر نہیں طلوع ہوتا، نامرادیوں کے اندھیرے میں فیروز بختی کی کرن پھوٹ پڑتی تھی۔

اگر چہ اس متبرک مقام اور اس گہوارۂ فیض سے گھر واپس آنے کو جی نہیں چاہتا تھا مگر مجبور تھی، اگر خود مختار ہوتی تو ہمیشہ اس گوشۂ جنت میں کہیں اپنا آشیانہ بنالیتی،

ناچار روتی ہوئی اس درگاہِ رحمت سے رخصت ہوکر گھر آئی، تمام رات بے قراری میں گزری۔ (مونس الارواح بحوالہ سوانح غوث وخواجہ، ص:۶۵)

حضرت سلطان اورنگزیب کی حاضری دربارِ خواجہ میں: سلطان محی الدین حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعدد مرتبہ اجمیر شریف حاضر ہوئے۔ ان کا معمول تھا کہ اپنی قیام گاہ سے پاپیادہ روضۂ اقدس تک جاتے تھے۔

(معین الارواح، ص:۲۴۴)

حضرات! حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں ایک نیک ومتقی بادشاہ تھے وہیں ولی کامل اور مجدد بھی تھے۔

سلسلۂ قادریہ رضویہ کے بزرگ، عالمِ باعمل حضرت مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہر بات تحقیق کے دائرہ میں ہوا کرتی تھی آپ اپنی مجلسوں میں بیان فرمایا کرتے تھے کہ حضرت اورنگزیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت ومحبت بارگاہِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ جب ہندوستان کا بادشاہ حضرت اورنگ زیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر مقدس حاضر ہوتے تو کبھی کبھی فقیر کا لباس زیب تن فرمالیا کرتے تھے اور مشکیزہ بغل میں لیکر حاضرینِ دربار کو پانی پلایا کرتے اور کبھی لنگرِ خواجہ حاصل کرنے کے لئے فقیروں کی قطار میں کھڑے ہوکر لنگر حاصل کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ کسی شخص نے عرض کیا کہ آپ قطار میں نہ کھڑے ہوں میں لنگر حاضر خدمت کردیتا ہوں تو بادشاہ اورنگ زیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہند کے راجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فقیروں کے بیچ کھڑے ہونے سے مجھے امید ہے کہ کل بروز قیامت عطائے رسول خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلاموں میں

شامل فرمالیں گے تو میری نجات و بخشش کا سامان پیدا ہوجائیگا۔

منزلِ عشق میں تسلیم و رضا مشکل ہے
جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

اور حضرت اورنگ زیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ تم ان فقیروں کو کیا سمجھتے ہو؟ ہم نے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان فقیروں کے ساتھ دیکھا ہے اور دیدار کیا ہے۔

تیرے گدا ہیں گنہگار و متقی دونوں
برے بھلے پہ تیرا فیض عام یا خواجہ

بارگاہِ خواجہ میں حضرت اورنگ زیب اور ایک اندھا: مشہور واقعہ ہے جس کو علماء بیان کیا کرتے ہیں اور میں نے خود ولی کامل حضرت الشاہ مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی حضور بدر بلت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرماتے ہوئے سنا ہے کہ۔

ایک مرتبہ حضرت اورنگزیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ ایک اندھا فقیر دروازہ پر کھڑا ہے اور بھیک مانگ رہا ہے اور اس سے پہلے بھی اس اندھے فقیر کو بارگاہ میں بھیک مانگتے ہوئے دیکھ چکے تھے۔

حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس اندھے فقیر کے بازو کو پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ تم کتنے سال سے اس بارگاہ میں حاضر ہو؟ اس فقیر نے جواب دیا: دوتین سال ہو گئے ہیں۔ حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بارگاہِ خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تمہاری حاضری کا مقصد کیا ہے؟ اس اندھے فقیر نے جواب دیا: اندھا ہوں، خواجہ کی بارگاہ میں آنکھ لینے آیا ہوں۔ یہ سن کر بادشاہ عالمگیر نے پر جلال آواز میں فرمایا کہ پھر تم کو آنکھ کیوں نہیں نصیب ہوئی تم ابھی تک اندھے کیوں ہو؟

اے اندھے فقیر کان کھول کر سن لے، میں ہندوستان کا بادشاہ اورنگ زیب

عالمگیر ہوں۔ خواجہ کی قبر شریف پر فاتحہ پڑھنے مزار شریف کے اندر جا رہا ہوں اور فاتحہ پڑھ کر واپس آؤں تو تیری آنکھ نظر آنی چاہئے اور اگر تو اندھا ہی رہا تو میں تجھے اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزار انور واقدس کے اندر تشریف لے گئے۔

ادھر یہ اندھا فقیر جان جانے کے خوف سے بلک بلک کر روتا ہوا فریاد کرنے لگا اے ہمارے پیارے خواجہ ابھی تک تو آنکھ ہی نہیں تھی اب تو جان بھی چلی جائے گی، کرم کر دو! رحم کر دو! آنکھ کا اندھا پن دور کر کے آنکھ والا بنا دو۔ غریب فقیر کا رونا بلکنا ان کو کب گوارا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور ہمارے پیارے خواجہ کی نگاہِ کرم سے وہ فقیر آنکھ والا ہو گیا۔

حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتحہ پڑھ کر اور دعا مانگ کر جب باہر تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ وہ اندھا فقیر، اب اندھا نہ تھا بلکہ آنکھ والا ہو چکا تھا۔

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(مولانا حسن رضا بریلوی)

حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فقیر سے فرمایا اگر تم کو آنکھ نصیب نہ ہوئی ہوتی اور تو اندھا ہی رہتا تو بھی میں تم کو قتل نہیں کرتا اور جو میں نے تم کو قتل کرنے کے لئے کہا تھا وہ صرف اس بات کو معلوم کرنے کے لئے تھا کہ تم نے عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلوص و محبت سے تڑپ کر مانگا تھا یا نہیں۔ پہلی بار روتے ہوئے بھیگی پلکوں کے ساتھ فریاد کی اور آنکھ عطا ہو گئی۔

خواجہ تیرے روضے پر کیا کیا نظر آتا ہے
اللہ کی قدرت کا جلوہ نظر آتا ہے

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آستانہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے رحمت و برکت کے حصول کا ٹھکانا ہے، اگر کوئی شخص اجمیرِ مقدس ہمارے پیارے خواجہ کی چوکھٹ پر حاضری دے اور پھر بھی اس کی جھولی خالی رہ جائے تو یقیناً سائل کے طلب میں کمی ہے، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عطاؤ بخشش میں کمی نہیں ہے۔

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے — اتنا تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے
دل پہ ہر وقت دل دار کی نظر رہتی ہے — ان کی سرکار میں کچھ بھی نہیں نیت کے سوا

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دربارِ وہ دربار کرم ہے جہاں امیر و غریب، عالم و جاہل، نیک و گنہگار نہیں دیکھا جاتا بلکہ ہر سائل و بھکاری پر عطا ہی عطا اور کرم ہی کرم ہوتا ہے۔

بلکہ میں تو اکثر و بیشتر کہا کرتا ہوں کہ عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عادت ہوگئی ہے بھیک دینے کی۔

حضرات! ہماری عادت ہے بھیک مانگنے کی اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت ہے بھیک دینے کی۔

یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں — بے نواؤ! آزما کر دیکھ لو!
چاہے جو مانگو عطا فرمائیں گے — نامرادو! ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو!

شیخ عبد الحق محدث دہلوی دربار خواجہ میں: مشہور عاشقِ رسول بزرگ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں حاضری کا واقعہ اپنی کتاب شرح سفر السعادہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

میں اجمیر مقدس میں عطائے رسول سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور بارگاہِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عرض کیا کہ اے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اپنا تمام علم آپ کی چوکھٹ کے باہر چھوڑ آیا ہوں، یہ دامن خالی ہے، آپ جو چاہیں عطا فرمادیں۔ (شرح سفر السعادۃ)

حضرت مجدد الف ثانی کی حاضری بارگاہِ خواجہ میں: سلسلۂ نقشبندیہ کے مشہور و معروف بزرگ امام ربانی حضرت مجدد الفِ ثانی شیخ سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہوئے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس کے سرہانے صندلی مسجد کے گوشہ میں ذکر و فکر اور تلاوتِ قرآن شریف میں مشغول رہتے۔ اس طرح تقریباً چالیس دن تک چلاکشی کرتے رہے اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیضانِ کرم سے مستفیض و مستنیر ہوئے۔ ملخصاً۔ (معین الارواح، ص:۲۲۲)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ، ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہِ کرم میں امام و مجدد اور محدث، قطب و ابدال اور ولی سب سائل و بھکاری نظر آرہے ہیں۔

خوب فرمایا حضور سید العلماء مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ہے یہ اقلیمِ ہند تیرے قدموں میں حضور
ہند کے سارے ولی تیری رعایا خواجہ

حضرت وارثِ پاک دربارِ خواجہ میں: مشہور و معروف مجذوب بزرگ حضرت وارث علی شاہ وارثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیوہ شریف والے۔ مشہور ہے کہ جب آپ نے

اجمیرِ مقدس ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رکی چوکھٹ کی حاضری دی تو جوتا (چپل) پہننا چھوڑ دیا اور پھر تاحیات کبھی بھی نہ پہنا۔ (معین الارواح، ص: ۲۲۷)

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر عظمت و بزرگی سے نوازا ہے کہ مست و مجذوب بزرگ اجمیر شریف کے شہر پاک کی قدر و منزلت کو پہچانتے ہیں اور اس شہرِ خواجہ میں جوتا، چپل پہننا بھی ادب و احترام کے خلاف سمجھتے ہیں تو ان مستوں اور مجذوبوں کے قلب و جگر میں ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادب واحترام کا کیا عالم ہوگا۔

(سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۳۶۵)

تمہارے حسن کی وہ شان خواجہ دو عالم جس پہ ہیں قربان خواجہ

پلایئے جامئے الفت کا جام خواجہ رہے غلام نہ اب تشنہ کام خواجہ

حضرت ابوالحسین نوری کی حاضری بارگاہِ خواجہ میں: قطبِ زماں، ولی کامل حضرت سید شاہ ابوالحسین احمدِ نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر و مرشد حضور مفتیٔ اعظم الشاہ مصطفےٰ رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اہتمام کے ساتھ ہر سال ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس کے موقعہ پر اجمیرِ مقدس دربارِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضری دیا کرتے تھے۔

سرکارِ نور، حضور نوری میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے تھے کہ سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار سے فقیر کو حکم ہوا ہے کہ اپنے خدام و مریدین کو بتادیں کہ اگر کسی شخص کو کچھ عرض کرنا ہو تو درخواست لکھ کر وہ آپ کو دے دیں اور پھر آپ کی معرفت میں اس درخواست کو قبول کرلوں گا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۳۶۶)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں مارہرہ

شریف کے بزرگوں کی محبوبیت ومقبولیت کا یہ عالم ہے کہ کوئی خادم اور مرید خاندانِ شاہِ برکات کے کسی شہزادے کو اپنی درخواست پیش کردے اور وہ برکاتی شہزادہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سلطان الہند کی بارگاہ میں وہ درخواست پیش فرما دیں تو حضور غریب نواز اس عریضہ کو قبول فرمالیتے ہیں۔

حضرات! خاندانِ برکات بڑی شان و بزرگی والا گھرانہ ہے، جبھی تو مجدد اعظم امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برکاتی گھرانہ کو اپنا پیر خانہ بنایا ہے۔

اور پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

سلطان الہند خواجہ غریب نواز کے دربارِ اقدس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی حاضری

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خادم خاص حضرت سید فخر الدین گردیزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے حضرت سید حسین علی وکیل جاؤرہ، خادمِ آستانہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مرید و خلیفہ ہیں سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

سید حسین علی صاحب اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

میرے پیر و مرشد مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز بھی دوبار، دربار خواجہ غریب نواز میں حاضر ہوئے۔

(دربارِ چشت، ص:۔۔۔۔۔۔۔ ملخصا اہلِ سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص:۵۶۹)

حضرات! مجددِ اعظمِ دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرشدِ اعظم حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی اور مریدی پر بے شک وشبہ فدا اور قربان تھے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ ذیل اشعار آپ کی غایت درجہ عقیدت ومحبت کو ظاہر وثابت کرتے نظر آتے ہیں۔

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبد القادرِ قدرت نما کے واسطے
تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

مگر! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ، عطائے رسول، حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ غریب نوازی و بندہ پروری کا بھی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلسوں ومحفلوں اور تحریروں میں تذکرہ کیا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور دست گیر ہیں اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرور غریب نواز۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۱،ص:۴۳)

حضرات! غلام معین الدین اور اجمیر شریف نہ لکھنے والے پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر ناراض اور پر جلال دکھائی دیتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ: اگر کوئی مولوی (یا کوئی شخص) اجمیر کے ساتھ لفظِ شریف نہیں لکھتا اور نام، غلام معین الدین پر غلام نہیں لکھتا ہے تو کیا یہ خلافِ عقیدۂ اہل سنت ہے یا نہیں؟

جواب! اجمیر شریف کے نامِ پاک کے ساتھ لفظِ شریف نہ لکھنا اور ان تمام مواقع (یعنی بولنے چالنے میں اجمیر کہنا، اجمیر شریف نہ کہنا) اگر اس وجہ سے ہے کہ حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلوہ افروزی، حیاتِ ظاہری اور مزارِ انور و اقدس کو (جس کے سبب مسلمان اجمیر شریف کہتے ہیں) وجہ شرافت نہیں جانتا تو گمراہ بلکہ عدوُّ اللہ (اللہ کا دشمن) ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَ نْتُهٗ بِالْحَرْبْ''

اور اگر یہ ناپاک التزام وسستی وکاہلی اور کوتاہ قلمی کی وجہ سے ہے (تو ایسا شخص) سخت بے برکتی وفضل عظیم وخیرِ جسیم سے محرومی ہے۔

کَمَا اَفَادَهُ الْاِمَامُ الْمُحَقِّقُ مُحِیُّ الدِّیْنِ اَبُوْ ذَکَرِیَّا قُدِّسَ سِرُّهٗ فِی التَّرَضِّیْ

اور اگر اس کا مبنیٰ وہابیت ہے تو وہابیت کفر ہے (یعنی ایسا کہنے والا اگر وہابی عقیدہ رکھتا ہے تو وہ شخص کافر ہے۔

تو اس کے بعد ایسی باتوں کی کیا شکایت؟ ''مَا عَلٰی مِثْلِهٖ بَعْدَ الْخَطَاءِ''

اپنے نام سے غلام کا حذف (یعنی غلام کا لفظ نکال دینا) اگر اس بنا پر ہے (یعنی وہابی ہونے کی وجہ سے ہے) کہ حضور خواجۂ خواجگاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام بننے سے انکار واستکبار (یعنی گھمنڈ) رکھتا ہے تو یقیناً گمراہ اور بحکمِ حدیث مذکور عدوُّ اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کا دشمن) ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ''اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ 0

اور اگر بر بنائے وہابیت ہے کہ غلامِ اولیاء کرام بننے والوں کو مشرک اور غلام محی الدین اور غلام معین الدین کو شرک جانتا ہے تو وہابیہ خود زندیق، بے دین، کفار و

مرتدین ہیں۔ ''وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ'' واللہ تعالیٰ اعلم۔ ملخصاً

(فتاویٰ رضویہ، ج:۶، ص:۱۸۷،۱۸۸)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ مبارکہ سے مجددِ اعظمِ دین وملت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس قدر عقیدت ومحبت تھی کہ شہرِ خواجہ، اجمیر شریف کو خالی اجمیر کہنے والوں سے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے تحریر فرما دیا کہ ایسا شخص اللہ کا دشمن ہے یا ایسا شخص رحمت وبرکت سے محروم ہے

حضرات! جب سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پیارے خواجہ کے شہر اجمیر شریف کو اس قدر شریف جانتے ہیں تو خود ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس قدر شریف وبزرگ جانتے اور مانتے ہوں گے۔

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ اقدس و انور کو امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام مقبولہ میں شمار فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

ہمارے خواجہ کا آستانہ مقامات مقبولہ میں سے ہے

مرقد مبارک حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی قدس سرہٗ مقامات مقبولہ میں سے ہے۔ (احسن الوعاء لآداب الدعاء۔ص۔۔۔۔)

یعنی ہند کے راجا ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ رحمت وبرکت پر جو دعا مانگی جاتی ہے اللہ تعالیٰ دعاء مانگنے والے کو نہیں دیکھتا بلکہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ کی محبوبیت ومقبولیت کی وجہ سے اس کی

دعاء کو قبول فرمالیتا ہے۔

خواجہ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

حضرات! سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے مداح اور شیدا تھے اور سرزمین ہند میں بے شمار اولیائے کرام آرام فرما ہیں۔ خود سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرشدان عظام موجود ہیں مگر مجدد اعظم حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی بزرگ کے مزار انور کو مقامات مقبولہ میں شمار نہیں کرایا اور نہ ہی لکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

لیکن خواجہ خواجگان، مرشد کاملاں، ہم غریبوں کے غمگسار، بے کسوں کے حامی ومددگار، خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری ثم اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے بے پناہ عقیدت ومحبت ہی تو ہے جو سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نورانی چوکھٹ اور آستانۂ نور کو مقامات مقبولہ میں شمار فرمایا ہے۔

حضرات! اس تحریر سے بارگاہ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت والفت نور آفتاب سے زیادہ ظاہر اور روشن نظر آتی ہے۔

ہند کے راجا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلامو! ذرا سوچو تو سہی کہ کچھ لوگ ایسے سچے عاشق خواجہ کی برائی اور بے ادبی کرتے نظر آتے ہیں اور حقیقت میں بات صرف یہ ہے کہ جوان کا باطل گمان ہے میرا نام زمانہ کیوں نہیں لیتا۔

ہر محفل میں اعلیٰ حضرت کا ذکر خیر ہوتا نظر آتا ہے کوئی بھی محفل ہو آپ کی لکھی ہوئی نعتیں آپ کا سلام پڑھا اور گنگنایا جاتا ہے۔

حضرات! بے کام کے نام نہیں ہوتا۔ کام سے نام۔

اے سنی مسلمانو! مزاروں پر حاضری دینے والو! نیاز و فاتحہ دلانے والو۔ خواجہ خواجگان کے نام پر ایک ہوجاؤ اور مسلک اعلیٰ حضرت پر چلتے ہوئے بزرگوں کے، ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز کے مشن کو زندہ کرکے عام کرو۔ خواجہ خواجگان کے مشن پر خود چلو اور زمانے کو اس مبارک مشن پر چلنے کی دعوت دو۔ مزار ہو یا مدرسہ۔ مسجد ہو یا خانقاہ۔ گاؤں ہو یا شہر، کوچہ ہو یا بازار ہر مقام سے یا خواجہ یا خواجہ کی صدائے دلنواز سنائی دیتی نظر آئے۔

اللہ تعالیٰ تمام سنی مسلمانوں کو ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت طیبہ پر عمل کرتے ہوئے ایک اور نیک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محبوب الٰہی کے مزار پر اعلیٰ حضرت نے حاضری دی: عاشق مدینہ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

کہ میری عمر کا تیسواں سال تھا کہ حضرت محبوب الٰہی (خواجہ نظام الدین اولیاء چشتی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی درگاہ میں حاضر ہوا۔ احاطہ میں مزامیر وغیرہ کا شور مچا تھا، طبیعت منتشر ہوتی تھی۔ (حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) میں نے عرض کیا، حضور! میں آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں، اس شور وشغب سے مجھے نجات ملے۔

جیسے ہی پہلا قدم روضہ مبارک میں رکھا ہے کہ معلوم ہوا کہ سب ایک دم چپ ہوگئے۔ میں نے سمجھا کہ واقعی سب لوگ خاموش ہوگئے۔ قدم درگاہ شریف سے باہر نکالا پھر وہی شور وغل تھا۔ پھر اندر قدم رکھا پھر وہی خاموشی۔

معلوم ہوا کہ یہ سب حضرت کا تصرف ہے۔ یہ بیّن کرامت دیکھ کر مدد مانگنی چاہی۔ بجائے حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام مبارک کے **یا غوثاہ** زبان سے نکلا۔

حضرات! معلوم ہوا کہ کسی بھی مزار پر حاضری دی جائے تو اپنے پیر کے توسل

سے ہی صاحبِ مزار سے عرض کیا جائے اور دعا مانگی جائے تو یقیناً صاحبِ مزار کرم فرمائیں گے اور حاضری مقبول ہو جائیگی۔اور یہی راہ، راہِ اعلیٰ حضرت ہے۔

یہ راستہ سیدھا راستہ ہے نجات کے در سے جا ملے گا
طریق احمد رضا پہ چلئے نبی ملیں گے خدا ملے گا

(سید محمد اشرف برکاتی مارہروی)

دربارِ خواجہ میں لارڈ کرزن کی حاضری: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سلطان الہند، عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درِ اقدس پر ہندوستان کا وائسرائے لارڈ کرزن بھی ۱۹۰۲ء میں حاضر ہوا۔

مزارِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہر مذہب وقوم کی حاضری اور ہر قوم کے لوگوں میں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقبولیت اور آپ کے دربار کا شاہانہ رعب وجلال اور شان وشوکت کو دیکھ کر اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا اور لکھا ہے۔

لارڈ کرزن لکھتا ہے کہ میں نے ہندوستان میں ایک قبر کو حکومت کرتے دیکھا ہے۔ (معین الارواح، ص:۲۴۴)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت برہانِ ملت فرماتے ہیں

مسکین وتونگر سب یکساں جذبات سے کھنچے آتے ہیں
ایک قبر میں سونے والے کا انسانوں پہ قبضہ دیکھ لیا

حضرات! جس طرح ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض وکرم آپ کی ظاہری حیات میں جاری وساری تھا کہ سلطان شہاب الدین غوری اور سلطان شمس الدین التمش کو اپنی روحانی طاقت سے ہندوستان کا

بادشاہ بنایا اور جوگی اجے پال اور رام دیو مہنت جیسے جادوگروں کو اپنی روحانی قوت سے کفر و شرک کی نجاست سے نجات دلا کر اسلام و ایمان کی ابدی نعمت و دولت سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح آج بھی روحانی طور پر ہندوستان کی سلطنت آپ کے تصرف میں ہے۔ اسی سبب سے آپ کو سلطان الہند کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

جس کو بھی یہاں دیکھو خواجہ سے عقیدت ہے
اجمیر کے راجہ کی ہر دل پہ حکومت ہے
سلطان الہند بنا کے تمہیں بھیجا مدینہ والے نے
سدا اونچا تیرا جھنڈا معین الدین اجمیری

ہمارے خواجہ کا عرس مبارک

ہمارے خواجہ کا عرس مبارک ۶ رجب شریف کو ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس شریف ہوتا ہے۔ ۶ رجب شریف کو عرسِ مبارک کے موقعہ پر رحمتیں اور برکتیں ظاہر طور پر جو محسوس بھی ہوتی ہیں، ہر زائر پر برستی نظر آتی ہیں اور اس ساعتِ سعید میں ہر شخص اپنی من کی مراد حاصل کرتا نظر آتا۔

عرسِ خواجہ اور عرسِ رضا کی برکتیں: مشہور عالم بزرگ، ولی کامل حضرت مولانا بدر الدین احمد قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجمیر شریف میں عرس کے موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ۔

عرسِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضری دینے والا سال بھر تک بے حساب روزی و دولت پاتا رہے گا، اور اس کی روزی و دولت میں سال بھر تک کوئی کمی نہیں آئے گی۔ عرسِ مبارک میں حاضر ہونے والوں کے لئے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے یہ اکرام و تحفہ نصیب ہوتا ہے۔

اور عرسِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہونے والے کا ایمان تر و تازہ اور مضبوط رہے گا۔

اس لئے ہر سنی مسلمان کو چاہئے کہ مشفق و مہربان محسنِ اعظم حضور خواجۂ اعظم سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آقائے نعمت سرکار اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس کی حاضری کو لازم کر لے اور اس پر مداومت کرتا رہے۔

اجمیر کے عاشق ہیں خادم ہیں بریلی کے
یہ در بھی ہمارا ہے وہ در بھی ہمارا ہے

(راز الٰہ آبادی)

ہر مہینے کی چھٹی شریف: ہر مہینہ کی ۶ تاریخ کو عاشقانِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھٹی شریف کے نام سے یاد کرتے اور مناتے ہیں۔ ہر مہینے کی ۶ تاریخ کو اجمیر مقدس میں عاشقانِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درِ دولت پر حاضر ہو کر یا حاضر نہیں ہو سکے تو اپنے گھروں میں، مسجدوں میں اپنے کریم و رحیم خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی فاتحہ دلاتے ہیں اور ہند کے راجہ پیارے، پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی اور وفاداری کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اور عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاؤں سے من کی مرادیں بھی حاصل کرتے نظر آتے ہیں۔

ارادے روز بنتے ہیں اور بن کے ٹوٹ جاتے ہیں
وہی اجمیر جاتے ہیں جسے خواجہ بلاتے ہیں
جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

بے کس کی فریاد! مشفق و مہربان بندہ نواز، خواجہ غریب نواز کی بارگاہ میں۔

بہ گردابِ بلا افتادہ کشتی ضعیفانِ شکستہ را تو پشتی
بحقِ خواجہ عثمان ہارون مدد کن یا معین الدین چشتی

پردیس میں ہوں مولا کوئی نہیں ہے حامی
بے آسرا تمہارا بندہ نواز خواجہ
سارا چمن مخالف، ساری فضا ہے دشمن
کوئی نہیں سہارا بندہ نواز خواجہ
کہتے ہیں سب بھکاری خواجہ کے در کا مجھ کو
رکھیو بھرم خدارا بندہ نواز خواجہ
غلامِ قادری ہوں ارضِ، چشتی ہے وطن میرا
عطا کر غوث کا صدقہ معین الدین اجمیری

اے ہمارے خواجہ وہ دو کہ میرے گھر بھر کا بھلا ہو

انوار احمد قادری رضوی

ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر و مرشد
سید العابدین، بدر العارفین، شیخ الاعظم

حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا وطن: حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وطن شریف خراسان میں قصبہ ہارون ہے۔ (مرآۃ الاسرار، ص ۵۵۴)

حضرات! خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ کے قصبہ کو بعض حضرات ہرون اور بعض ہارون کہتے ہیں۔ مرآۃ الاسرار میں ہارون لکھا ہے۔ اور خیر المجالس کے مطابق ہرون ہے۔

آپ کا سال ولادت:۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سال ولادت میں اختلاف ہے۔ اکثر کے نزدیک سال ولادت ۵۳۶ھ مطابق ۱۱۴۱ء ہے

آپ کا خاندان: حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاندان سادات سے تعلق رکھتے تھے۔ (سلطان الہند غریب نواز، ص ۷۳)

آپ کی تعلیم:۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کریم حفظ کیا اور اعلیٰ تعلیم کے لئے نیشاپور کے علماء کی خدمت میں رہ کر حدیث، فقہ، تفسیر اور دیگر مروجہ علوم وفنون میں کامل دسترس حاصل کر کے زبردست محدث وفقیہ اور عالم وفاضل ہوئے۔ (ملخصاً مرآۃ الاسرار، ص ۵۵۴)

بیعت وخلافت:۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رہ کر راہ سلوک ومعرفت کی تربیت حاصل کی اور خلافت واجازت سے سرفراز ہوئے۔ (سیر الاولیاء، ص ۵۳)

خواجہ عثمان ہارونی کی عبادت وریاضت:۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ستر سال تک سخت ریاضت ومجاہدہ میں بسر کیا اور اس مدت میں پیٹ بھر کر نہ کھانا کھایا نہ پانی پیا اور قرآن مجید کے حافظ تھے۔ روزانہ ایک ختم قرآن مجید کی تلاوت فرماتے۔ (اہلسنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص ۲۰۲)

خواجہ عثمان ہارونی مستجاب الدعوات تھے:۔ ہند کے راجا ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مستجاب الدعواۃ تھے یعنی آپ جو دعاء مانگتے تھے اللہ تعالیٰ فوراً قبول فرمالیتا۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعاء مانگی کہ میری قبر مکہ معظّمہ میں ہو۔ اللہ تعالیٰ نے دعا کو شرف قبول بخشا اور قبر شریف مکہ مکرمہ میں ہے۔

دوسری دعاء آپ نے یہ مانگی کہ میرے فرزند معین الدین نے مدت دراز تک جو میری خدمت کی ہے اس کے صلہ میں اس کو وہ ولایت و بزرگی عطا ہو جو کسی اور کو عطا نہ ہوئی ہو۔ (مرآۃ الاسرار، ص ۵۶۱)

خواجہ عثمان ہارونی کتنے بڑے بزرگ تھے:۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت اور کمالات و بزرگی کا اس بات سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ خواجہ بزرگ، حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے شاہباز آپ کے مرید ہیں۔ (مرآۃ الاسرار، ص ۵۵۴)

خواجہ عثمان ہارونی کی مقبولیت کا عالم

سید السادات حضرت سید میر عبد الواحد بلگرامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبوبیت ومقبولیت کا یہ عالم تھا کہ جب

آپ نماز ادا فرما لیتے تو غیب سے آواز آتی کہ ہم نے تمہاری نماز قبول کی، مانگو کیا مانگتے ہو۔ خواجہ عثمان ہارونی عرض کرتے کہ یا اللہ تعالیٰ میں تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں۔ آواز آتی کہ اے عثمان! میں نے جمال لازوال تجھ کو بخشا، کچھ اور مانگو کیا مانگتے ہو؟

عرض کرتے ہیں الٰہی! تیرے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کے گنہگاروں کو بخش دے۔ آواز آتی کہ میں نے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کے تیس ہزار گنہگاروں کو تمہاری وجہ سے بخش دیا۔ آپ کو پانچوں وقت یہ بشارت ملتی۔ (سبع سنابل شریف، ص ۴۳۵)

حضرات! جب بندہ، محبوب و مقبول ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ کا اور وہ بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو جایا کرتا ہے اور اس منزل میں بندہ جو بھی عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازتا ہے۔

خواجہ عثمان ہارونی کی کرامات

(۱) آنکھیں بند کروا کے دریا پار کرا دیا: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر و بیشتر بیان فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمانِ ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے دریا دجلہ کے کنارے پر پہنچا۔ دریا کو پار کرنے کے لئے کشتی نہ تھی۔ میرے پیر و مرشد نے فرمایا آنکھیں بند کرلو! میں نے آنکھیں بند کر لی، تھوڑی دیر کے بعد فرمایا آنکھیں کھول دو! جب میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم دونوں دریا کے پار دوسرے ساحل پر کھڑے تھے۔

(سیر الاولیاء، ص:۵۳)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے اسی لئے حکم عطا فرمایا ہے کہ

کونوا مع الصّٰدقین (قرآن)
یعنی سچوں کے ساتھ ہو جاؤ!

حضرات! پیر و مرشد کی صحبت کی کتنی عظیم برکت ہے کہ مرشد نے آنکھ بند کروا کے دریا پار کرا دیا اور مرید کو پتہ تک نہ چلا۔ یہ ہے اللہ والوں کی غلامی اور مریدی کا نتیجہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت ہم سنی مسلمان اپنے مرشدانِ کرام کے دامن کے سائے میں پل صراط پار کر جائیں گے اور احساس تک نہ ہونے پائے گا کہ ہم پل صراط پار کر کے جنت میں داخل ہو چکے ہیں۔

عاشقِ رسول سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

پل سے گزارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

(۴) چالیس سال کا گم شدہ بچہ گھر آ گیا: ہند کے مرشدِ اعظم سرکار خواجہ اعظم حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک بوڑھا شخص سخت پریشانی اور حیرانی کے عالم میں میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ چالیس سال سے میرا لڑکا گم ہے۔ اس کی زندگی و موت کی مجھے خبر نہیں کہ میرا لڑکا زندہ ہے یا مر گیا۔ آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ دعا کریں کہ میرا بیٹا مجھے مل جائے۔ آپ نے سر جھکا لیا اور مراقبہ کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھایا اور حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ دعا مانگو کہ اس کا بیٹا اسے مل جائے۔ جب دعا کر چکے تو آپ نے اس بوڑھے شخص سے فرمایا کہ تم گھر جاؤ، تمہارا بیٹا گھر آ گیا ہوگا۔

جب وہ بوڑھا شخص گھر پہنچا تو کسی نے مبارک باد دی کہ تمہارا بیٹا گھر آ گیا ہے۔

جب باپ بیٹے کی ملاقات ہوئی تو دونوں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو خواجہ نے اس سے فرمایا، تم اتنے سالوں تک کہاں رہے تو اس نے بتایا کہ مجھے جناتوں نے پکڑ لیا اور سمندر کے ایک جزیرہ پر زنجیروں کی بیڑیاں پہنا کر قید کر رکھا تھا۔ میں سمندر کے اس جزیرہ پر تھا کہ آپ کی شکل کے ایک بزرگ آئے۔ انہوں نے زنجیروں پر نگاہ ڈالی تو وہ ٹوٹ کر گر پڑیں اور ان بزرگ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ آنکھیں بند کرو! اور جب میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو اپنے گھر کے دروازہ پر کھڑا تھا۔ (سیر الاولیاء، ص:۵۴، مرآۃ الاسرار، ص:۵۵۸)

حضرات! اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک و صالح بندوں کو کیسی کیسی کرامتوں سے نوازا ہے۔ اللہ والوں کی نگاہِ التفات سے قید و بند کی زنجیریں ٹوٹتی نظر آتی ہیں۔ اس لئے ہماری فکر یہ ہونی چاہئے کہ اللہ والوں کی غلامی سلامت رہے پھر ہم کو مشکل و مصیبت اور تکلیف و سختی سے بچانا اور نجات دلانا، اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی قوت و طاقت سے اللہ والوں کا کام ہے۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

(ڈاکٹر اقبال)

(۴) خواجہ عثمانِ ہارونی مجوسی لڑکے کے ساتھ آگ میں: حضرت خواجہ عثمانِ ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ایسی جگہ سے ہوا جہاں آتش پرست آباد تھے ان کا ایک بہت ہی بڑا آتش کدہ تھا جس پر انہوں نے گنبد بنایا تھا جس میں شب و روز آگ جلتی رہتی۔ روزانہ بیس گاڑی لکڑی جلائی جاتی تھی اور ہر وقت آتش پرستوں، مجوسیوں کی بھیڑ لگی رہتی تھی۔ حضرت خواجہ نے وہاں سے دور ایک درخت کے نیچے ندی کے

کنارے قیام فرمایا۔آپ نے اپنے خادم فخر الدین کو حکم دیا کہ افطار کا وقت قریب ہے روٹی تیار کرو! خادم آگ لینے کے لئے گئے تو آتش پرستوں نے آگ دینے سے انکار کر دیا۔خادم نے جا کر ماجرا بیان کیا۔تو خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود آتش کدہ کے پاس تشریف لے گئے جہاں آتش پرستوں کا سردار اپنے سات سالہ بچہ کو گود میں لئے ہوئے تخت پر بیٹھا تھا اور اس کے اردگرد تمام مجوسی بیٹھے آگ کی پوجا کر رہے تھے۔

حضرت خواجہ نے مجوسیوں کے سردار سے فرمایا: جو آگ تھوڑے سے پانی سے ختم ہو جاتی ہے اسے پوجنے کا کیا فائدہ؟ اس خالق و مالک کی عبادت و پوجا کیوں نہیں کرتے جس نے آگ وغیرہ سب کو پیدا کیا ہے۔آگ کی پوجا کرتے ہو؟ جو ایک مخلوق ہے۔مجوسیوں کے سردار نے جواب دیا کہ ہمارے مذہب میں آگ کا بڑا درجہ ہے۔آگ ہمارا معبود ہے اس لئے ہم اس کی پوجا کرتے ہیں تاکہ مرنے کے بعد ہمیں نہ جلائے۔حضرت خواجہ نے فرمایا: برسوں ہو گئے ہیں تم لوگ اس آگ کی پوجا کرتے ہو، آؤ اس کے اندر ہاتھ ڈالکر دیکھو کہ یہ آگ تمہیں جلاتی ہے یا چھوڑ دیتی ہے۔مجوسیوں کے سردار نے جواب دیا کہ جلانا آگ کا کام ہے، کسی کی کیا مجال جو اس کے قریب جا سکے۔حضرت خواجہ نے مجوسیوں کے سردار کی گود سے اس کا سات سالہ بچہ لیا اور آگ کی طرف بڑھے اور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ پڑھ کر دہکتے ہوئے آتش کدہ میں چلے گئے۔

مجوسیوں۔آتش پرستوں میں شور و غل مچ گیا، کچھ دیر حضرت خواجہ نگاہوں سے غائب رہے پھر آپ اس آگ سے اس حال میں نکلے کہ آپ کے اور اس مجوسی بچے کے کپڑوں پر آگ تو کیا اس کے دھوئیں کا اثر بھی نہ تھا۔اس دوران ہزاروں آتش

پرست جمع ہو گئے تھے۔ یہ کرامت دیکھ کر سب حیران و ششدر رہ گئے، انہوں بچے سے پوچھا تو نے آگ کے اندر کیا دیکھا بچے نے جواب دیا کہ وہاں گل وگلزار کے سوا کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی۔

حضرت خواجہ کی یہ کرامت دیکھ کر تمام آتش پرست مجوسیوں نے آپ کے قدموں پر سر رکھ دئے اور سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

حضرت خواجہ نے آتش پرستوں کے سردار کا نام عبد اللہ اور اس کے لڑکے کا نام ابراہیم رکھا۔ آپ نے دونوں کی تربیت فرمائی، حتیٰ کہ دونوں ولایت کے منصب پر فائز ہوئے اور اس آتش کدہ کی جگہ مسجد تعمیر کی گئی۔ حضرت خواجہ نے اس جگہ ڈھائی سال تک قیام فرمایا۔ (مونس الارواح، ص ۲۶، خزینۃ الاصفیاء، ج ۱، ص ۲۵۴، مرأۃ الاسرار، ص ۵۵۹، معین الارواح، ص ۴۷)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے پتہ چلا کہ جو اللہ کا ولی ہوتا ہے آگ اس کو نہیں جلا سکتی۔

حضرات! آگ کا کام ہے جلانا تو آگ نے جلایا کیوں نہیں؟ تو ہمارا مخالف کہے گا کہ خواجہ صاحب نماز پڑھتے تھے اور عبادت کثرت سے کیا کرتے تھے تو یہ نماز کی برکت تھی، عبادتوں کا صلہ تھا، جس کی وجہ سے آگ نے ان پر کوئی اثر نہیں کیا اور ان کو جلایا بھی نہیں۔

خواجہ صاحب نمازی اور عبادت گزار تھے اس لئے آگ میں جلنے سے محفوظ رہے۔ تو بدعقیدہ شخص سے سوال کیا جائے کہ آتش پرستوں کے سردار کا وہ سات سالہ لڑکا جس کو خواجہ صاحب اپنے گود میں لیکر آگ میں تشریف لے گئے، وہ تو کافر و مشرک کا لڑکا تھا، وہ لڑکا نمازی اور عبادت گزار نہ تھا تو آگ نے اس پر اثر کیوں نہیں

کیا، وہ لڑکا آگ میں جلنے سے محفوظ کیوں رہا؟

حضرات! اولیاءکرام کے مخالف قیامت تک اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے

حضرات! ہم غلامانِ اولیاء خواجہ صاحب سے عرض کریں کہ حضور آپ جلتی اور بھڑکتی شعلہ بار آگ میں کیوں تشریف لے گئے؟ تو خواجہ صاحب کی بارگاہ سے یہ جواب ملے گا کہ ہم شعلہ بار آگ میں اس لئے گئے کہ آتش پرستوں، آگ کے پجاریوں کے روبرو اسلام کی حقانیت وسچائی کی قوت و طاقت کو اجاگر کیا جائے اور آگ کے سامنے جھکنے والوں کو خدائے واحد کی بارگاہ میں جھکایا جائے، آگ کے پجاریوں کو اللہ واحد کا پجاری بنایا جائے، کفروشرک کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو اسلام کے اجالوں میں لاکر مسلمان کیا جائے تو پھر ہم غلامانِ اولیاء حضرت خواجہ صاحب کی بارگاہ میں معروضہ پیش کریں گے کہ اے خواجہ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی کرامت و بزرگی کو ظاہر کر کے آتش پرستوں، مجوسیوں اور کافروں مشرکوں کے سامنے اسلام کی حقانیت وسچائی کی قوت و طاقت کو اجاگر کر کے ان کو مسلمان بنانا تھا تو آپ تنہا آگ کے شعلوں میں چلے جاتے، آپ کا مقصد پورا ہو جاتا مگر آپ آتش پرستوں کے سردار کے لڑکے اپنی گود میں لیکر آگ میں کیوں گئے تو یقیناً خواجہ صاحب کی بارگاہ سے یہ جواب ملتا نظر آئے گا کہ اگر ہم تنہا بھی آگ میں چلے جاتے تو کافرو مشرک آتش پرست ہماری یہ کرامت دیکھ کر مسلمان ہو جاتے مگر ہمیں تو مخالف کو جواب بھی دینا تھا کہ اللہ کے ولی ہر تکلیف اور بلا سے محفوظ ہیں اور جو شخص اللہ کے ولی سے قریب ہے وہ بھی آگ میں جلنے اور مرنے اور ہر قسم کی مصیبت وبلا سے محفوظ ہو جایا کرتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کے قریب رہنے والے بروز قیامت بھی دوزخ کی آگ سے محفوظ و مامون رہیں گے۔

(۴) **ستر جاہلوں نے توبہ کی:** ستر جاہلوں کی ایک مجلس آدھی رات خرافات میں مبتلا تھی، انہیں لوگوں کے درمیان حضرت خواجہ عثمانِ ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامتوں کا ذکر ہونے لگا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم سب اس وقت خواجہ کے پاس چلتے ہیں اور ان کا امتحان لیں گے اور اگر ہم لوگ کرامت دیکھ لیں گے تو سب مرید ہوجائیں گے۔ ان جاہلوں میں سے ہر ایک نے اپنے دماغ میں الگ الگ کھانے کا خیال کیا جو آدھی رات کے بعد ملنا بظاہر مشکل کام تھا۔ پھر وہ سب حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت خواجہ نے ان جاہلوں کو دیکھ کر فرمایا وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ان سب جاہلوں کو اپنے سامنے بٹھایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے، فوراً ہی ایک کھانے کا طبق غیب سے ظاہر ہوا جس میں قسم قسم کے کھانے تھے۔ حضرت خواجہ نے ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق جدا جدا کھانے تقسیم فرمائے، جب ان جاہلوں نے حضرت خواجہ کی کرامت دیکھی تو خلوص دل کے ساتھ توبہ کی اور آپ کے مرید ہوگئے اور وہ لوگ کمالاتِ ظاہری وباطنی سے سرفراز ہوئے۔ (خزینۃ الاصفیاء، ص ۲۵۶)

حضرات! اس واقعہ سے پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ والوں کا امتحان لینے والے اور ان کو آزمانے والے فاسق وفجار اور جاہل وگنوار ہی ہوتے ہیں۔ نیک وصالح اور تھوڑا بھی علم رکھنے والے یہ کام نہیں کرتے۔

اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جاہل وآوارہ شخص ہی کیوں نہ ہو، جس نیت سے اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ولی کی دعا سے اس کی نیت کے مطابق اس شخص کو وہ چیز مل جایا کرتی ہے اس لئے ہم کو چاہئے کہ اچھی

نیت کے ساتھ اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضری دیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اچھا صلہ و بدلہ عطا فرمائے۔

اور تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ کتنا بڑا جاہل اور فاسق شخص کیوں نہ ہو اگر اللہ کے ولی کے پاس چلا جاتا ہے تو اللہ کے ولی کی نگاہِ کرم سے گناہ و خطا کے راہ سے بیزار و متنفر ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کر کے نیک و صالح ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان پر لازم و ضروری ہے کہ اللہ والوں کی خدمت میں اور ان کے مزاروں پر خود حاضری دیں اور اپنے گھر والوں کو بھی حاضری دلائیں تا کہ اللہ تعالیٰ کا کرم جو ان بزرگ پر برس رہا ہے اس کے کچھ قطرے اور چھینٹے ہم کو بھی نصیب ہو جائیں اور ہمارے دلوں سے فسق و فجور اور گناہوں کا دھبہ دھل جائے اور ہمارے قلوب میں نیک و صالح بننے کا حوصلہ پیدا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنے دوستوں، اولیاء کرام کا مقرب و محبوب ہونے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ جس کو اپنا مقرب و محبوب بندہ بنانا چاہتا ہے۔

ہمارے مرشدِ اعظم، قطب عالم سرکار مفتی اعظم الشاہ مصطفیٰ رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وصلِ مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو!

بے وسیلہ نجدیو! ہرگز خدا ملتا نہیں

حضرت خواجہ عثمانِ ہارونی کا وصال: حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا مانگی تھی کہ آپ کا مدفن مکہ معظمہ میں ہو۔ حضرت خواجہ عثمانِ ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی حیات کے آخری دنوں میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوئے اور بقیہ عمر مکہ شریف میں بسر فرمائی اور وہیں پانچ شوال ۶۱۷ھ مطابق ۱۲۲۰ء کو وصال فرمایا اور مکہ معظمہ کے

قبرستان جنۃ المعلیٰ میں یا اس کے قریب مدفون ہوئے۔ (سلطان الہند غریب نواز، ص:۷۷)

اور مرأۃ الاسرار میں ہے کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھ شوال ۶۰۷ھ کو وصال فرمایا اور مکہ معظّمہ میں مدفون ہوئے۔ (مرأۃ الاسرار، ص:۵۶۲)

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمانِ ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت بابرکت میں بیس سال تک رہے۔ پیر و مرشد کے ارشادات وفرمودات آپ لکھ لیا کرتے تھے۔ انہیں فرمودات وملفوظات کے مجموعہ کا نام کتاب انیس الارواح ہے۔

ایمان کی حقیقت

(۱) حضرت خواجہ عثمانِ ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایمان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ننگا ہے اور اس کا لباس پرہیزگاری ہے اور اس کا سرہانہ فقر ہے اور اس کی دوا علم ہے اور اس بات کی شہادت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر ایمان ہے یعنی مومن وہ شخص ہے جو کلمۂ طیبہ کا زبان سے اقرار کرے اور دل سے تصدیق کرے اور ایمان سوائے نیکوکار آدمی کے کسی کی قسمت میں نہیں ہوتا۔ (انیس الارواح، ص:۵و۳۹)

نماز کی اہمیت

(۲) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص نماز ادا نہیں کرتا اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ (انیس الارواح، ص:۵)

گناہوں کا وبال

(۳) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث شریف کے حوالہ سے فرمایا کہ سورج گرہن یا چاند گرہن اس وقت ہوتا ہے جب بندوں کے گناہ بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ (انیس الارواح، ص:۷)

عورت کے نزدیک شوہر کا مقام

(۴) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث شریف کے حوالہ سے فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کی فرماں برداری کرتی ہے وہ عورت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمراہ جنت میں داخل ہوگی اور جس عورت کو شوہر بلائے اور وہ نہ آئے تو اس کی تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ (انیس الارواح، ص:۱۰)

اللہ کے بن جاؤ

(۵) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے درویش! یاد رکھ! کہ جب آدمی اللہ تعالیٰ کا بن جاتا ہے تو ساری چیزیں اس کی بن جاتی ہیں۔ اس لئے مرد کو چاہیئے کہ تمام چیزوں سے دل ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف دل کو لگائے تا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کا ہے وہ سب اس کی ہو جائے۔ (انیس الارواح، ص:۱۳)

صدقہ کی برکت

(۶) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث شریف کے حوالہ سے فرمایا کہ سب سے اچھا عمل صدقہ دینا ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ستر سال تک اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کیا ہے اور

بہت سی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن بارگاہِ الٰہی کا دروازہ نہیں کھلا۔ جونہی میں نے اپنی طرف خیال کیا اور جو مال میری ملکیت میں تھا، سب راہ، خدا میں صرف کیا تو اللہ تعالیٰ (مہربان ہوگیا) اور میرا بن گیا اور جو اللہ تعالیٰ کی ملکیت تھی اللہ تعالیٰ کے کرم سے سب میری ملکیت ہوگئی۔

پھر فرمایا کہ حضرت ابراہیم ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آثارِ اولیاء میں لکھا ہے کہ ایک درہم صدقہ دینا ایک سال کی ایسی عبادت سے بہتر ہے جس میں دن کو روزہ رکھا جائے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کی جائے۔ (انیس الارواح، ص:۱۴)

حضرت خواجہ عثمانِ ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ الک وسلم قرآن شریف پڑھنا بہتر ہے۔ یا صدقہ دینا۔ تو ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینا زیادہ افضل ہے۔ کیوں کہ صدقہ دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔

پھر یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک یہودی راستے میں کھڑا ہو کر ایک کتے کو روٹی کا ٹکڑا کھلا رہا تھا (حاصل واقعہ یہ ہے کہ) حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس یہودی شخص سے فرمایا تو جو یہ کام کر رہا ہے قبول نہیں۔ اس یہودی نے کہا کہ اگر میرا یہ عمل قبول نہیں ہے، مگر میں یہ عمل جس کے لئے کر رہا ہوں وہ خدا دیکھ رہا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔

الغرض! ایک زمانہ کے بعد حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ معظمہ میں پہنچے تو پرنالے کے نیچے سے آواز آئی کہ رَبِّیْ! یعنی اے میرے رب! پھر غیب سے آواز آئی کہ لَبَّیْکَ عَبْدِیْ! یعنی اے میرے بندے! خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حیران ہوئے کہ چل کر دیکھوں تو سہی کہ وہ کیسا نیک بخت بندہ ہے۔ جب آپ وہاں پہنچے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص سجدے میں سر رکھ کر رَبِّیْ ! اے میرے رب! پکارتا ہے۔ آپ وہاں تھوڑی دیر ٹھہرے رہے اتنے میں اس شخص نے سر اٹھایا اور خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تم مجھے پہنچانتے ہو؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا میں وہی شخص ہوں جسے تم کہتے تھے کہ میری نیکی قبول نہیں۔ دیکھا کہ میری چیز کو اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور مجھے اپنے گھر میں بلالیا۔

پھر فرمایا کہ صدقہ بہشت کی سیدھی راہ ہے اور جو شخص صدقہ دیتا ہے وہ خدا کی رحمت سے دور نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا کہ میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ میں دیکھا کہ صبح سے شام تک خلقِ خدا آتی اور سب کے سب کھا کر جاتے اگر کسی وقت کوئی چیز مہیا نہیں ہوتی تو خادم کو ہمارے پیارے پیر و مرشد فرماتے کہ پانی ہی پلا دو تاکہ کوئی شخص خالی نہ جائے۔

پھر فرمایا کہ اے درویش! زمین سخی آدمی پر فخر کرتی ہے اور رات و دن نیکیاں اس کے اعمال نامے میں لکھتی جاتی ہیں۔ (انیس الارواح، ص:۱۵،۱۶)

نفس سے جہاد

(۷) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے کچھ زیادہ کھانا کھالیا تھا جس کی وجہ سے (نفل) نماز نہ پڑھ سکا، جب رات ختم ہوئی اور دن نکل آیا تو میں نے دل میں یہ بات ٹھان لی کہ سال بھر تک میں اپنے نفس کو پانی نہیں دوں گا۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ ابوتراب بخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفید روٹی اور مرغی کا انڈا کھانے کی خواہش پیدا ہوئی کہ آج مل جائے تو اس سے روزہ افطار کروں۔ عصر کی نماز کے وقت وضو کرنے کے لئے باہر نکلے تو ایک لڑکے نے آکر آپ کو پکڑ لیا اور چلا چلا کر کہنے لگا کہ یہ چور ہے۔ ایک دن میرا سامان چرا لے گیا تھا۔ اور آج پھر چوری کرنے آ گیا ہے۔

لڑکے کی چیخ پکار اور شور و غوغا سن کر لوگ جمع ہو گئے۔ لڑکا اور اس کا باپ مکے مارنے لگے۔ حضرت خواجہ ابوتراب بخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھ مکے کھا چکے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے آپ کو پہچان لیا اور کہا اے لوگوں یہ چور نہیں ہے یہ تو (اللہ کے ولی) حضرت خواجہ ابوتراب بخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ لوگ معافی کے خواستگار ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمیں معلوم نہ تھا۔ جب وہ آدمی حضرت خواجہ ابوتراب کو اپنے گھر لے گیا اور شام کے کھانے کے لئے مرغی کے انڈے او سفید روٹی جس کی آپ نے خواہش کی تھی اتفاقیہ طور پر اس کے گھر میں موجود تھی آپ کے سامنے پیش کئے۔ جب حضرت خواجہ ابوتراب بخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا تو آپ مسکرائے اور فرمایا کہ ان کھانوں کو اٹھا لو! میں نہیں کھاؤں گا۔ اس نے سبب معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ آج میں نے صرف اس کی خواہش کی تھی تو بغیر کھائے میں نے چھ مکے کھائے ہیں اور اگر میں اس کو کھا لوں گا تو نہ جانے کتنی بلا و مصیبت نازل ہو۔

حضرت خواجہ ابوتراب بخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کھائے اٹھے اور چلے گئے۔

(انیس الارواح، ص: ۱۷)

مومن کو گالی دینا

(۸) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مومن کو گالی دیتا ہے وہ گویا اپنی ماں اور بیٹی کے ساتھ زنا کرتا ہے اور وہ شخص ایسا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لڑائی میں فرعون کی مدد کرنا ہے اور جو شخص مومن کو گالی دیتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (انیس الارواح، ص:۲۰)

پانی پلانا اور کھانا کھلانا

(۹) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت کوئی آدمی پیاسے کو پانی پلاتا ہے تو اسی وقت اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں گویا وہ شخص ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور بغیر حساب کے جنت میں جائے گا اور اگر اسی دن فوت ہو جائے تو شہید کا درجہ پائے گا۔

اور پھر فرمایا کہ جو شخص بھوکے کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہزار حاجتوں کو پورا کرتا ہے اور دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور بہشت میں اس کے لئے ایک محل بناتا ہے۔ (انیس الارواح، ص:۲۵)

لڑکیاں خدا کا ہدیہ ہیں

(۱۰) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لڑکیاں خدا کا ہدیہ ہیں۔ پس جو شخص ان کو خوش رکھتا ہے خدا و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سے خوش ہوتے ہیں۔

اور جو شخص لڑکیوں کے پیدا ہونے پر خوشی کا اظہار کرے تو یہ خوشی کرنا ستر مرتبہ

خانۂ کعبہ کی زیارت کرنے سے افضل ہے اور جو ماں باپ اپنی لڑکیوں پر رحم کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور انبیاء کرام و اولیائے کرام لڑکیوں سے بہ نسبت لڑکوں کے زیادہ پیار کرتے تھے۔ (انیس الارواح، ص:۲۵)

سلام کرنا

(۱۱) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث شریف کے حوالہ سے فرمایا کہ جب مجلس میں جائے تو سلام کرے اور جب مجلس سے اٹھے تو سلام کرے۔ کیوں کہ سلام کرنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور فرشتے اس شخص کے لئے بخشش کے طلبگار ہوتے ہیں۔ اور سلام کرنے سے ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں اور ہزار حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور سو حج اور سو عمرہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔ (انیس الارواح، ص:۲۷)

علماء کا بیان

(۱۲) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث شریف کے حوالہ سے فرمایا کہ آخری زمانہ میں عالموں کو مارا جائے گا اور ان کو برا بھلا کہا جائے گا۔

(انیس الارواح، ص:۳۹)

اور فرمایا کہ آخری زمانے میں امیر لوگ طاقتور ہو جائیں گے اور عالم حضرات عاجز و کمزور۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی برکت اٹھا لے گا اور شہر ویران و برباد ہو جائیں گے اور دین میں فساد واقع ہو جائے گا، پس تمہیں یاد رہے کہ وہ لوگ (یعنی امیر لوگ) اہلِ دوزخ ہیں۔ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنھَا (انیس الارواح، ص:۴۳)

توبہ کے بارے میں

(۱۴۳) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مرنے سے پہلے توبہ کرلو! پھر بعد میں افسوس کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا اے آدم (علیہ السلام) جب تیرے بیٹے توبہ کریں گے تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا۔

توبہ دو قسم کی ہے: ایک سچی توبہ کہ انسان توبہ کرنے کے بعد گناہ کے نزدیک نہ جائے۔ اور دوسری توبہ یہ ہے کہ دن رات توبہ کرے اور پھر بھی گناہ نہ چھوڑے تو ایسی توبہ اچھی نہیں۔ (انیس الارواح، ص:۴۴)

ارشادِ عالی: حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پیارے اور سچے مرید یعنی ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول، سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے معین الدین! میں نے تیری کمالیت کے لئے ان باتوں کی ترغیب دی ہے، پس چاہئے کہ جو کچھ میں نے کہا تم دل و جان سے اس کو بجا لاؤ تا کہ قیامت کے دن شرمندہ نہ ہو۔

پھر فرمایا کہ لائق مرید وہ ہے کہ جو کچھ اپنے پیر کی زبان سے سنے تو اس پر عمل کرے تا کہ شرمندہ نہ ہو۔ (انیس الارواح، ص:۴۵)

بہ گرداب بلا افتادہ کشتی ضعیفان شکستہ را تو پشتی
بحق خواجہ عثمان ہارون مدد کن یا معین الدین چشتی

دُعا: یا اللہ! یا رحمٰن! یا رحیم! اپنے حبیب ہم بیماروں کے طبیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقہ و طفیل ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب

نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر و مرشد سید العابدین بدر العارفین شیخ الاعظم حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات عالیہ پر ہم کو عمل کرنے کی توفیق نصیب فرما اور ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے خواجہ جیسا ہم کو بھی اپنے پیر کا سچا اور وفادار مرید بنا اور ہمارے پیارے خواجہ کی طرح ہم کو بھی اپنے پیر و مرشد کی ہدایات وفرمودات پر عمل پیرا ہونے کی سعادت عطا فرما: آمین ثم آمین۔

جب تک بکا نہ تھا تو کوئی پوچھتا نہ تھا
تم نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

انوار احمد قادری

منقبت

از: نامعلوم

خواجۂ خواجگاں معین الدیں — اشرف اولیاءِ روئے زمیں

آفتاب سپہر کون و مکاں — بادشاہ سریرِ ملک یقیں

درجمال وکمالِ اوچہ سخن — ایں مُبیّن بود بحسن وحصیں

مُطّلع در صفاتِ او گفتم — درعبارت بود چو دُرِّ یمیں

اے! درت قبلہ گاہِ اہلِ یقیں — بردرت مہرو ماہ سودہ جبیں

روئے بر در گہت ہمیں سائید — صد ہزاراں ملک چوں خسر وچیں

خادمانِ درت ہمہ رضواں — درصفات روضہ ات چو خُلدِ بریں

ذرہ خاک او عبیرسرشت — قطرۂ آبِ او چو ماءِ معیں

الٰہی تا بود خورشید و ماہی — چراغِ چشتیاں را روشنائی

حضور محدث اعظم ہند سید محمد، اشرفی کچھوچھوی رضی اللہ عنہ

غریب آئے ہیں در پر ترے غریب نواز
کرو غریب نوازی مرے غریب نواز

تمہارے در کی کرامت یہ بارہا دیکھی
غریب آئے ہیں اور ہو گئے غریب نواز

تمہاری ذات سے میرا بڑا تعلق ہے
کہ میں غریب بڑا تم بڑے غریب نواز

لگا کے آس بڑی دور سے میں آیا ہوں
مسافروں پہ کرم کیجئے غریب نواز

نہ مجھ سا کوئی گدا ہے نہ تم سا کوئی کریم
نہ در سے اٹھوں گا بے کچھ لئے غریب نواز

حضور اشرف سمنا ں کے نام کا صدقہ
ہماری جھولی کو بھر دیجئے غریب نواز

زمانہ بھر سے مجھے کر دیا غنی سید
میں صدقے جاؤں تیری جوگ کے غریب نواز

استاذِ زمن مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

ہے تیری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

گلشنِ ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے
واہ اے! ابرِ کرم زور برسنا تیرا

پھر مجھے اپنا درِ پاک دکھا دے پیارے
آنکھیں پُر نور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا

تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شانِ رفیع
دنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رُتبہ تیرا

کرسی ڈالی تری تختِ شہِ جیلاں کے حضور
کتنا اونچا کیا اللہ نے رُتبہ تیرا

محی الدین غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہیں
اے حسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

حضور سید العلماء سید آلِ مصطفیٰ مارہروی رضی اللہ عنہ

تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ
تو زمیں والوں پہ اللہ کا سایہ خواجہ
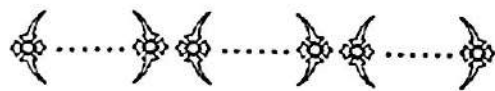
مکرِ شیطاں سے مریدوں کو بچا لیتے ہو
اس لئے پیر تمہیں اپنا بنایا خواجہ
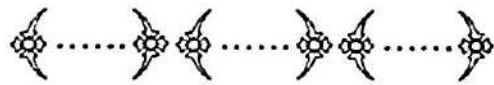
ہے یہ اقلیم ہند ترے قدموں میں حضور
ہند کے سارے ولی تری رعایا خواجہ
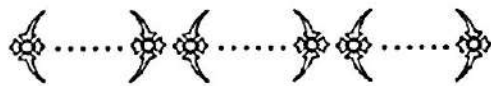
میری کشتی ابھی ساحل سے لگی جاتی ہے
اک ذرا تم نے اگر ہاتھ لگایا خواجہ
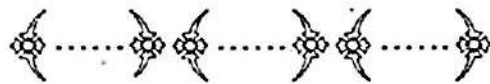
سیدِ خستہ کو اُمید حضوری کب تھی
صدقے جاؤں ترے کیا خوب بلایا خواجہ

حضرت نیاز بریلویؒ

خواجۂ خواجگاں معین الدین
فخرِ کون و مکاں معین الدین

سرِ حق را بیاں معین الدین
بے نشاں را نشاں معین الدین

مرشد و رہنمائے اہلِ صفا
ہادی انس و جاں معین الدین

عاشقاں را دلیلِ راہِ یقیں
سدّ راہ گماں معین الدین

خواجۂ لا مکاں و قدس مقام
آسماں آستاں معین الدین

قرب حق اے نیاز گر خواہی
ساز وردِ زباں معین الدین

خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضور برہانِ ملت رضوی علیہما الرحمہ

سرکار کرم کے صدقے میں خواجہ کا روضہ دیکھ لیا
خواجہ کی غریب نوازی کا دربار میں نقشہ دیکھ لیا

سرکار میں جھولی پھیلا کر مانگو تو کیا کچھ پاؤ گے
اللہ کے فضل و رحمت سے دیتے ہیں خواجہ دیکھ لیا

دربار معین سے بے شک محروم رہا جو منکر تھا
کتنے ہی تمنا والوں کو واصل بہ تمنا دیکھ لیا

مسکین وتونگر سب یکساں جذبات سے کھنچے آتے ہیں
ایک قبر میں سونے والے کا انسانوں پہ قبضہ دیکھ لیا

ایک دھوم ہے اللہ والوں کی ایک شور مچا ہے ''یا ہو'' کا
نیکوں کے سبب بدکاروں پر انعام ولی کا دیکھ لیا

حاضر بھی ہوئے چادر تھامے بوسے بھی لئے سلام کیا
مانگی بھی دعا برہان یہ کرم تھا غوث و رضا کا دیکھ لیا

پیرطریقت سید عبدالحق قادری چشتی علیہ الرحمہ

حیدر کا ماہ پارہ بندہ نواز خواجہ
حسنین کا دلارا بندہ نواز خواجہ

پردیس میں ہوں مولیٰ، کوئی نہیں ہے حامی
ہے آسرا تمہارا بندہ نواز خواجہ

کہتے ہیں سب بھکاری خواجہ کے در کا مجھ کو
رکھیو بھرم خدارا! بندہ نواز خواجہ

سارا چمن مخالف ساری فضا ہے دشمن
کوئی نہیں سہارا بندہ نواز خواجہ

ساحل سے دور کر کے غرقاب ہی نہ کر دے
موجوں کا تیز دھارا بندہ نواز خواجہ

وہ دن بھی آئے تیری رحمت بھری گلی میں
مَسکن بنے ہمارا بندہ نواز خواجہ

طوفاں میں میری کشتی اترے گی پار کیسے
دے دو ذرا سہارا بندہ نواز خواجہ

لطف و کرم کے صدقے اے کاش !اتنا کہدو
سید بھی ہے ہمارا بندہ نواز خواجہ

حضرت راز الہ آبادی علیہ الرحمہ

اگر نہ ہوتا ترا آستاں غریب نواز
غریب کا تھا ٹھکانہ کہاں غریب نواز
غمِ جہاں کے ستائے ہیں در پر آئے ہیں
تمہارا در ہے کہ دارالاماں غریب نواز

مریض غم ہیں کوئی چارہ گر نہیں ملتا
ہم اپنا داغ دکھائیں کہاں غریب نواز
یہ در وہ در ہے جہاں زندگی سنورتی ہے
یہاں سے جائیں تو جائیں کہاں غریب نواز

ہر آدمی یہاں دل سے یقین رکھتا ہے
کہ سن رہے ہیں میری داستاں غریب نواز
رسولِ پاک کے صدقہ میں راہ دکھلا دو
بھٹک رہا ہے مرا کارواں غریب نواز

جلائے جاتے ہیں پھر آشیاں غریبوں کے
پھر اٹھ رہا ہے چمن سے دھواں غریب نواز
یہ شانِ بندہ نوازی تو دیکھئے ان کی
وہیں غریب کھڑے ہیں جہاں غریب نواز

ہمارے سامنے اک روز یوں بھی آ جاؤ
کوئی حجاب نہ ہو درمیاں غریب نواز
زباں ترستی ہے مدت سے گفتگو کے لئے
کہاں سے لاؤں میں حسنِ بیاں غریب نواز

کہاں میں اور کہاں راز دامنِ خواجہ
کہ میں زمین ہوں اور آسماں غریب نواز

حضرت راز الہ آبادی علیہ الرحمہ

کیا فیض رساں خواجہ دربار تمہارا ہے
دنیا نے یہیں آکر دامن کو پسارا ہے

خواجہ ذرا دیکھو تو کیا حال ہمارا ہے۔
ٹوٹی ہوئی کشتی ہے اور دور کنارا ہے

وہ ہند کے راجہ ہیں میں ان کا بھکاری ہوں
خالی میں چلا جاؤں کب ان کو گوارا ہے

سرکارِ مدینہ کے صدقہ میں عطا کر دو
دولت بھی تمہاری ہے منگتا بھی تمہارا ہے

رحمت کی گھٹا بن کر برسا جو غریبوں پر
اجمیر میں اک ایسا اللہ کا پیارا ہے

اجمیر کے عاشق ہیں خادم ہیں بریلی کے
یہ در بھی ہمارا ہے وہ در بھی ہمارا ہے

سرکارِ مدینہ کے نائب ہیں میرے خواجہ
اجمیر کی گلیوں میں طیبہ کا نظارا ہے

لب ہائے مبارک سے اتنا ہی کبھی کہہ دو
یہ راز ہمارا ہے وہ راز ہمارا ہے

مولانا بدر القادری رضوی مصباحی

نرالی شان آقا معین الدین اجمیری
بڑے محسن ہیں داتا معین الدین اجمیری

....

نظر والے ادب سے سر کے بل اجمیر آتے ہیں
مقدس ہے ترا کوچہ معین الدین اجمیری

....

زمانہ بھیک لینے کو درِ والا پہ آتا ہے
سخاوت کا ہو تم دریا معین الدین اجمیری

....

ترے اقلیمِ روحانی کا ہوں ادنیٰ گدا میں بھی
مجھے بھی کچھ عطا کرنا معین الدین اجمیری

....

غلام قادری ہوں ارض چشتی ہے وطن میرا
عطا کر غوث کا صدقہ معین الدین اجمیری

....

ولی الہند کر کے بدر بھیجا مدینے والے نے
سدا اونچا تیرا جھنڈا معین الدین اجمیری

اجمل سلطان پوری علیہ الرحمہ

خواجہ تری چوکھٹ کی تنویر نرالی ہے
پہنچا جو یہاں اس کی تقدیر نرالی ہے

ملتی ہے گداؤں کو ایک پل میں شہنشاہی
اللہ کے پیارے کی توقیر نرالی ہے

اے! خاک درِ خواجہ آنکھوں سے لگا اجمل
بینائی بتاتی ہے اکسیر نرالی ہے

﴿ ماخذ و مراجع ﴾

1 قرآن کریم

2 تفسیر کبیر — امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3 صحیح بخاری — امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4 صحیح مسلم — امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

5 مشکوٰۃ شریف — امام محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

6 انیس الارواح — حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

7 دلیل العارفین — حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

8 راحت القلوب — حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

9 سبع سنابل — حضرت میر سید عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

10 بہجۃ الاسرار — حضرت امام نور الداین ابو الحسن علی بن یوسف شطنوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

11 فوائد السالکین — حضرت خواجہ بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

12 تذکرۃ الاولیاء — حضرت شیخ فرید الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

13 کراماتِ اولیاء — علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

14 مونس الارواح — جہاں آرا بیگم بنت شاہ جہاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

15 اخبار الاخیار — حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

16 شرح سفرِ السعادہ — حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

17 مثنوی شریف — حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

18 مرآۃ الاسرار — علامہ عبد الرحمٰن بن عبد الرسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

19	انتباہ سلاسل اولیاء اللہ	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
20	منتخب التواریخ	ملا عبد القادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
21	ہفتاد اولیاء	
22	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
23	احسن الوعاء لآداب الدعاء	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
24	سراج العوارف فی الوصایا والمعارف	حضرت سید ابو الحسین نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
25	بہار شریعت	حضرت صدر الشریعہ محمد امجد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
26	الملفوظ	حضور مفتیِ اعظم محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
27	معین الارواح	محمد خادم حسین زبیری معینی گدڑی شاہی
28	احسن السیر	محمد اکبر جہاں اجمیری
29	سیر العارفین	مولانا مخدوم حامد اللہ جمالی سہروردی، ملتانی
30	مسالک السالکین	مرزا عبد الستار بیگ سہسرامی
31	خزینۃ الاصفیاء	غلام سرور اسدی لاہوری
32	سیر الاقطاب	حضرت اللہ دیا چشتی عثمانی
33	سوانح غوث وخواجہ	علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ
34	تاریخ فرشتہ	محمد قاسم فرشتہ
35	سیر الاولیاء	مولانا سید مبارک علوی
36	سلطان الہند غریب نواز	مولانا محمد عاصم اعظمی
37	سیرتِ خواجہ غریب نواز	علامہ عبد الرحیم قادری رضوی
38	اہلِ سنت کی آواز ۲۰۰۸ء	خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کا ترجمان